

اہلِ جنت اہلِ سنت



از سرچشمہ اہلسنت

ڈاکٹر مفتی محمد اشرف آصف علی

الاستاذ عطاء اللہ اعظم تفسیری سائنس جی زیور

صراطِ مستقیم پبلیکیشنز

6 مرکز الاولیاء دربار مارکیٹ لاہور 0333-8173630



از ترجمان اہل سنت
 ابواسحاق مسلم بن الحجاج قرطبی
 ابواسحاق مسلم بن الحجاج قرطبی

عزائم مستقیم پبلیکیشنز 6 مرکز اولیہ دربار مارکیٹ لاہور
 0333-8173630

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب اہل جنت اہل سنت
 از قلم ابوالحقائق غلام مرتضی ساقی مجددی صاحب
 با اہتمام شیخ محمد سرور اویسی
 بار اول فروری 2006
 بار دوم فروری 2010 (توسیع شدہ)
 تعداد 600
 صفحات 224
 ہدیہ 150 روپے

★ ★ ★ ★ ★

ملنے کے پتے

نعیمی کتب خانہ لاہور / انوریہ رضویہ پبلی کیشنز لاہور
 مکتبہ جمال کرم لاہور / مسلم کتابوی لاہور
 مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور / جامعہ جلالیہ رضویہ لاہور
 کرمانوالہ بک شاپ لاہور / مکتبہ فیضان مدینہ گھلگر
 مکتبہ فکر اسلامی کھاریاں / رضا بک شاپ گجرات
 مکتبہ مہریہ رضویہ کالج روڈ ڈسکہ / اہل السنہ پبلی کیشنز دینہ

انتساب

فخر المجہاذہ

شیخ الاساتذہ

عمدۃ الفقہاء

زبدۃ الاذکیاء

شیخ القرآن والحديث استاذی المکرم حضرت علامہ

مولانا مفتی محمد عبدالقیوم قادری (آف مرید کے)

علیہ رحمۃ الباری و قدس سرہ الساری

سابق نائب مفتی و صدر مدرس دارالعلوم نقشبندیہ

امینیہ، ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ

کے مبارک نام

جو عامل سنت و شریعت بھی تھے اور حامل تصوف و طریقت بھی۔ جو بلاشبہ

اسلاف کا نمونہ اور اخلاف کیلئے مشعلِ راہ تھے۔ جن کی تعلیم و تربیت سے

علم و تحقیق کی روشنی نصیب ہوئی اور جن کی احسان مندیوں، سایہ گستریوں

اور الطاف و مہربانیوں کو راقم آج تک نہیں بھلا سکا۔

گر قبولِ افتد زہے عز و شرف

خوشہ چین

ابوالحق غلام مرتضیٰ ساقی مجددی

مصنف کی دیگر کتب

اسلام اور ولایت	جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اہل جنت اہل سنت	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور مسلک اہل سنت
محققانہ فیصلہ	اسلامی تربیتی نصاب
مسئلہ رفع الیدین	قربانی
تحقیقی محاسبہ	یہ مسائل ثابت ہیں
وہابیوں کا مروجہ جنازہ ثابت نہیں	دعا بعد نماز جنازہ
خطبات رمضان	حضور مالک و مختار ہیں
مسلک اہلبیت	دروس القرآن فی شہر رمضان
روسید اد مناظرہ تو سل	روسید اد مناظرہ گر جا کہ
کیا ہمارے لیے اللہ کافی نہیں؟	طلاق ثلاثہ کی مخالفت کس دور میں ہوئی؟
خلفائے راشدین اور مسلک اہل سنت	شرک کیا ہے؟
بد مذہب کے پیچھے نماز کا حکم	خارجیت کے مختلف روپ

فہرست مضامین

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
13	تقاریظ	1
23	اظہارِ حقیقت	2
27	تقدیم	3
31	عرضِ حال	4
34	افتتاح	5
36	ائم سابقہ میں گروہ بندی	6
38	بعثتِ مصطفیٰ ﷺ اور تفرقہ بازی سے اظہارِ برأت	7
38	حضور ﷺ کا درسِ محبت و اخوت	8
41	فطرتِ انسانی	9
41	مسلمانوں میں گروہ بندی	10
43	تہتر فرقوں کی نشاندہی	11
43	امام قرطبی کا بیان	12
44	گمراہ فرقوں کی شاخیں	13
47	ضروری وضاحت	14
49	ایک اشکال کا حل	15
50	امام قرطبی کی تائید	16

51	17	چند فرقوں کے عقائد کی وضاحت
51	18	فرقہ جبریہ کا نظریہ
51	19	کیا وہابی اور دیوبندی جبری ہیں
52	20	انسانوں کا اختیار
53	21	محبوبانِ خدا کا اختیار
54	22	دعوتِ فکر
54	23	فرقہ قدریہ کا عقیدہ
54	24	فرقہ جہمیہ کا عقیدہ
55	25	کیا وہابی لوگ قدری، جہمی اور معتزلی ہیں؟
55	26	قدریہ کے متعلق فرمانِ نبوی
56	27	فرقہ رافضیہ کا عقیدہ
57	28	وہابی حضرات کا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر سب و شتم
59	29	غیر مقلدین دراصل شیعہ ہیں
59	30	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا دشمن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں
60	31	لمحہ فکر یہ
62	32	گمراہ فرقوں کی خاص علامت
63	33	تائیدِ حدیث
64	34	وہابی حضرات کا فقہاء کرام سے بغض و عداوت
64	35	حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی توہین
64	36	اقبالِ جرم
64	37	داؤد غزنوی کا اقرار

66	38	عبداللہ و امانوی کا بیان
67	39	عبدالغفور اثری کا بیان
68	40	حکیم فیض عالم کی تحریر
69	41	ائمہ اربعہ اور حکیم فیض عالم
69	42	خرافات ہی خرافات
70	43	ائمہ اربعہ کی توہین
71	44	امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور ارجاء
72	45	ابراہیم میرسیا لکوٹی کا وضاحتی بیان
73	46	امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ مرجئی نہیں
74	47	آپ کو مرجئی کہنا جھوٹ ہے
75	48	امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہر الزام سے مبرا ہیں
75	49	حضرت امام اور تردید مرجیہ
76	50	میر صاحب کا تبصرہ
77	51	امام صاحب کو مرجئی کہنے کی دو وجہیں
77	52	پہلی وجہ
78	53	دوسری وجہ
79	54	اثری صاحب میر صاحب کی عدالت میں
80	55	اثری صاحب کا شرمناک بہتان (حاشیہ)
87	56	تاکلین ارجاء کی فہرست
88	57	علماء کیا کہتے ہیں؟
89	58	اثری صاحب کی چوری اور سینہ زوری

89	59	اثری صاحب بقلم خود
91	60	اثری صاحب ایسوں کو میر صاحب کی وصیت
91	61	وہابیوں کے شیخ الکل کا فتویٰ
92	62	مخلصانہ گزارش
93	63	بہتر گروہ جہنمی صرف ایک جنتی
94	64	اثری صاحب کا الزام و تحریف (حاشیہ)
95	65	دعوت فکر
96	66	ہر کلمہ گو جنتی نہیں
98	67	کون سا گروہ جنتی ہے؟
98	68	اہل جنت اہل سنت
100	69	اہل سنت سوادِ اعظم ہیں
100	70	سوادِ اعظم سے کیا مراد ہے؟
104	71	علامہ طحطاوی کا بیان
104	72	شیخ محقق کا بیان
105	73	امام ثوری کا بیان
105	74	حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان
106	75	شاہ ولی اللہ کا بیان
106	76	نتیجہ کلام
107	77	جو بچھڑا وہ جہنم گیا
110	78	دعوت فکر
111	79	طائفہ منصورہ

112	80	صراطِ مستقیم اور اہل سنت
113	81	قرآنی فیصلہ
114	82	تفسیر نبوی
115	83	لمحہ فکر یہ
115	84	اہل سنت قرآن کی روشنی میں
116	85	دو گروہ کون سے ہیں؟
116	86	تفسیر نبوی
119	87	نتیجہ گفتگو
120	88	سنی بنو! حکم قرآنی
120	89	سنی بنو!..... حکم نبوی
121	90	اہل سنت گمراہ نہیں ہو سکتے
122	91	حدیث پاک سے تائید
124	92	شفاعت اور حصول جنت اہل سنت کی پیروی میں
125	93	اہل سنت کو دیکھنا عبادت ہے
125	94	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مسلک
126	95	امام ابن شہاب زہری کی تائید
126	96	تابعین عظام رحمۃ اللہ علیہم کا مسلک
126	97	امام ابن سیرین کی گواہی
128	98	ابن تیمیہ کی گواہی
128	99	حاصل کلام
129	100	ہر دور میں مسلک اہل سنت

129	101	اہل سنت اور صلحائے امت
129	102	حضور داتا گنج بخش علی ہجویری
130	103	حضرت امام حسن بصری
130	104	حضرت امام ابوالحسن اشعری
131	105	حافظ ابن حجر عسقلانی
131	106	حضور غوث پاک اور اہل سنت
134	107	دعوت فکر
134	108	حضور امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ اور اہل سنت
139	109	لمحہ فکریہ
139	110	رسمی پیروں سے چند سوالات
142	111	حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ
143	112	علامہ ابن کثیر
143	113	امام ثوری اور امام ذہبی کا فیصلہ، نماز صرف اہل سنت کے پیچھے
144	114	علامہ خفاجی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ
145	115	حضرت شیخ منقح رحمۃ اللہ علیہ
145	116	حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ
146	117	حضرت امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ
146	118	علامہ شہرستانی رحمۃ اللہ علیہ
147	119	حضرت شیخ روح اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی وصیت
147	120	حضرت شیخ جزولی رحمۃ اللہ علیہ کی دعا
147	121	حضرت علامہ احمد جیون رحمۃ اللہ علیہ اور اہل سنت
149	122	علامہ تفتازانی کی تائید

149	حضرت شاہ عبدالعزیز کی شرح	123
150	علامہ پرہاری کی تائید	124
150	تمام اولیاء کرام اہلسنت	125
151	فقہاء و محدثین بھی اہلسنت	126
152	دعوت اتحاد	127
153	اہل سنت مخالفین کے نزدیک	128
153	وہابی حضرات کا اعتراف	129
159	خالد گر جا کھی کی تحریف معنوی	130
160	گوندلوی صاحب کی بددیانتی	131
161	سوہدروی صاحب کی جہالت	132
162	خلاصہ گفتگو	133
164	دیوبندی اکابر کا اعتراف	134
165	شیعہ اکابرین کا اقرار	135
167	اختلاف ختم ہو سکتا ہے	136
167	مخلصانہ گزارش	137
169	کیا بریلوی نیا فرقہ ہے	138
170	علمائے اہلسنت کی وضاحت	139
175	لفظ ”بریلوی“ کے استعمال کی حقیقت	140
175	مخالفین کا اعتراف	141
178	حقیقت واقعی	142
180	”بریلوی فرقہ“ مخالفین کا دیا ہوا نام	143
180	اعلیٰ حضرت مخالفین کی نظر میں	144

180	غیر مقلد علماء کی تصریحات	145
182	دیوبندی علماء کی تصریحات	146
188	خلاصہ کلام	147
189	دیوبندی نیا فرقہ ہے	148
192	غیر مقلد وہابی، نام نہاد اہلحدیث نیا فرقہ ہے	149
196	وہابیوں کا خاندان دہلی سے کوئی تعلق نہیں	150
196	وہابی حضرات نے مخصوص مسائل پر عمل کب کیا	151
199	انگریز نے ”اہل حدیث“ نام الاٹ کر دیا	152
200	لقب اہل حدیث پر قبضہ	153
201	اہل حدیث کا صحیح مفہوم	154
202	وہابی حضرات اہل حدیث نہیں	155
202	محمد حسین بٹالوی کی کوشش	156
205	ہندوستان میں فرقہ واریت کی تخم ریزی	157
210	انگریز کا آگہ کار	158
211	وہابی سے محمدی	159
212	تقویۃ الایمان کی تصنیف	160
213	ہندوستان میں شورش کی آگ بھڑک اٹھی	161
216	تقویۃ الایمان انگریز نے مفت تقسیم کی	162
217	ہندوستان کا پہلا فرقہ باز	163
220	سنیت و وہابیت کا پہلا مناظرہ	164
222	حرف آخر	165



تقریظ مبارک

استاذی المکرم شیخ الفقہ

حضرت علامہ مولانا محمد رفیع الدین مجددی دامت برکاتہم العالیہ

(دارالعلوم نقشبندیہ امینیہ ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ)

کتاب مستطاب، لاثانی، لاجواب، مفید ہر شیخ و شاب ”اہل جنت اہل سنت“ کے چند اقتباسات وچیدہ چیدہ مقامات نظر سے گزرے، کتاب کیا ہے؟، مذہبی معلومات کا ایک بیش قیمت خزانہ اور انداز و اسرار کا بہترین دفتینہ ہے، مناظر اسلام حضرت علامہ ابو الحقائق غلام مرتضیٰ ساقی مجددی دامت عنایا تہم نے اپنا قیمتی وقت صرف فرما کر سمندر کو کوزہ میں بند کیا ہے، مجھے قوی امید ہے کہ خاص و عام سب ہی مولانا ساقی کی اس خداداد قابلیت، محنت و خدمت کی داد دیں گے۔

آپ جامعہ نقشبندیہ امینیہ میں شرح عقائد، حسامی، مشکوٰۃ شریف جیسی کتابیں پڑھانے کے ساتھ ساتھ فن مناظرہ کے بھی ماہر ہیں۔ ابو الحقائق غلام مرتضیٰ ساقی ان خوش نصیب حضرات میں سے ہیں جو بیک وقت تحریر و تقریر اور مناظرہ و تدریس کے بے تاج بادشاہ ہیں۔ آپ بلاشبہ ایک سلجھے ہوئے ادیب اور شعلہ نوا خطیب ہیں۔ آپ کی خطابت میں تحقیق و استدلال کا رنگ غالب ہے۔

زیر نظر کتاب میں بڑی خوبی یہ ہے کہ نصوص قطعیہ اور جملہ روایات اور مستند واقعات کو سلیس زبان اور سادہ انداز میں تحریر فرما کر عامۃ الناس کو مرہونِ منت فرمایا، اس کتاب کا مطالعہ دیگر کتب سے بے نیاز کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ دارین کی برکتیں عطا فرمائے۔ آمین!



تقریظ

از

فاضلِ ذیشان حضرت مولانا محمد مجیب الرحمن ہزاروی حفظہ اللہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

نُحَمِّدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ - اَمَّا بَعْدُ !

اس پر فتن دور میں جبکہ ہر طرف (إلا ما شاء اللہ) ہوا و حرص کو عروج حاصل ہے۔ تقریباً ہر کسی کی سوچ اپنی حد تک محدود ہو کر رہ گئی ہے، مالی دنیا اکٹھا کرنے کی غرض سے شب و روز ایک کیے جا رہے ہیں۔ ستم بالائے ستم! کہ دین کے نام لیواؤں پر کہیں گولیاں اور کہیں بم برسائے جا رہے ہیں، کہیں اسلام کے چاہنے والوں کو پھانسی چڑھایا جا رہا ہے اور کبھی دہشت گرد قرار دیا جا رہا ہے۔ ایسے سنسنی خیز حالات میں دین اور اسلام کا کام کرنا جہاد سے کم نہیں۔ اس لیے راقم الحروف یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ دورِ حاضر کے مصنفین اہلسنت کی وجہ سے جہاں تفسیر قرآن، اور شرح حدیث میں اہل سنت و جماعت کو مزید پذیرائی حاصل ہو رہی ہے وہاں مجاہد اہل سنت ابوالحق مولانا غلام مرتضیٰ ساتی مجددی دامت برکاتہم العالیہ کی تصانیف و تحریرات اور بالخصوص ”اہل جنت اہل سنت“ نے جس انداز و اسلوب کے ساتھ مذہب و مسلک کی اشاعت میں جو کردار ادا کیا ہے وہ قابلِ ستائش بھی ہے اور داد کے لائق بھی!

راقم نے ”اہل جنت اہل سنت“ نامی کتاب کا بالاستیعاب مطالعہ کیا ہے جس

سے دل میں خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی کہ الحمد للہ خالق ارض و سما نے مولانا ابوالحق غلام مرتضیٰ ساقی مجددی کو کمال خوبیوں سے نوازا ہے، جنہوں نے حصولِ شہرت کی بجائے خدمتِ دین اور مذہب کے پرچار کیلئے وہ کام کیا ہے جس سے موجودہ اور آئندہ ادوار کے کثیر لوگ جہاں راہِ حق کی تلاش میں منزلِ پائیں گے وہاں یہ کام تاریخ کا ایک حصہ بھی بنے گا۔ مولانا کا یہ کارنامہ یقیناً اہل سنت و جماعت پر ایک احسان ہے۔ آپ نے کتاب لکھ کر جو خدمتِ دین میں نمایاں کام کیا ہے، یقیناً یہ اخروی فوائد کا ضامن ہے۔ حق بات کہنے میں مولانا نے کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا۔ نامساعد حالات میں مولانا کی یہ سعی جلیلہ قطعاً فراموش نہیں کی جاسکتی۔ اس لیے ہر سنی صحیح العقیدہ کے پاس اس کتاب کا ہونا لازمی اور ضروری ہے۔ اس کتاب کے تمام حوالہ جات صحیح اور بلا غبار ہیں۔ بالخصوص اغیار کی کتب سے جو حوالہ جات مذکور ہیں انہوں نے تو اور بھی اس کتاب کی اہمیت کو اجاگر اور آشکارا کر دیا ہے۔

راقم کی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو مولانا کے لیے ذریعہ نجات بنائے اور مولانا کے زورِ قلم میں مزید اضافہ فرمائے اور کفار و مشرکین اور معاندین کی چیرہ دستیوں سے، نفس و شیطان کی فریب کاریوں سے ہم سب کو اپنی پناہ میں رکھے۔

آمین! بجاہ النبی الکریم الامین۔

احقر العباد:

محمد مجیب الرحمن نورانی محمدی سیفی وزیر آبادی
مدرس جامعہ فاروقیہ رضویہ تعلیم القرآن گوجرانوالہ
(یکم فروری 2007ء)



تقریظ

محقق اہل سنت

حضرت علامہ مولانا حافظ حکیم شفقات احمد مجددی حفظہ اللہ
(مہتمم جامعہ نوریہ رضویہ علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ)

بسم اللہ والحمد للہ والصلوة والسلام علی خیر خلق اللہ۔

اما بعد! حضور منجر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہدایت نشان ہے:

تفترق امتی علی ثلاث و سبعین ملة کلهم فی النار الاملة واحدة۔

(ترمذی جلد 2 صفحہ 89 مطبوعہ دہلی)

کہ میری امت تہتر گرد ہوں میں بٹ جائے گی ان میں سے صرف ایک جماعت
جنتی ہوگی باقی سب دوزخی ہوں گے۔

پھر صحابہ کرام علیہم الرضوان کی عرض پر حضور اکرم ﷺ نے اس ناجی فرقہ کی پہچان
”ما انا علیہ و اصحابی“ کے الفاظ سے بتائی ”ما انا علیہ“ سے مراد جناب رسول اللہ
ﷺ کی سنت مطہرہ کی اطاعت ہے اور ”و اصحابی“ سے مراد جماعت صحابہ کرام علیہم
الرضوان کی محبت و اطاعت ہے۔ اسی لیے آپ ﷺ نے اس جماعت کا نام ”اہل
سنت و جماعت“ بیان فرمایا ہے۔

چونکہ تمام فرق باطلہ بھی اس حقیقت کے معترف ہیں کہ ناجی جماعت صرف اور
صرف اہل سنت و جماعت ہی ہے لہذا اب فرق باطلہ بھی اس کوشش میں ہیں کہ کسی

طرح اپنے آپ کو ”اصلی اہل سنت“ ثابت کیا جائے۔ حالانکہ دنیا جانتی ہے کہ ان کی مساجد، مدارس، مجلات، اخبارات اور انجمنوں کے نام کبھی بھی اس مقدس نام سے موسوم نہیں ہوئے۔

برادر عزیز، جامع معقول و منقول، حاوی فروع و اصول، جناب مولانا ابوالحق غلام مرتضیٰ ساقی مجددی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے معتبر، معتمد اور ٹھوس دلائل و براہین کے ساتھ اس موضوع پر خوب تحقیق عمیق فرمائی ہے اور واقعاً اس ناقابل تردید حقیقت کو ثابت کر دیا ہے۔ اور بطور جملہ معترضہ مخالفین کی خام خیالیوں کا بھی خوب آپریشن کیا ہے۔ اس موضوع پر اتنی شرح و وسط کے ساتھ یہ پہلی کتاب میری نظر سے گزری ہے۔

ع اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ

اللہ تعالیٰ نعلینِ مصطفیٰ ﷺ کے تصدق سے علامہ موصوف کی اس پر خلوص اور محققانہ کاوش کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور جملہ اہل اسلام کے لیے ذریعہ ہدایت بنائے۔ آمین! بجاہ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام

حکیم شفقات احمد مجددی
علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ



منظوم تقریظ:

اہل سنت

ادیب شہیر

علامہ غلام مصطفیٰ مجددی (ایم۔ اے)

شکر گڑھ

عشق کے راستے پر چلایا ہمیں
اہل سنت خدا نے بنایا ہمیں

شکر ہے مصطفیٰ کی محبت ملی
چار یاروں کے در کی عقیدت ملی
آل اطہار کے غم کی ہلذت ملی
غوثِ اعظم کا جلوہ دکھایا ہمیں
اہل سنت خدا نے بنایا ہمیں

ہم شریعت کو دنیا میں پھیلائیں گے
ہم حقیقت کے پرچم کو لہرائیں گے
ہم زمانے کو یہ بات سمجھائیں گے
جام، عشقِ نبی کا پلایا ہمیں
اہل سنت خدا نے بنایا ہمیں

دل معطر ہے دستورِ قرآن سے
جاں منور ہے منشورِ ایمان سے
فکر روشن ہوئی نورِ عرفان سے
مسندِ اوج پر ہے بٹھایا ہمیں
اہل سنت خدا نے بنایا ہمیں

ہم ہیں راہی ولایت کی شہراہ کے
ہم سوالی ہیں طیبہ کی درگاہ کے
ہم ہیں صیاد، خورشید کے ماہ کے
اپنی رحمت سے اونچا اڑایا ہمیں
اہل سنت خدا نے بنایا ہمیں

ہم رضا کی ہواؤں کے شہباز ہیں
ہم بقا کی فضاؤں کے جانباز ہیں
ہم خدا کی عطاؤں کے ہراز ہیں
صورتِ چشمِ بینا جگایا ہمیں
اہل سنت خدا نے بنایا ہمیں

داتا ہم، خواجہ ہم، میر بغداد ہم
غوث ہم، غیث ہم، قطب و اوتاد ہم
بزمِ سر ہند کے شیخِ ارشاد ہم
نور ہم، ناریوں سے بچایا ہمیں
اہل سنت خدا نے بنایا ہمیں

رافتِ کبریا کے سزاوار ہم
 الفتِ مجتبیٰ کے خریدار ہم
 سیرتِ اولیاء کے فدا کار ہم
 بخش کر کالی کملی کا سایا ہمیں
 اہل سنت خدا نے بنایا ہمیں

ساقی اہل سنت کی تحریر ہے
 یہ مجدد کی رحمت کی تصویر ہے
 گرہی میں محبت کی تنویر ہے
 اس کے ہر لفظ نے حق سنایا ہمیں
 اہل سنت خدا نے بنایا ہمیں

منظوم تقریظ:

اہل جنت اہل سنت

(از: پروفیسر فیض رسول فیضان، گوجرانوالہ)

ساقی کی تحقیقی محنت
 ”اہل جنت..... اہلسنت“

ہر سنی جنت جائے گا!
 پائے گا ہر سنی جنت

خوب بیاں کی ہے حضرت نے
 آقا ﷺ کی سنت کی عظمت

ہے طرز تحریر بھی عمدہ
 رنگ استدلال بھی مسکت

سبھی حوالے اور دلائل
 بھرتے ہیں انفاں میں نکبت

اس تصنیف کو جو پڑھ لے گا
 ہو گی اسے سنت سے رغبت

ہے میرے نزدیک یہ کاوش
 ابو البیان رحمۃ اللہ کا فیض نسبت

خدا کرے مقبول یہ ہدیہ
 بحر پیمر ﷺ رب العزت جل جلالہ

ساقی پر فیضان ہمیشہ
 رہے مجدد پاک رحمۃ اللہ کی رحمت

اظہارِ حقیقت

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم ۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مناظر اسلام، عالم بے بدل، مصنف کتب کثیرہ علامہ مولانا غلام مرتضیٰ ساقی مجددی صاحب خطیب و مدرس مرکزی جامع مسجد شہید یہ قلعہ دیدار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم (معروف یہ قلعہ دیدار سنگھ) گوجرانوالہ اہل سنت کیلئے کسی نایاب موتی سے کم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بیک وقت ہر خوبی جو ایک عالم میں ہونی چاہئے حضرت مناظر اسلام میں رکھی ہے بلکہ میں تو کہوں گا کہ آپ کسی صاحب نظر کی کرامت ہیں کہ تحصیل علم سے فارغ ہوئے تقریباً دس سال کا عرصہ ہوا ہے اس مختصر عرصہ میں آپ نے متعدد کتابیں لکھ دی ہیں، جو چھپ کر علماء و عوام سے داد تحسین حاصل کر چکی ہیں اور متعدد مسودے بالکل تیار ہیں اور یہ کام تدریس و خطابت کی ذمہ داریوں سے علیحدہ ہے۔ ساتھ ہی کئی مناظرے بھی ہوئے اور تقریری پروگرام پر بھی حضرت تشریف لے جاتے ہیں۔ بہر حال اللہ تعالیٰ قبلہ حضرت صاحب کی عمر و صحت اور جذبہ تبلیغ میں مزید برکتیں عطا فرمائے۔

رضوی کی پہلی ملاقات اور حضرت صاحب کی شفقت:

راقم الحروف نے سب سے پہلے سیالکوٹ میں قبلہ مناظر اسلام کی لاجواب تصنیف ”کیا جشن میلاد النبی غلو فی الدین ہے؟“ کا مطالعہ مدرسہ جامعہ نعمانیہ رضویہ شہاب

پورہ سیالکوٹ کی لائبریری سے حاصل کر کے کیا۔ اُس وقت رضوی نے حضرت مناظر اسلام اور نہ آپ کی کسی کتاب سے واقف تھا۔ لائبریری گیا، کتاب دیکھی، مطالعہ کیا اور حضرت مناظر اسلام کا غائبانہ محبت بن گیا پھر یہی کتاب ذاتی خریدی تو اُس پر ایک اور کتاب کا اشتہار دیکھا جس پر لکھا ہوا تھا ”اہل جنت اہل سنت“ یہ کتاب خریدی اُس کا مطالعہ کیا حضرت صاحب کی دل میں اور زیادہ محبت پیدا ہوئی۔

ہمارے مدرسہ کا ایک ہمسایہ ہے جس کا نام ہے عبدالغفور اثری۔ فتح گڑھ میں خطیب ہے انہی دنوں میں اُن مولوی صاحب جو وہابیہ کے خطیب و مصنف سمجھے جاتے ہیں سے ملاقات ہوئی تو اثری صاحب سے اس کتاب ”اہل جنت اہل سنت“ کے بارے میں بات ہوئی۔ اثری صاحب کے پاس کتاب موجود تھی فوراً نکال کر کہنے لگے ساقی صاحب نے ہماری کتاب ”اصلی اہل سنت“ کے ایک حوالہ کو چیلنج کیا ہے کہ وہ حوالہ پوری مشکوٰۃ شریف میں ہرگز نہیں۔ اثری صاحب نے اپنی کتاب ”اصلی اہل سنت“ کا حوالہ دکھایا اور ساتھ ہی ساقی صاحب کا چیلنج بھی دکھا دیا کہ ساقی صاحب نے کہا ہے یہ حوالہ بقید حروف مشکوٰۃ شریف میں نہیں ہے۔ راقم یہ بات سمجھ نہ پایا کہ قبلہ ساقی صاحب اپنی کتاب میں کس بات کے متعلق ارشاد فرما رہے ہیں کہ وہ مشکوٰۃ شریف میں نہیں، اثری صاحب نے مشکوٰۃ شریف سے حوالہ دکھایا اور ساتھ کہہ دیا کہ دیکھو یہ ساقی صاحب نے جھوٹ لکھا ہے کہ یہ حوالہ مشکوٰۃ میں ہرگز نہیں چونکہ حضرت مناظر اسلام فرما رہے تھے کہ اثری کی لکھی ہوئی عبارت بقید حروف مشکوٰۃ میں نہیں اور اثری صاحب مجھے ویسے ہی حوالہ دکھا رہے ہیں۔ رضوی ذوق تو رکھتا تھا لیکن تھا طالب علم اسی لیے بات کو سمجھ نہ پایا اور اثری صاحب چالاکی کر گئے، ساقی صاحب قبلہ کی بات کا کچھ بنا دیا۔ میرے دل میں تھوڑا سا خیال آیا کہ اتنے بڑے عالم ہیں لیکن حوالہ کی گڑ بڑ کیوں ہے ایک دو دوستوں سے بات کی لیکن اُن کے ذہن میں

بھی اصل بات نہ آئی۔ بہر حال جب بھی اثری صاحب سے ملاقات ہوتی وہ یہی بات کرتے تو میں چپ ہو جاتا، بہر حال دو تین مرتبہ قبلہ ساقی صاحب سے کسی اور مسئلہ میں فون پر رابطہ کیا تو قبلہ ساقی صاحب نے اُس کی خوب تسلی کرائی اور بڑے پیار و محبت سے گفتگو فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ آپ ہمارے پاس حاضر ہوں، میں ویسے ہی حضرت مناظر اسلام کا محب و دیوانہ تھا لیکن کافی حد تک اثری صاحب نے مجھے بدظن کرنے کی کوشش کی تھی ایک دن اثری صاحب سے بات کی کہ میں فلاں وقت ساقی صاحب کے پاس جاؤں گا تو کہنے لگے اُن کی غلط حوالے کی طرف توجہ دلانا۔ بہر حال دل میں خیال تھا کہ اتنے بڑے عالم دین ہیں پتا نہیں کیا سلوک کریں گے۔ لیکن وہاں جا کر دیکھا کہ اتنے اعلیٰ ظرف کے مالک ہیں اور اتنے اچھے طریقے سے ملے کہ رضوی کو تاحیات وہ ملاقات یاد رہے گی کہ تین چار مرتبہ راستے میں موبائل پر راستہ پوچھا شفقت و پیار سے بتاتے رہے اور پھر جب ان کی خدمت میں پہنچا تو حضرت مناظر اسلام اتنے مشہور و معروف عالم دین و محقق و مصنف ہونے کے باوجود ایک طالب علم کے انتظار میں بیٹھے ہوئے ہیں اور میں پہنچا تو خوب پیار و محبت سے ملے کہ میں حیران رہ گیا اور پھر اتنی پُر تکلف مہمان نوازی کی کہ راقم بار بار سوچتا تھا کہ آپ جتنے بڑے صاحب علم بزرگ ہیں اتنے ہی بڑے مہربان و مہمان نواز ہیں اور پھر کھانا کھاتے ہوئے بھی بار بار اٹھنے اور چیزیں سامنے رکھنے میں ذرا بھی اکتاہٹ محسوس نہ فرمائی۔

بہر حال یہاں طوالت مانع ہے ورنہ بار بار کی ملاقات اور شفقت اور آپ کی سیرت پر بے شمار لکھنے کو دل کرتا ہے اور آپ کی کتابوں سے راقم نے جو فائدہ اٹھایا اور یہاں سیالکوٹ دوست و احباب نے آپ کی کتابوں پر جو محبت بھرے تبصرے کئے ہیں وہ بھی راقم کے ذہن میں ہیں کسی اور موقع پر تفصیلاً لکھا جائے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

پھر اس کے بعد حضرت صاحب سے حوالہ کے متعلق عرض کیا تو حضرت صاحب

نے فوراً مشکوٰۃ شریف کھولی اور ساتھ ہی اثری صاحب کی کتاب ”اصلی اہل سنت“ کو کھولا تو دیکھا کہ جو اثری صاحب نے حوالہ دیا ہے وہ بقید حروف مشکوٰۃ شریف میں ہرگز نہیں ہے اور اپنی کتاب لا جواب ”اہل جنت اہل سنت“ بھی دکھائی تو راقم حیران رہ گیا کہ اثری صاحب نے کس طرح دجل کے ساتھ راقم کو ورغلائے کی کوشش کی لیکن حضرت صاحب نے پیار و محبت فرماتے ہوئے بندہ سے مکمل طور پر تعاون فرمایا اور حضرت مناظر اسلام کی محبت میرے دل میں مزید گھر کر گئی اور بد مذہبوں سے مزید نفرت اور اثری صاحب کی چالاکی پر دیر تک سوچتا رہا کہ یہ لوگ آخر ایسا کیوں کرتے ہیں؟ (شبیر احمد رضوی متعلم جامعہ نعمانیہ رضویہ شہاب پورہ سیالکوٹ)

-----☆☆☆-----

تقدیم

استاذ الاساتذہ

حضرت علامہ مولانا محمد اعظم علی چشتی دامت برکاتہم العالیہ
نائب ناظم تعلیمات دارالعلوم نقشبندیہ امینیہ گوجرانوالہ

پیش نظر کتاب بے مثال ”اہل جنت اہل سنت“ جو کہ عالم نبیل، فاضل جلیل
حضرت علامہ ابوالحقائق غلام مرتضی ساقی مجددی کی تالیف لطیف ہے۔ کتاب با کمال
اور مصنف با جمال کا تعارف پیش کرتے ہوئے فخر محسوس کر رہا ہوں، ایسے ہونہار
نوجوان علماء و فضلاء جن کے نوکِ قلم سے دینِ مصطفیٰ ﷺ کی اشاعت و تبلیغ ہو
ہمارے لیے دنیا میں باعثِ صداقت و افتخار اور آخرت میں ذریعہ نجات ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان
کی صلاحیتوں کو آفتاب و ماہتاب سے زیادہ تاباں و روشن فرمائے اور ان کو عمرِ خضر عطا
فرمائے اور ہر قسم کے فتنوں سے مامون فرمائے۔ آمین!

علامہ ساقی صاحب ایک بہترین حافظ قرآن، عالم دین، شعلہ بیاں خطیب،
بے نظیر مناظر، باصلاحیت مدرس و معلم ہونے کے ساتھ ساتھ منفرد انداز تحریر رکھنے
والے مصنف و محرر بھی ہیں۔

گو ناگوں مصروفیات کے دور میں دیگر اہم فرائض و ذمہ داریوں کے ساتھ تحریر و
تصنیف کیلئے وقت نکالنا ناممکن نہیں تو کم از کم مشکل ضرور ہے تاہم اگر اللہ تعالیٰ اور اس
کے رسول کریم ﷺ کا فضل و کرم شامل حال ہو تو مشکل خود بخود آسان ہو جاتی ہے۔

میری جستجو بھی ہے ان کے کرم کا صدقہ
قدم یہ اٹھتے نہیں اٹھائے جاتے ہیں

”اہل جنت اہل سنت“ کیا ہے؟

اللہ تعالیٰ کے فرمان عالی شان کا حسین بیان، منجر صادق ﷺ کی احادیث طیبہ کی خوبصورت توضیح و تشریح اور اللہ تعالیٰ کی رضا یافتہ جماعت صحابہ کرام اور اہل بیت عظام رضی اللہ عنہم اجمعین کے عقائد حقہ کا روشن اظہار ہے۔

تابعین کبار تبع تابعین اختیار کے نظریات کی حسین تعبیر ہے۔

سلف صالحین، اولیاء کاملین، ائمہ مجتہدین علمائے ربانین، مشاہیر امت کے افکار و آراء کا لب لباب ہے۔

اہل سنت و جماعت اور فرق باطلہ کی مستند کتب و معتبر شخصیات کی تصریحات و شہادات کا خلاصہ و نچوڑ ہے۔

”اہل جنت اہل سنت“ نہایت تحقیقی و علمی شاہکار ہے، مضبوط و مربوط حقائق و دلائل کا حسین نگار ہے، انداز تحریر نہایت سہل اور شاندار ہے، عبادت پر مغز سبک رفتار ہے، ہر سطر باعث رشد و ہدایت صد افتخار ہے، ہر لفظ حق و صداقت کا آئینہ دار ہے مناسب اشعار سے نفس مضمون مزید دلچسپ تابدار ہے، انداز پر جوش اور طرز استدلال زور دار ہے، یہ مولف ذی شان کے جزبات اخلاص کا خوب اظہار ہے۔

مولف ممدوح نے دلائل قاطعہ، براہین واضحہ، حجج بینہ اور انوار ساطعہ سے راہ حق دکھادی ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ اہل سنت و جماعت ہی وہ معتدل و متوسط مسلک ہے جس پر سب متحد و متفق بھی ہو سکتے ہیں اور اہل جنت بھی بن سکتے ہیں، کیونکہ اہل جنت صرف اہل سنت ہی ہیں۔

علامہ ساقی صاحب نے کتاب لا جواب میں یہ ثابت کیا ہے کہ بلاشبہ مسلک اہل سنت و جماعت ہی راہ اعتدال اور صراطِ مستقیم ہے، ہر قسم کے افراط و تفریط سے

پاک ہے اور یہی وہ مذہب مہذب ہے جس میں تعظیم رسول علیہ افضل التحیۃ والتسلیم اور احترام انبیاء کرام علیہم السلام، صحابہ کبار، تابعین عظام، آل اطہار، اولیاء کرام رضی اللہ عنہم لازم و واجب ہے۔

مصنف کا شمار یقیناً ان خوش نصیبوں میں ہوگا جنہوں نے شکوک و شبہات میں سرگرداں، تردد و تذبذب کے طوفاں میں لرزاں و ترساں مسلمانوں کے لیے پختہ دلائل اور وقیع براہین سے حقیقت (بے غبار) سے پردہ اٹھایا جو کہ اس موضوع پر قابل قدر اور حسین و جمیل اضافہ ہے۔

کتاب ظاہری و باطنی ہر لحاظ سے انتہائی جاذب نظر اور دلکش ہے۔ انشاء اللہ العزیز اس کے مطالعہ کے بعد ارباب فکر و نظر روحانی مسرت اور عامۃ المسلمین ایمانی لذت و سرور محسوس کریں گے۔ یہ ایک خشک مقالہ نہیں بلکہ دل و دماغ میں اتر جانے والی معطر تحریر ہے۔ علامہ ساقی کے قلم میں شباب کی جولانیاں بھی ہیں اور تحقیق و تدقیق کی پختہ کاریاں بھی، ہٹ دھرمی اور ضد کی عینک اتار کر جب اس کتاب کا مطالعہ کیا جائے گا تو حق واضح اور روشن نظر آئے گا۔

عقائد حقہ سے ناواقفیت ایک ایسا مرضِ عضال ہے جس کا نقصان جسمانی امراض سے کہیں زیادہ خطرناک ہے۔ مخلص اطباء رضائے الہی کی نیت سے خدمت انجام دینے والے آخرت میں ثواب کے مستحق ہیں لیکن وہ روحانی اطباء، علمائے اہل سنت و صوفیائے کرام جو عقائد کی درستگی میں خداداد صلاحیتوں اور توانائیوں کو صرف کرنے والے ہیں اس سے بھی کہیں زیادہ اجر و ثواب کے حق دار ہوں گے۔

بندہ نحیف و ناتواں کی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے تعلیم پاک کے تصدق سے مصنف کی اس کاوش بلیغ اور جملہ تصنیفات و تالیفات کو شرف قبول فرما کر نافع عام و خاص بنائے اور علامہ ساقی زید مجدہم کو جزائے جزیل

عطا فرمائے۔ ان کے علم و عمل، تحریر و تقریر، عزت و آبرو، گھربار، مال و جان اور اولاد میں برکتیں فرمائے۔ بہترین تالیفات سے مسلک حق کی اشاعت کرنے میں مزید توفیق رفیق عطا فرمائے۔ آمین —

این دعا از من از جملہ جہاں آمین باد

و صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین۔

الراقم
محمد اعظم علی چشتی
عفی عنہ



عرضِ حال

دورِ حاضر اپنی پوری فتنہ سامانیوں کے ساتھ معرکہ آراء ہے، آج جہاں مالی، معاشی اور سرحدی مسائل باعثِ تشویش ہیں وہاں فرقہ واریت، بے دینی اور بد مذہبی بھی پورے عروج پر ہے، باطل شکلیں بدل بدل کر سامنے آرہا ہے اور اہل حق غفلت کی نیند سو رہے ہیں، عجب قحطِ الرجالی اور بے سرو سامانی کے لمحات ہیں کہ اول تو مستند علماء اور جلیل القدر محققین بڑی سبک رفتاری کے ساتھ ہم سے جدا ہو رہے ہیں اور ان کا خلا کسی صورت بھی پر ہوتا دکھائی نہیں دیتا، دوسرے اگر وہ کوئی علمی ذخیرہ اور تحقیقی ورثہ چھوڑ جاتے ہیں تو وہ الماریوں میں پڑا کرموں کی خوراک کا کام دیتا ہے اس کی نشر و اشاعت کا کوئی انتظام نہیں، اہل ثروت (الامشاء اللہ) اپنی دنیا سنوارنے میں مگن ہیں انہیں اس بات کا ذرہ بھرا حساس نہیں کہ ان کے اموال و جائیداد دیں۔ صرف کوٹھیوں، بنگلوں اور دنیوی آسائشوں کے حصول کیلئے ہی نہیں بلکہ اللہ کے راستے میں خرچ کرنا بھی ان کا دینی فریضہ ہے۔

دین کی نشر و اشاعت وقت کا اہم تقاضہ ہے، اس فریضہ سے بہت کم حضرات سبکدوش ہوتے نظر آتے ہیں، ادھر اہل باطل اپنی پوری قوت و طاقت سادہ لوح مسلمانوں کی متاعِ ایمان لوٹنے میں صرف کر رہے ہیں۔ یہ ناقابلِ انکار حقیقت ہے کہ احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں تہتر فرقوں میں جنت میں جانے والی جماعت صرف ”اہل سنت و جماعت“ ہے، مخالفین بھی اپنی پوری کوشش کے باوجود اس حقیقت کو جھٹلانے سے جب تہی دامن رہے تو انہوں نے یہ کھیل کھیلا کہ اپنی دروغ

گوئی، چرب بیانی اور حقیقت کشی سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے، عوام الناس کو درغلانے کیلئے، قلم و قرطاس کی آبرو کو یوں پامال کیا کہ اپنی تقریروں اور تحریروں میں اہل حق ”اہل سنت و جماعت“ کے خلاف زہرا گلنا شروع کر دیا اور ”اصلی اہل سنت“، ”اصلی اہل سنت کی دعوت“ اور ”اہل سنت کی پہچان“ جیسے عنوانات پر پمفلٹ ترتیب دیئے، جن میں اپنے گمان فاسد سے یہ ثابت کرنے کی سعی لا حاصل کی کہ ہم اصلی اہل سنت ہیں جبکہ سنی لوگ ”نقلی اہل سنت“ ہیں۔ گویا:

خرد کا نام جنوں رکھ دیا اور جنوں کا خرد

جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

راقم الحروف نے سادہ لوح عوام کو حقیقت حال سے آگاہ کرنے کا عزم بالجزم کیا، خدا پر بھروسہ کرتے ہوئے جب قلم اٹھایا تو رحمت خداوندی، فضل نبوی، مرشد برحق کے فیضان اور اساتذہ کرام و والدین کی دعاؤں سے قرآن و حدیث، اکابرین اور مخالفین کی کتب کے ٹھوس حوالہ جات سے حقیقت حال کو واضح کرنے کی حقیر سی کوشش بار آور ثابت ہوئی اور پیش نظر کتاب پایہ تکمیل کو پہنچ گئی۔ —والحمد للہ علیٰ ذلک۔

ارادہ تو یہ تھا کہ ”اہل جنت اہل سنت“ اور اس کا دوسرا حصہ ”اہل سنت کی پہچان“ ایک ہی جلد میں پیش کر دی جائے، لیکن مضمون کچھ زیادہ طویل ہو گیا، پس عوامی سہولت کے پیش نظر کتاب کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا، اس کا پہلا حصہ ”اہل جنت اہل سنت“ آپ کے ہاتھوں میں ہے، اور دوسرا حصہ ”اہل سنت کی پہچان“ بھی جلد از جلد پایہ تکمیل کو پہنچ جائے گا اور انشاء اللہ کسی فرصت میں دونوں حصوں کو یکجا کر دیا جائے گا۔

یاد رہے راقم نے پیش نظر کتاب کو ”اہل سنت اہل جنت“ سے موسوم کیا تھا، کیونکہ یہی معروف ہے، لیکن جب شیخ طریقت، سراج العارفین، شارح مکتوبات امام ربانی حضرت علامہ ابوالبیان، پیر محمد سعید احمد مجددی قدس سرہ سے اس کا ذکر ہوا تو

آپ نے تھوڑی سی ترمیم کرنے کا حکم فرمایا، اور اس کا نام ”اہل جنت اہل سنت“ تجویز فرمایا۔ اس ترمیم میں جو لطیف اشارہ ہے وہ اہل علم سے مخفی نہیں اور یہ نام احادیث مبارکہ کے عین مطابق بھی ہے اور مقصد سے قریب تر بھی۔

پیش نظر کتاب کا یہ دوسرا ایڈیشن ہے، جسے ضروری ترمیم اور حک و اضافہ کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے۔ پہلا ایڈیشن جلد ہی ختم ہو گیا اور دوسرے ایڈیشن کیلئے احباب و مخلصین کا بار بار اصرار بھی ہوتا رہا۔ لیکن راقم کی دیگر تبلیغی، تدریسی، تحریری اور تنظیمی مصروفیات آڑے آتی رہیں اور ایک وجہ تاخیر کی یہ بھی تھی کہ ہمیں انتظار تھا کہ شاید مخالفین کی طرف سے اس کے متعلق کوئی پیش رفت ہو تو اس کا تعاقب بھی ہو جائے، لیکن تا دم تحریر ایسی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی، جس سے واضح ہے کہ ان کے پاس اتنی ہمت نہیں کہ آسانی سے اس کتاب کو چیلنج کر سکیں۔ والحمد للہ علیٰ ذلک۔

بڑی ناسپاسی ہوگی اگر یہاں اپنے ان محسنین و معاونین کا شکریہ ادا نہ کیا جائے، جنہوں نے تقریظ، پروف ریڈنگ اور نشر و اشاعت کے مراحل میں راقم سے تعاون فرما کر حوصلہ افزائی فرمائی۔ فجزاھم اللہ خیرا فی الدنیا والآخرۃ۔

قارئین سے التماس ہے کہ اگر اس کتاب میں کوئی سقم پائیں تو نشانہ ہی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح کر دی جائے..... واللہ الہادی والموفق۔

خبیر الدین

ابوالحقائق غلام مرتضیٰ ساقی مجددی

0300-7422469

مہتمم دارالعلوم نقشبندیہ غوثیہ قلعہ دیدار
مصطفیٰ علیہ السلام ضلع گوجرانوالہ





افتتاح

الحمد لله الذي انعم علينا بانزال الكتاب والسنة والصلوة والسلام
على حبيبہ الذي هداانا الى اتباع الكتاب والسنة و قال [الناجی منها
واحدة قالوا يا رسول الله ومن هم؟ قال اهل السنة والجماعة] - وقال ايضاً
[تبييض وجوه اهل السنة] و على سائر الانبياء والصحابه والائمة التقى
والنقى، و على من تمسك بعروة السنة والجماعة الى يوم القيامة۔ اما بعد!
اللہ رب العزت ﷻ نے مخلوق کی رہنمائی کیلئے اشرف المخلوقات (انسانوں)
میں سے اپنے برگزیدہ اور مقرب بندوں کو منتخب فرمایا، جنہیں انبیاء و رسل (ﷺ) کے
مقدس ناموں سے یاد کیا جاتا ہے، یہ نفوس قدسیہ خدا کی بھولی بھٹکی مخلوق کو خدا تعالیٰ
کے احکامات و ارشادات عالیہ پہنچا کر ان پر عمل پیرا ہونے کی دعوت دیتے رہے اور
اللہ بزرگ و برتر کے عذاب و عقاب اور اس کی ناراضگی سے بچنے کی تلقین فرماتے
رہے ہیں۔

گزشتہ زمانوں میں کوئی ایسا گروہ یا جماعت نہیں گزری کہ جس میں کوئی خوشخبری
دینے اور ڈر سنانے والا نبی مبعوث نہ ہوا ہو، جیسا کہ قرآن پاک کی درج ذیل آیہ
مبارکہ اس بات کی شاہد عدل ہے:

وَإِنْ مِنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ۔ (الفاطر، 24)

”کوئی امت ایسی نہیں جس میں کوئی ڈرانے والا نہ گزرا ہو۔“

بعثت انبیاء کرام ﷺ کا سلسلہ اہم لیے شروع کیا گیا تاکہ لوگ قیامت کے دن

اپنی بد اعمالیوں اور گمراہیوں پر کوئی دلیل و حجت قائم نہ کر سکیں اور یہ نہ کہہ سکیں کہ ہمیں کوئی سمجھانے اور ڈرانے والا نہیں آیا تھا۔ لہذا ہم بے قصور ہیں اگر ہماری طرف کوئی بشر و نذیر اور ہدایت دینے والا بھیجا ہوتا تو ہم کسی صورت بھی گناہوں کا ارتکاب نہ کرتے۔ خدا تعالیٰ نے ان کے عذر کو ختم کرتے ہوئے فرمایا:

رسلنا مبشرين و منذرين لنلا يكون للناس على الله حجة بعد

الرسال۔ (النساء، 165)

”ہم نے یہ سارے رسول خوشخبری دینے کیلئے اور ڈرانے کیلئے بھیجے تاکہ ان رسولوں کے آنے کے بعد لوگوں کیلئے اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی عذر نہ رہے۔“

انبیاء کرام ﷺ جو کہ معراج انسانیت کی بلند چوٹیوں پر فائز ہوتے ہیں اپنے اپنے مبارک ادوار میں اپنی اپنی امتوں کو وحی الہی سنا کر اور خود اس پر عمل پیرا ہو کر قرب خداوندی کا راستہ متعین کرتے رہے۔

لیکن ان کی مبارک دعوت پر لبیک کہنے والے گنتی کے چند افراد ہوتے تھے جبکہ انکار کرنے والوں کی کثرت ہوتی۔

✽ خود اللہ رب العزت نے اس حقیقت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:

ولكن اكثر الناس لا يؤمنون۔ (العد: 1)

”اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔“

✽ دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

و قليل من عبادي الشكور۔ (سبا: 13)

”اور میرے بندوں میں شکر کرنے والے کم ہیں۔“

یعنی خدا تعالیٰ کی عبودیت کا انکار اور ناشکری کرنے والے بہت ہیں جبکہ عبودیت و غلامی کی قبازیب تن کرنے والے کم ہیں۔

بات صرف بے ایمانی و ناشکری تک محدود نہ رہی بلکہ ان لوگوں کا یہ وطیرہ بن گیا کہ جب بھی ان کے پاس کوئی حکم خداوندی یا امر نبوی آتا تو وہ سرکشی و بغاوت پر اتر آتے۔ بسا اوقات جدال و قتال کی نوبت بھی آ جاتی اور انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ کشت و خون کا معرکہ پیا کر دیتے، ان کی انہی بری عادات کا ذکر کرتے ہوئے قرآن پاک بیان کرتا ہے:

❖ افکلما جاءکم رسول بما لا تهوی انفسکم استکبرتم ففریقا کذبتم و فریقا تقتلون۔ (البقرہ: 87)

”جب کبھی لے آیا تمہارے پاس کوئی پیغمبر ایسا حکم جسے تمہارے نفس پسند نہ کرتے تو تم اکڑ گئے بعض کو تم نے جھٹلایا اور بعض کو قتل کرنے لگے۔“

❖ ایک اور مقام پر بنی اسرائیل پر ذلت و مسکنت، عذاب دائمی اور غضب خداوندی و لعنت سرمدی کی وجہ بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

ذالک بانہم کانوا یکفرون بآیات اللہ و یقتلون الانبیاء بغیر حق۔ الآیہ۔ (آل عمران: 112)

”یہ اس لیے ہوا کہ وہ انکار کیا کرتے تھے اللہ کی آیتوں کا اور قتل کیا کرتے تھے انبیاء کو ناحق۔“

❖ بنی اسرائیل نے تو یہ عادت بد بنا ڈالی تھی کہ جب بھی ان کو کہا جاتا اللہ تعالیٰ اور انبیاء کرام کے احکامات و پیغامات کی پیروی کرو تو وہ فوراً پکاراٹھتے:

سمعنا و عصینا۔ الآیہ۔ (البقرہ: 93)

”ہم نے سن لیا اور (دل میں کہتے) نہیں مانا۔“

اہم سابقہ میں گروہ بندی:

اس انکار و اعراض، اجتناب و احتراز اور آپس میں بے جا اختلاف کی وجہ سے

لوگ گروہ بندی کا شکار ہو گئے اور فرقوں میں بٹے بٹے یہاں تک پہنچے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع سماوی کے بعد بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں تقسیم ہو گئے۔ چند احادیث مبارکہ ملاحظہ ہوں!

✽ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

قال رسول الله ﷺ افترقت اليهود على احدى و سبعين فرقة فواحدة في الجنة و سبعون في النار و افترقت النصارى على ثنتين و سبعين فرقة فاحدى و سبعون في النار و واحدة في الجنة الحديث۔ (ابن ماجہ صفحہ 295 واللفظ، باب افتراق الامم، مجمع الزوائد جزء 6 صفحہ 236)

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہودی اکہتر فرقوں میں بٹے ان میں سے ایک گروہ جنتی باقی ستر گروہ جہنمی ہیں اور عیسائی بہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے ان میں ایک گروہ جنتی اور باقی اکہتر فرقے دوزخی ہیں۔“

✽ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

ان بنی اسرائیل تفرقت على ثنتين و سبعين ملة..... الحديث۔

(ترمذی: جلد 2 صفحہ 89)

”بیشک بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے۔“

✽ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ان من كان قبلكم من اهل الكتاب افترقوا على ثنتين و سبعين

فرقة..... الحديث۔ (سنن دارمی جلد 2 صفحہ 158)

”بیشک تم سے قبل اہل کتاب بہتر گروہوں میں بٹے تھے۔“

بعثت مصطفیٰ ﷺ اور تفرقہ بازی سے اظہارِ برأت:

لوگوں کی اس فتنہ بازی و زبوں حالی پر خالقِ ارض و سما جل و علانے امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو مبعوث فرمایا اور ساتھ ہی اپنے محبوب ﷺ کو ان تمام فرقوں سے انقطاعِ تعلق و اظہارِ برأت کا حکم ارشاد فرمایا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ان الذین فرقوا دینہم و کانو شیعاً لست منہم فی شنی انما

امرہم الی اللہ ثم ینبئہم بما کانو یفعلون۔ (الانعام: 159)

”بیشک وہ جنہوں نے تفرقہ ڈالا اپنے دین میں اور ہو گئے کئی گروہ (اے

محبوب!) آپ کا ان سے کوئی تعلق و واسطہ نہیں۔ ان کا معاملہ صرف اللہ

ہی کے حوالے ہے پھر وہ بتائے گا انہیں جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔“

یعنی اے محبوب! ان فرقوں سے آپ کا کوئی تعلق و واسطہ نہیں، ان کو خدا تعالیٰ خود

ہی پوچھے گا، آپ اپنی امت کو اعلان فرمادیں کہ اے میرے ماننے والو! تم ان تمام

گروہوں سے الگ ہو جاؤ اور ایک دوسرے سے مل کر رہو!۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا۔ (آل عمران: 103)

”اللہ کی رسی کو مل کر مضبوطی سے تھام لو اور فرقہ بازی میں نہ پڑو۔“

حضور ﷺ کا درسِ محبت و اخوت:

نبی مکرم، شفیع معظم، تاجدارِ عرب و عجم ﷺ نے مسلمانوں کو بارہا تفرقہ بازی سے

نفرت اور باہمی محبت و مودت اور اخوت و یگانگت کا درس ارشاد فرمایا:

﴿کہیں فرمایا: (مسلمانو!) بدگمانیوں سے بچو!، کیونکہ سب سے بری بات بدگمانی

ہے۔ ایک دوسرے کے متعلق جاسوسی نہ کیا کرو، ایک دوسرے کی مذمت نہ کیا

کرو، آپس میں حسد نہ کرو، ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، آپس میں قطع تعلقی پیدا نہ کرو، اور

کولوا عباد اللہ اخواناً۔ (بخاری جلد 2 صفحہ 896، مسلم جلد 2 صفحہ 316، مشکوٰۃ 427)

”اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ۔“

کہیں فرمایا:

المسلم اخو المسلم لا يظلمه ولا يخذله ولا يحقره۔

(مسلم جلد 2 صفحہ 317، مشکوٰۃ 422)

”مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، اس پر ظلم نہیں کرتا، اس کو ہلاکت میں نہیں ڈالتا اور اس کو بے عزت نہیں کرتا۔“

کہیں فرمایا:

المؤمن للمؤمن كالبنيان يشد بعضه بعضاً ثم شبك بين أصابعه۔

(ترمذی جلد 2 صفحہ 15، مشکوٰۃ 422)

”ایک مومن دوسرے مومن کیلئے ایک دیوار کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو مضبوط کرتا ہے پھر آپ نے انگلیوں کو ایک دوسری میں ڈال کر وضاحت فرمائی۔“

کہیں ارشاد فرمایا:

المؤمن مرآة المؤمن و المؤمن اخو المؤمن يكف عليه ضيعته

ويحوطه من ورآئه۔ (ابوداؤد جلد 2 صفحہ 317 واللفظ، مشکوٰۃ 422)

”ایک مومن دوسرے مومن کیلئے آئینہ ہے اور ایک مسلمان دوسرے مسلمان کیلئے بھائی ہے، اسے ہلاکت سے بچاتا ہے اور عدم موجودگی میں (بھی) اس کی (عزت کی) حفاظت کرتا ہے۔“

☆ ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

کسی مسلمان کیلئے یہ جائز نہیں کہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ دن تک ناراض رہے اور ملاقات کے وقت اسے سلام نہ کرے۔

فاذا لقيه سلم عليه ثلث مرار كل ذلك لا يرد عليه فقد بآء بائمه۔

(ابوداؤد جلد 2 صفحہ 317، مشکوٰۃ 428)

”پس اگر (چوتھے دن) اس سے ملاقات کرے تو تین مرتبہ اسے سلام کہے، جب ہر بار وہ سلام کا جواب نہ دے (تو سلام کرنے والا بری ہوگا) گناہ کا بوجھ (دوسرا) اٹھائے گا۔“

☆ بانی اسلام ﷺ نے یہاں تک قانون بنا دیا کہ جماعت کو چھوڑنے والا اور مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے والا اس قابل ہے کہ اس کو قتل کر دیا جائے تاکہ اسلامی معاشرہ ایسے فتنہ پرور شخص سے پاک ہو جائے اور مسلمانوں کا اتفاق و اتحاد پارہ پارہ ہونے سے محفوظ رہے۔ ارشاد نبوی ہے:

لا يحل دم امرأ مسلم يشهدان لا اله الا الله و انى رسول الله الا با
حد ثلث النفس بالنفس و الشباب الزانى و المفارق لدينه التارك
الجماعة۔ (بخاری جلد 2 صفحہ 1016)

”مسلمان کا خون تین چیزوں کی وجہ سے بہایا جاسکتا ہے۔ قتل کے بدلے قتل، شادی شدہ زانی ہو، دین میں تفرقہ ڈالنے والا یعنی جماعت کو چھوڑنے والا۔“ اعاذنا اللہ منہ۔

ملاحظہ فرمائیں!..... رسول اکرم ﷺ نے کتنے سنہری اصول اور بہترین قانون ارشاد فرمائے ہیں۔ ان اصولوں پر عمل پیرا ہو کر ایک بہترین اور قابل رشک معاشرہ تشکیل دیا جاسکتا ہے اور مسلمانوں کے اتفاق و اتحاد کو قائم رکھا جاسکتا ہے۔

فطرت انسانی:

چونکہ انسان طبعی طور پر ضدی اور متعصب واقع ہوا ہے، اسے جس کام سے روکا جائے یہ وہ کام ضرور کرتا ہے، کسی دانائے انسانی فطرت کے پیش نظر شاید اسی لیے کہا تھا: الانسان حریص فیما منع۔ یعنی انسان کو جس چیز سے منع کیا جائے یہ اس چیز کا حریص اور لالچی ہو جاتا ہے۔ اور آخر کار وہ کام کر گزرتا ہے۔

مسلمانوں میں گروہ بندی:

مخبر صادق، محبوب مخلوق و خالق، نبی برحق ﷺ نے اپنی امت کو گروہ بندی اور فرقہ سازی سے باز رہنے کا حکم ارشاد فرمایا، مگر امت بجائے فرقہ بازی سے اجتناب و احتراز کرنے کے متعدد فرقوں میں بٹ گئی۔

اس لیے تاجدار ختم نبوت، حضور نبی رحمت ﷺ نے اپنی امت کی فرقہ بازی کے متعلق پیشین گوئی فرمادی کہ جس طرح یہود و نصاریٰ باہمی اختلاف و انتشار کی وجہ سے مختلف گروہوں میں تقسیم ہوئے تھے، میری امت بھی ان کی طرح مختلف گروہوں اور فرقوں میں بٹے گی۔

چند روایات ملاحظہ فرمائیں!

✽ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

قال رسول اللہ ﷺ ستفترق امتی علی بضع و سبعین فرقة.....

الحديث (المستدرک للحاکم جلد 4 صفحہ 430)

”رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عنقریب میری امت ستر سے زیادہ

فرقوں میں تقسیم ہوگی۔“

✽ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ نے ارشاد

فرمایا:

ان بنی اسرائیل افتقرت علی احدی و سبعین فرقة و ان امتی ستفترق
علی ثنتین و سبعین فرقة..... الحدیث۔

(ابن ماجہ 296 واللفظ الجمع الزوائد جلد 6 صفحہ 269)

”بیشک بنی اسرائیل اکہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے اور عنقریب میری امت
بہتر فرقوں میں بٹے گی۔“

✽ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ان رسول اللہ ﷺ قام فینا فقال الا ان من كان قبلكم من
اهل الكتاب افترقوا علی ثنتین و سبعین فرقة و ان هذه الامة
ستفترق علی ثلاث و سبعین فرقة۔

(سنن دارمی جلد 2 صفحہ 58 واللفظ لا، ابوداؤد جلد 2 صفحہ 275)

”رسول خدا ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے آپ نے فرمایا: خبردار!
تم سے قبل اہل کتاب بہتر فرقوں میں بٹے تھے اور یہ (میری) امت تہتر
فرقوں میں بٹے گی۔“

✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تفرقت اليهود علی احدی و سبعین فرقة و تفترق امتی علی ثلاث
و سبعین فرقة..... الحدیث۔ (ابن ماجہ صفحہ 296)

”یہودی اکہتر فرقوں میں بٹے اور میری امت تہتر فرقوں میں بٹے گی۔“

✽ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

ان بنی اسرائیل تفرقت علی ثنتین و سبعین ملة و تفترق امتی
علی ثلاث و سبعین ملة..... الحدیث۔ (ترمذی جلد 2 صفحہ 89)

”بیشک بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹے اور میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی۔“

تہتر فرقوں کی نشاندہی:

گذشتہ اوراق میں دلائل قاہرہ سے یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچی کہ پہلی امتوں کی طرح امت مسلمہ بھی گروہ بندی کا شکار ہو کر تہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی، چنانچہ رسول پاک، صاحب لولاک، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے فرمان کے مطابق ہی ہوا۔ امت مسلمہ فرقہ بازی میں پڑ گئی اور اس کے تہتر فرقے بن گئے، ان تہتر فرقوں کی تفصیل جاتے کیلئے ذیل کی گفتگو ملاحظہ ہو!.....

امام قرطبی کا بیان:

مفسر قرآن حضرت امام قرطبی علیہ رحمۃ القوی افتراق امت کے متعلق مختلف احادیث مبارکہ ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

فقد ظهر لنا من اصول الفرق الحزبية والقدرية والجهمية والمرجئة والرافضة والجبرية۔ (تفسیر قرطبی جلد 2 حصہ 4 صفحہ 160)

”ہمارے نزدیک تمام فرقوں کی اصل یہ فرقتے ہیں: حروریہ، قدریہ، جہمیہ، مرجیہ، رافضیہ اور جبریہ۔“

مزید فرماتے ہیں:

و قال بعض اهل العلم اصل الفرق الضالة هذه الفرق الست و قد قسمت كل فرقة منها اثنتي عشر فرقة فصارت اثنتين و سبعين فرقة۔ (ایضاً)

ترجمہ: اور بعض اہل علم نے کہا ہے کہ یہ چھ فرقے بقیہ گمراہ فرقوں کی اصل

ہیں۔ پھر ان میں سے ہر ایک فرقہ مزید بارہ فرقوں میں منقسم ہے اس طرح بہتر فرقے ہو گئے۔

گمراہ فرقوں کی شاخیں

گمراہ فرقوں کی اصل اور بنیاد کو بتانے کے بعد امام قرطبی نے ہر فرقہ کی آگے بارہ بارہ شاخوں کے درج ذیل نام بھی گنوائے ہیں۔

حروریہ کی شاخیں:

حروریہ فرقہ کی بارہ شاخیں درج ذیل ہیں:

”ازرقیہ، اباضیہ، ثعلبیہ، خازمیہ، خلفیہ، کوزیہ، کنزیہ، شمراخیہ، اخلیہ، حکمیہ، معتزلہ، میمونہ“۔

قدریہ کی شاخیں:

قدریہ فرقہ کی شاخیں درج ذیل ہیں:

”احمریہ، مثنویہ، معتزلہ، کیسانیہ، شیطانہ، شریکیہ، وہمیہ، زبریہ، مسعدیہ، ناکثیہ، قاسطیہ“۔

نوٹ: امام قرطبی نے قدریہ فرقہ کی گیارہ ہی شاخیں گنوائی ہیں اور ”معتزلہ“ کو حروریہ اور قدریہ دونوں میں شمار کیا ہے۔

جہمیہ کی شاخیں:

جہمیہ فرقہ کی بارہ شاخیں درج ذیل ہیں:

”معتطلہ، مریسیہ، ملتزمہ، واردیہ، زنادقہ، حرقیہ، مخلوقیہ، فانیہ، عبدیہ، واقفیہ، قبریہ، لفظیہ“۔

مرجیہ کی شاخیں:

مرجیہ فرقہ کی بارہ شاخیں درج ذیل ہیں:

”تارکیہ، سائبیہ، راجیہ، سالبیہ، بہیشیہ، عملیہ، منقوصیہ، مستثنیہ، مشبہ، حشوہ، طاہریہ، بدعیہ۔“

رافضہ کی شاخیں:

رافضیہ فرقہ کی بارہ شاخیں درج ذیل ہیں:

”علویہ، امریہ، شیعہ، اسحاقیہ، ناووسیہ، امامیہ، زیدیہ، عباسیہ، تناخہ، رجعیہ، لاعنہ، متربصہ۔“

جبریہ کی شاخیں:

جبریہ فرقہ کی بارہ شاخیں درج ذیل ہیں:

”مضطریہ، افعالیہ، مفروغیہ، نجاریہ، منانیہ، کسبیہ، سابقیہ، حبیہ، خوفیہ، فکریہ، حشیہ، مدیہ۔“ (تفسیر قرطبی جلد 2 حصہ 4 صفحہ 160 تا 169)

تہتر فرقوں کی تفصیل علامہ جیون کے قلم سے:

مفسر قرآن حضرت علامہ جیون علیہ الرحمہ تہتر فرقوں والی روایت پر گفتگو کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

والفرق الاخر التي هالكة جميعا في الاصل ستة۔ (تفسیرات احمدیہ صفحہ 408)

”دوسرے فریقے جو سب ہلاک ہونے والے ہیں وہ دراصل چھ فرقے ہیں۔“

یعنی تمام فرقوں کی اصل صرف چھ فرقے ہیں بقیہ جتنے بھی فرقے معرض وجود میں آئے ہیں وہ سارے انہیں چھ فرقوں سے بنے ہیں۔ ان چھ فرقوں کے نام درج

ذیل ہیں:

”روافض، خوارج، جبریہ، قدریہ، جہمیہ اور مرجیہ“۔

ثم يصير كل منها اثني عشر فيصير اثنین و سبعین۔ (ایضاً)
”پھر ان میں سے ہر فرقہ بارہ فرقوں میں بٹا ہوا ہے (یوں) بہتر فرقے بن گئے“۔

امام قرطبی کی طرح علامہ جیون نے بھی گمراہ فرقوں کی اصل چھ فرقوں کے نام گنوائے ہیں۔ لیکن چھ فرقوں میں ”حروریہ“ کی جگہ ”خوارج“ کا نام ذکر کیا ہے۔ یاد رہے یہ ایک ہی فرقہ کے دو نام ہیں۔ خوارج اصل نام ہے جبکہ ”حروریہ“ ان کے مرکز اول حروراء، کی طرف نسبت کرتے ہوئے یہ نام رکھا گیا ہے اور بہتر فرقوں کی تفصیل کو یوں بیان کیا ہے:

روافض کے فرقے:

رافضیوں کے بارہ فرقے یہ ہیں:

”علویہ، ایدیہ، شعیہ، اسحاقیہ، زیدیہ، عباسیہ، امامیہ، متناخیہ، ناوسیہ، لاعینہ، ربعیہ، مترالہیہ“۔

خوارج کے فرقے:

خارجیوں کے بارہ فرقے یہ ہیں:

”ارزقیہ، اباضیہ، تغلبیہ، حارمیہ، خلفیہ، کوزیہ، معتزلہ، میمونہ، کنزیہ، محکمہ، اختیہ، شمراخیہ“۔

جبریہ کے فرقے:

جبریوں کے بارہ فرقے یہ ہیں:

”مضطربہ، افعالیہ، معیہ، مغرورغیہ، مجازیہ، مطمئنیہ، کسلیہ، سابقیہ، حبیبیہ، خوفیہ، فکریہ، حبیبیہ۔“

قدریہ کے فرقے:

قدریوں کے بارہ فرقے یہ ہیں:

”احمدیہ، شویہ، کسانہ، شیطانہ، شریکیہ، وہمیہ، رویدیہ، ناکثیہ، متبریہ، فاسطیہ، نظامیہ، منزلیہ۔“

جہمیہ کے فرقے:

جہمیوں کے بارہ فرقے یہ ہیں:

”مخلوقیہ، غیریہ، واقفیہ، فیزیہ، زنادقیہ، لفظیہ، مراہیہ، متراقبیہ، واردیہ، فانیہ، حرقیہ، معطلیہ۔“

مرجیہ کے فرقے:

مرجیوں کے بارہ فرقے یہ ہیں:

”تارکیہ، شائیہ، راجیہ، شاکیہ، ہمیہ، عملیہ، منقوصیہ، مستثنیہ، اشیریہ، بدعیہ، حشویہ، متشبیہ۔“ (تفسیرات احمدیہ صفحہ 408، 409)

ضروری وضاحت:

مذکورہ بالا مصنفین نے اپنی اپنی دقت نظری و وسعت علمی کے مطابق باطل فرقوں پر روشنی ڈالی ہے، جس میں بظاہر تھوڑا سا اختلاف نظر آتا ہے، لیکن اس اختلاف کی حقیقت کچھ یوں ہے:

✽ بسا اوقات ایک فرقہ کو کسی دوسرے فرقے سے عقیدہ و نظریہ کی کسی ادنیٰ مطابقت

و معمولی مناسبت کی بناء پر مختلف نام دے دیئے جاتے ہیں اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اگر کوئی فرقہ کسی دوسرے فرقہ سے تھوڑا سا بھی اختلاف رکھے تو اس کو ایک علیحدہ فرقہ قرار دے دیا جاتا ہے، جس طرح کہ امام قرطبی اور علامہ جیون نے فرمایا کہ بہتر گمراہ فرقے اصل میں چھ فرقے ہیں جبکہ ”غنیۃ الطالبین“ میں موجود ہے کہ مسلمانوں میں پیدا ہونے والے اصل میں دس فرقے ہیں:

”اہل سنت، خوارج، شیعہ، معتزلہ، مرجیہ، مشبہ، جہمیہ، ضراریہ، نجاریہ اور کلابیہ“۔ (الغنیۃ جز اول صفحہ 85)

آگے اس کی تفصیل اور بہتر فرقوں میں تقسیم کو یوں بیان کیا کہ:

”اہل سنت کا صرف ایک فرقہ ہے، جبکہ خارجیوں کے پندرہ، معتزلیوں کے چھ، مرجئوں کے بارہ، شیعوں کے بتیس، مشبیوں کے تین اور جہمیوں، نجاریوں، ضراریوں اور کلابیوں کا ایک ایک فرقہ ہے۔ سو یہ حدیث پاک کے مطابق بہتر فرقے ہیں ان میں جنتی گروہ صرف اہل سنت ہے۔“ (ایضاً)

☆ اسی طرح بعض اوقات ایک فرقے کو مختلف ناموں سے پکارا جاتا ہے مثلاً کبھی تو ان کے عقیدہ کی طرف منسوب کر کے اور کبھی ان کے مرکز کی طرف نسبت کرتے ہوئے جیسا کہ اوپر خوارج کو ان کے اولین مرکز حروراء کی جانب منسوب کر کے حروریہ بھی کہا گیا ہے۔ جس طرح ہمارے علاقوں میں بعض لوگوں کو ”حیاتی فرقہ“ اور بعض کو ”مماقی فرقہ“ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ یہ دیوبندی حضرات کے دو گروہ ہیں۔ ان میں پہلا گروہ حضور علیہ السلام کی روضہ پاک میں حیات پاک کا قائل ہے تو اس کو ”حیاتی“ اور دوسرا ”مماقی“ کا قائل ہے تو اس کو اس کے عقیدہ کی طرف منسوب کر کے ”مماقی“ کہا جاتا ہے۔ اور دیوبندی، نجدی

فرقہ کو ان کے مراکز دیوبند اور نجد کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اسی طرح ”وہابی فرقہ“ کو بانی مذہب محمد بن عبدالوہاب نجدی کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ جب کہ حقیقت حال یہ ہے کہ مماتی، حیاتی، دیوبندی اور نجدی وغیرہ میں معمولی اختلاف ہونے کی وجہ سے اس کے مختلف گروہ بن گئے، جبکہ خود وہابی فرقہ بھی اوپر مذکورہ گروہوں میں سے ایک نیا گروہ ہے، جس کی اصل خارجی فرقہ ہے۔ اصل فرقہ ایک ہے مگر مختلف نام ہونے کی وجہ سے کئی گروہ مشہور ہو گئے۔

ایک اشکال کا حل:

قارئین کرام کے ذہن میں شاید یہ بات آئے کہ حضور اکرم ﷺ نے جن بہتر گروہوں کے جہنمی ہونے کی پیشین گوئی فرمائی ہے وہ تو پہلے ہو گزرے ہیں، اب موجودہ دور کے باطل نظریات کے حامل فرقے کس شمار و قطار میں ہیں؟، مفسرین کرام نے جو نام گنوائے ہیں ان میں موجودہ فرقوں کے نام ہرگز نہیں آتے۔ مثلاً مرزائی، چکڑالوی، پرویزی، دیوبندی، نجدی، وہابی اور جماعۃ المسلمین وغیرہ۔ آیا یہ فرقے باطل نہیں؟ اگر ایسا ہی ہے تو پھر ان کا ذکر کہاں ہے؟

اس کے متعلق گزارش ہے کہ ہماری تحقیق کے مطابق یہ جملہ فرقے اپنے عقائد و نظریات میں مذکورہ فرقوں کے ہم نوا ہیں۔ صرف مسلمانوں کو دھوکہ دینے کیلئے انہوں نے نیاروپ دھارا ہے۔

مع نیا جال لائے پرانے شکاری

✽ اور یہ بھی ذہن میں رہے کہ فرمان نبوی ﷺ ”میری امت تہتر فرقوں میں بٹے گی صرف ایک جنتی ہوگا اور بہتر فرقے دوزخی ہوں گے۔“ میں بہتر کا ہندسہ محض کثرت اور زیادت کیلئے استعمال ہوا ہے جس طرح روزمرہ کا معمول ہے

کہ ہم ہندسہ بولتے ہیں لیکن اس سے صرف قلت یا کثرت مراد لیتے ہیں، جس طرح ایک آدمی نے اگر جلدی آنے کا کہنا ہو تو کہتا ہے: ”میں ایک منٹ میں یا میں پانچ منٹ میں آیا“ اس سے ہر ذی شعور سمجھ جاتا ہے کہ مطلب یہ ہے کہ میں جلدی آ جاؤں گا، گنتی کے منٹ مراد نہیں ہیں۔

اسی طرح اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو بار بار کسی کام سے روکے اور وہ نہ رکے تو غصے میں آ کر کہتا ہے میں اب اسے قطعاً نہیں روکوں گا۔ میں نے سو بار روکا ہے یہ رکتا ہی نہیں، تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ روکنے والے نے تسبیح کے دانوں پر سو مرتبہ گن کر روکا تھا، مطلب یہ ہے کہ کئی بار روکا ہے۔ قرآن و حدیث اور عربی لغت میں بھی اس کی مثالیں کثرت سے پائی جاتی ہیں کہ عدد بول کر قلت یا کثرت مراد لی جاتی ہے۔

اسی طرح امت میں تہتر فرقوں سے مراد صرف تہتر ہی نہیں بلکہ مراد یہ بھی مراد ہو سکتا ہے کہ میری امت میں کثرت سے فرقے بنیں گے۔ وہ سب جہنمی ہوں گے۔ ان میں جنت کا حقدار صرف ایک گروہ ہی ہوگا۔ یعنی اہل سنت و جماعت۔

امام قرطبی کی تائید:

امام قرطبی علیہ الرحمہ نے بھی اس کی تائید فرمائی ہے، باطل فرقوں کی تفصیلات و توضیحات ذکر کرنے سے پہلے امام ابوالفرج کے حوالہ سے فرماتے ہیں:

”ہمیں اتنا تو معلوم ہے کہ اختلاف کی نوعیت اور تمام فرقوں کی اصلیت کیا ہے اور یقیناً یہ بھی جانتے ہیں کہ ہر باطل فرقہ آگے کئی فرقوں اور شاخوں میں منقسم ہے:

و ان لم نحط باسماء تلك الفرق و مذاہبها۔

(تفسیر قرطبی جلد 2: 4 صفحہ 160)

”اور اگرچہ ہم تمام فرقوں کے نام اور مذاہب کا احاطہ (اور شمار) نہیں کر سکے۔“

نوٹ: یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیے کہ احادیث مبارکہ کی تصریحات کے مطابق جو بھی فرقہ اہل سنت و جماعت کے عقائد و نظریات سے اختلاف رکھے گا وہ یقیناً باطل، جہنمی اور ہلاک ہونے والا قرار پائے گا۔ وہ چاہے اپنا کوئی بھی نام رکھ لے۔ کسی صورت میں بھی وہ نجات اور جنت کا حقدار قرار نہیں پاسکتا۔

چند فرقوں کے عقائد کی وضاحت:

چند ایک فرقوں کے عقائد کا تذکرہ پیش خدمت ہے تاکہ حقائق سے پردہ اٹھ سکے اور واقعات تک رسائی باسانی ممکن ہو۔

ان مسائل میں ہے کچھ ژرف نگاہی درکار!

یہ حقائق ہیں تماشا لے لب بام نہیں

فرقہ جبریہ کا نظریہ:

جہنمی فرقوں میں ایک فرقہ ”جبریہ“ ہے۔ مفسر قرآن حضرت ملا جیون علیہ الرحمہ اس فرقہ کے نظریات کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

والجبرية يقولون لا اختيار للعبد اصلا و انما عليه الجبر الخ

(تفسیرات احمدیہ صفحہ 409)

ترجمہ: جبریہ لوگ کہتے ہیں کہ انسان کو کسی چیز کا ہرگز اختیار نہیں اس پر صرف جبر (اور عجز) طاری رہتا ہے۔

یعنی تمام مخلوق بالکل مجبور ہے اور کسی کو بھی کسی چیز کا کوئی اختیار نہیں۔

کیا وہابی اور دیوبندی جبری ہیں؟

اس حقیقت کا فیصلہ کرنے سے پہلے درج ذیل عبارات کو پڑھ لیجئے تاکہ فیصلہ

کرنے میں آسانی رہے۔ دیوبندی اور غیر مقلد وہابی حضرات کے مایہ ناز، محمد اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں:

✽ سب بندے بڑے اور چھوٹے برابر ہیں، عاجز اور بے اختیار۔

(تقویۃ الایمان صفحہ 48 مطبوعہ مکتبہ سلفیہ لاہور)

✽ مزید لکھا ہے:

”بلکہ چھوٹے بڑے سب اس کے بندے عاجز ہیں، عاجز میں برابر۔“

(ایضاً صفحہ 28)

✽ اس سے بھی جگر ٹھنڈا نہیں ہوا تو مزید لکھتے ہیں:

”اور جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔“ (ایضاً 68)

✽ مزید لکھ مارا:

”رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔“ (ایضاً صفحہ 89)

ملاحظہ فرمائیں کہ کس دیدہ دلیری اور دریدہ تحریری سے نبی مکرم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ اور دیگر مسلمانوں اور تمام انسانوں کو جبریہ عقیدہ کے مطابق مجبور و عاجز محض قرار دے رہے ہیں، اور کس انداز میں فرقہ جبریہ کے ساتھ اندرونی تعلق کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

انسانوں کا اختیار:

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو مجبور محض ہرگز پیدا نہیں فرمایا بلکہ ہر ایک کو اس کی حیثیت و مرتبت کے مطابق اختیار، قوت اور طاقت عطا فرمائی ہے۔

دنیا میں ایک سے ایک بڑھ کر مالدار اور صاحب ثروت ہے۔ ہر کوئی اپنے زیر ملکیت دکانوں، مکانوں، کوشیوں، کپنیوں اور اسٹیجیوں کا مالک و مختار ہے۔ وہابی حضرات بھی اس سے انکار نہیں کر سکتے جبکہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم السلام اور

اولیاء عظام علیہم السلام کو بے شمار اختیارات عطا فرما کر جملہ مخلوق سے بلند و بالا کر دیا ہے۔

محبوبانِ خدا کا اختیار:

چند حوالہ جات ملاحظہ ہوں!

✽ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہاتھ مبارک لگا کر اندھوں کو بینا، کوڑھیوں کو توانا، برص والوں کو شفا یاب اور مردوں کو زندہ فرما دیتے تھے۔ (آل عمران: 49)

✽ حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیص مبارک کو جب حضرت یعقوب علیہ السلام کی آنکھوں سے مس کیا تو بینائی لوٹ آئی۔ (یوسف: 93 تا 96)

✽ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنا کچھ عطا فرما دیا کہ پوری دنیا بھی اس (کوثر) کا اندازہ نہیں لگا سکتی۔ (الکوثر: 1)

✽ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو زمین کے تمام خزانوں کی کنجیاں دے دی گئی ہیں۔

(بخاری شریف جلد 1 صفحہ 508، مسلم شریف جلد 2 صفحہ 250، مشکوٰۃ 547)

✽ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سرخ و سفید خزانوں کا مالک و مختار بنا دیا گیا ہے۔

(مسلم شریف جلد 2 صفحہ 390، ترمذی شریف جلد 2 صفحہ 40، مشکوٰۃ 512)

✽ اللہ تعالیٰ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو عنایت فرماتا ہے اور آپ ہی آگے تقسیم فرماتے ہیں۔

(بخاری شریف جلد 1 صفحہ 16، مسلم شریف جلد 1 صفحہ 333، مشکوٰۃ 32)

✽ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قدر قوت و طاقت اور اختیار حاصل تھا کہ قوت حافظہ کی گھڑیاں صرف ہاتھ کے اشاروں سے ہی عنایت فرما دیتے اور ٹوٹی پنڈلی، دکھتی آنکھ صرف ہاتھ مبارک اور لعاب مبارک لگا کر درست فرما دیتے۔

(بخاری شریف جلد 1 صفحہ 22، 515، جلد 2 صفحہ 577، زرقاتی شریف جلد 5 صفحہ 186، بخاری شریف

جلد 1 صفحہ 525، مشکوٰۃ 556، 532، 533)

مزید تفصیل ہماری کتاب ”حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مالک و مختار ہیں“ میں دیکھیے!

دعوتِ فکر:

فیصلہ کیجئے کہ اگر نبی، ولی بالکل عاجز، بے بس اور بے اختیار ہوتے ہیں تو یہ سارے کام کیسے سرانجام پا رہے ہیں؟، صاف معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کے پیارے مجبور اور بے بس نہیں ہوتے، خدا تعالیٰ نے انہیں قوت و اختیار عنایت فرما کر ہر ایک کو اس کی حیثیت کے مطابق مالک و مختار بنادیا ہے، اور اس اختیار کو نہ ماننا گمراہ فرقہ جبریہ کا کام ہے۔ — اعاذنا اللہ منہ۔

فرقہ قدریہ کا عقیدہ:

گمراہ فرقوں میں ایک فرقہ، قدریہ کا بھی ہے، اس کی ایک شاخ معتزلہ ہے، اس کا عقیدہ بیان کرتے ہوئے امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وہم الذین قالوا ابخلق القرآن۔ (تفسیر قرطبی جلد 2: 4 ص 161)

ترجمہ: یہ وہ لوگ ہیں جو قرآن کو مخلوق کہتے ہیں۔

فرقہ جہمیہ کا عقیدہ:

فرقہ جہمیہ کی ایک شاخ ”مخلوقیہ“ کا نظریہ بھی یہی ہے۔
امام قرطبی فرماتے ہیں:

زعموا ان القرآن مخلوق۔ (تفسیر قرطبی جلد 2: 4 ص 162)

ترجمہ: ان لوگوں کا گمان ہے کہ قرآن کے مخلوق ہونے میں کوئی شک نہیں۔

قرآن پاک خدا تعالیٰ کا کلام ہے، جس طرح وہ خود مخلوق نہیں اس طرح اس کا کلام بھی مخلوق نہیں ہے، اس کو مخلوق کہنے والا مسلمان نہیں رہتا۔ علماء اسلام نے اس عنوان پر ضخیم اور قابل قدر مواد مرتب فرمایا ہے، حضرت امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ نے کتاب السنہ میں، امام بیہقی علیہ الرحمہ نے الاسماء والصفات میں اور امام بخاری

علیہ الرحمہ نے ”خلق افعال العباد“ میں اس بات کی صراحت فرمائی ہے۔ کما لا یخفی علی العلماء۔

لہذا جو لوگ قرآن پاک کو مخلوق کہتے ہیں وہ زمرۃ اسلام اور دائرۃ اہل سنت سے خارج ہو جاتے ہیں۔

کیا وہابی لوگ قدری، جہمی اور معتزلی ہیں؟

ثناء اللہ امرتسری اپنی وہابی جماعت کا عقیدہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”ہمارے عقیدہ کی تشریح یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے پیدا کیے ہوئے نور ہیں..... اسی طرح قرآن بھی خدا کا پیدا کیا ہوا نور مخلوق ہے۔“

(فتاویٰ ثنائیہ جلد دوم 793 مطبوعہ لاہور)

قدریہ کے متعلق فرمان نبوی:

حضور اکرم رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ ذیشان ہے:

القدریۃ مجوس ہذہ الامۃ ان مرضوا فلا تعودوہم و ان ماتوا

فلا تشہدوہم۔ (ابوداؤد شریف جلد 2 صفحہ 288 واللفظ لہ ابن ماجہ 10 مشکوٰۃ صفحہ 22)

ترجمہ: قدریہ لوگ اس امت کے مجوسی (آگ پرست) ہیں اگر بیمار ہو جائیں

تو ان کی عیادت نہ کرو اور اگر مر جائیں تو ان کے (ایمان کی) گواہی نہ دو۔

یعنی ان کا جنازہ نہ پڑھو۔

﴿ایک مقام پر ارشاد فرمایا:﴾

و ان لقیتموہم فلا تسلّموا علیہم۔ (ابن ماجہ شریف 10)

ترجمہ: اگر تمہاری قدریہ فرقہ سے ملاقات ہو جائے تو انہیں سلام (تک) نہ کہو۔

﴿مزید ارشاد فرمایا:﴾

لا تجالسوا اهل القدر ولا تفانحوهم۔

(ابوداؤد شریف جلد 2 صفحہ 293، مشکوٰۃ 22)

ترجمہ: قدریہ لوگوں کے ساتھ نہ (تو) بیٹھو اور نہ ہی انہیں (کلام و سلام کے ساتھ) عزت دو۔

✽ حضور اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

صنفان من امتی لیس لهما فی الاسلام نصیب المرجئة والقدریة۔

(ترمذی شریف حصہ دوم صفحہ 37، مشکوٰۃ صفحہ 22)

ترجمہ: میری امت میں قدریہ اور مرجیہ دو ایسے فرقے ہیں جن کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے۔

جو فرقہ اسلام سے خارج ہے اس کے ساتھ مسلمانوں کا رشتہ ناطہ کس طرح استوار

ہو سکتا ہے؟

۔ وہ ہم سے دور ہوتے جا رہے ہیں

بہت مغرور ہوتے جا رہے ہیں

بس اب ترکِ محبت کے ارادے

ہمیں منظور ہوتے جا رہے ہیں

فرقہ رافضیہ کا عقیدہ:

شیخ ملا جیون رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

يلعنون الصحابة كلهم الا عليا و يلعنون الطلحة والزبير و ابا

بکر و عمر۔ (تفسیرات احمدیہ 409)

ترجمہ: یہ لوگ، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے علاوہ تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم

اجمعین اور (خصوصاً) حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت ابوبکر اور حضرت

عمر رضی اللہ عنہم پر لعنت بھیجتے ہیں۔ (معاذ اللہ)

اسی طرح حضرت امام قرطبی علیہ الرحمہ نے بھی رافضیوں کی ایک شاخ ”لأعنه“ کا یہی نظریہ ذکر کیا ہے کہ وہ حضرت عثمان، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت معاویہ، حضرت ابوموسیٰ اور حضرت عائشہ وغیرہم رضی اللہ عنہم پر لعنت کرتے ہیں۔

(تفسیر قرطبی جلد دوم جز 4 صفحہ 163)

وہابی حضرات کا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر سب و شتم:

آج تک لوگ یہی سمجھتے آرہے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ بغض و عناد رکھنا اور ان پر سب و شتم کرنا صرف شیعہ حضرات (رافضیوں) کا کام ہے، لیکن ذرا کلیجہ تھام کر مبنی بر حقیقت درج ذیل عبارات پڑھیے، اور ضمیر کا فیصلہ سننے کے لیے گوش برآواز رہے!

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فاسق تھے (معاذ اللہ):

وہابی حضرات کے نواب، وحید الزماں حیدر آبادی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو معاذ اللہ فاسق قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

يعلم ان من الصحابة من هو فاسق كالوليد و مثله يقال في حق

معاوية و عمرو و مغيرة و سمرة۔ (نزل الابرار حصہ 3 صفحہ 94 حاشیہ)

ترجمہ: معلوم ہوا کہ بعض صحابہ فاسق تھے۔ اسی طرح ولید، معاویہ، عمرو، مغیرہ اور سمیرہ کے متعلق بھی یہی کہا جائے گا کہ وہ بھی فاسق تھے۔ (معاذ اللہ)

صحابہ کرام کو رضی اللہ عنہم کہنا صحیح نہیں (معاذ اللہ):

نواب وحید الزماں لکھتے ہیں:

ويستحب الترضي للصحابة غير ابى سفيان و معاوية و عمرو بن

العاص و مغیرہ بن شعبہ و سمرہ بن جندب۔ (کنز الحقائق صفحہ 234)
ترجمہ: تمام صحابہ کرام کو رضی اللہ عنہم کہنا مستحب ہے لیکن ابوسفیان، معاویہ، عمرو بن
 عاص، مغیرہ بن شعبہ اور سمرہ بن جندب کو رضی اللہ عنہم کہنا جائز نہیں ہے.....
 (معاذ اللہ)

صحابہ کرام کی بات معتبر نہیں (معاذ اللہ):

نواب صدیق حسن بھوپالوی کے بیٹے نور الحسن خان لکھتے ہیں:

✽ قول صحابی حجت نیست۔ (عرف الجادی صفحہ ۱۰۱)

ترجمہ: صحابی کی بات معتبر نہیں۔

✽ مزید لکھا ہے:

اجتہاد صحابہ بر احدی از امت حجت نباشد۔ (عرف الجادی صفحہ 207)

ترجمہ: تمام صحابہ کرام کا اجتہاد (اقوال و ارشادات) امت میں سے کسی ایک
 آدم پر بھی حجت (اور معتبر) نہیں ہے۔

استغفر اللہ! کس طرح شیعیت (رافضیت) کو فروغ دیا جا رہا ہے اور انکی ہمنوائی کی
 جارہی ہے۔

مسلمانوں کے دلوں سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عظمت و محبت کو کس بے دردی اور
 دریدہ دہنی سے نکالا جا رہا ہے، جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ثقاہت و حجیت ہی نہ رہی تو
 قرآن و حدیث کی ثقاہت خود بخود اٹھ جائے گی۔

وہابیوں کی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق مزید گستاخانہ عبارات دیکھنے کیلئے ہماری
 کتاب ”مطالعہ وہابیت“ اور ”آثار صحابہ اور آل نجد، زیر علی زکی کا تعاقب“ ملاحظہ ہوا!

غیر مقلدین اور اصل شیعہ ہیں:

شاید کوئی یہ گمان کرے کہ وہابی حضرات کو شیعہ کہنا ہمارا الزام ہے، یہ الزام نہیں حقیقت ہے اور ایسی حقیقت کہ جس کا اقرار خود وہابی حضرات کے اکابر نے بخوشی کیا ہے..... مثلاً نواب وحید الزماں حیدر آبادی نے لکھا ہے:

اہل الحدیث ہم شیعہ علی۔ (ہدیۃ المہدی صفحہ ۱۰۰)

یعنی اہل حدیث (وہابی لوگ) شیعہ ہیں۔

اپنی آواز کی لرزش پہ تو قابو پالو

پیار کے بول تو ہونٹوں سے نکل جاتے ہیں

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا دشمن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر طعن و تشنیع کرنے والے کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

❖ اذا رأيتم الذين يسبون اصحابي فقولوا لعنة الله على شرکم۔

(ترمذی شریف، 2 صفحہ 227، مشکوٰۃ شریف، 554)

ترجمہ: جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کو طعن و تشنیع کریں تو کہو

تمہارے شر پر خدا کی لعنت ہو۔

❖ وفي رواية من سب اصحابي فعليه لعنة الله والملئكة والناس اجمعين

لا يقبل الله منه صرفا ولا عدلا۔ (تاریخ بغداد جلد 14 صفحہ 241 برقم 755)

ترجمہ: اور ایک روایت میں ہے جس نے میرے صحابی کو گالی دی اس پر اللہ، ملائکہ

اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، اللہ تعالیٰ اس کے فرض اور نفل قبول نہیں کرتا۔

❖ وفي رواية من سب احد امن اصحابي فعليه لعنة الله۔

(المجم الاوسط جلد 2 صفحہ 277 برقم 1827)

ترجمہ: اور ایک روایت میں ہے جس نے میرے کسی صحابی کو گالی دی اس پر اللہ کی لعنت ہو۔

✽ مزید ارشاد فرمایا:

من سب اصحابی لعنہ اللہ والملائکۃ والناس اجمعون۔

(مجمع الزوائد حصہ 10 صفحہ 24)

ترجمہ: جس نے میرے صحابہ کو سب و شتم کیا اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔

✽ مزید فرمایا:

آخری زمانہ میں لوگ میرے صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم اجمعین) پر سب و شتم اور ان سے بغض و نفرت کا اظہار کریں گے۔

فلا تصلوا علیہم ولا تصلوا معہم ولا تناکحوہم ولا تجالسوہم

و ان مرضوا فلا تعودوہم۔ (شفا جلد 2 صفحہ 266)

ترجمہ: سو تم ان لوگوں کی نماز جنازہ نہ پڑھنا، ان کے ساتھ نماز نہ پڑھنا، ان سے رشتہ ناطہ نہ کرنا، ان کے پاس نہ بیٹھنا اور اگر وہ بیمار ہو جائیں تو ان کی پیار پرسی نہ کرنا۔

لمحہ فکر یہ:

مندرجہ بالا احادیث مبارکہ میں ان حضرات کیلئے دعوت غور و فکر ہے، جو دن رات اس بات کا ڈھنڈورا پیٹتے رہتے ہیں کہ کسی کو برا نہیں کہنا چاہیے، ہر کلمہ پڑھنے والے کو سینے لگانا چاہیے، کسی سے نفرت و برأت نہیں کرنی چاہیے، چاہے وہ خدا کی گستاخی کرے یا حضور رسالت باب صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں نازیبا الفاظ استعمال کرے۔

عظمت صحابہ رضی اللہ عنہم کا منکر ہو یا رفعت اہل بیت رضی اللہ عنہم کا، حالانکہ اسلام صرف کلمہ کو نہیں دیکھتا بلکہ حکم یہ ہے کہ:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً الْآيَةُ - (البقرہ: 208)

ترجمہ: اے ایمان والو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ۔

ادھورا اسلام ناقابل قبول ہے، پورا اسلام لے کر آؤ، اگر اسلام کی ایک بات کا بھی انکار کیا تو دائرہ اسلام سے نکل جاؤ گے۔ لہذا صرف زبانی کلمہ کام نہیں آئے گا۔
ارشاد خداوندی ہے:

احسب الناس ان يتركوا ان يقولوا امنا وهم لا يفتنون - (العنکبوت: 2)

ترجمہ: کیا لوگ گمان کرتے ہیں کہ وہ صرف یہ کہنے پر ہی چھوڑ دیے جائیں گے کہ ہم ایمان لے آئے ہیں اور ان کا امتحان نہیں لیا جائے گا۔

لہذا عقائد و نظریات کا اعتبار ہوگا، اگر عقائد و نظریات میں ذرا برابر بھی فرق پڑ گیا تو ایسا شخص تنہا ہو کر رہ جائے گا، مسلمانوں کو اس سے میل جول، کلام سلام، رشتہ ناطہ کرنے اور اسے عزت و آبرو دینے کی قطعاً اجازت نہیں ہے۔ ایسے گمراہ لوگوں سے خود بچنا اور دوسروں کو بچانا ایمانی اور اسلامی فریضہ اور ہمدردی کا اظہار ہے۔ جس طرح جانی دشمن سانپ، بچھو وغیرہ موذی اور زہریلے جانوروں سے بچانے والا فسادی نہیں۔ بلکہ خیر خواہ ہے اسی طرح ایمانی دشمن باطل اور گمراہ فرقوں سے بچانا فساد نہیں ہمدردی اور دوستی ہے۔ صلح کل اور غیر اسلامی ملکی ترقی کے خواب دیکھنے والے حضرات کو اس پر ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہئے۔

جس طرح مدینہ منورہ کے منافقین نے بڑے طمطراق سے کہا تھا کہ ہم ہر ایک سے میل ملاپ رکھتے ہیں کافر ہوں یا مسلمان، موحدین ہوں یا مشرکین لہذا ہم حالات سنوارنے والے ہیں اور مسلمان دوسروں سے میل جول سے روکتے ہیں تو یہ

فساد برپا کرتے ہیں۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو یوں جواب دیا:

الآنهم هم المفسدون ولكن لا يشعرون۔ (البقرہ: 12)

ترجمہ: ہوشیار! وہی فسادی ہیں لیکن سمجھتے نہیں۔

کیونکہ موذی اور مہلک چیز سے نہ بچانا فساد ہے نہ کہ اصلاح۔ تو یہ لوگ باطل اور گمراہ لوگوں سے نہیں روکتے اور لوگوں کے ایمان برباد کرتے ہیں لہذا فساد ہی یہ لوگ ہیں۔ مسلمان لوگوں کو گمراہی سے بچا کر اصلاح کرتے ہیں۔ اسی طرح آج کل کے خود ساختہ ترقی یافتہ اور آپٹوڈیت قسم کے حضرات، لوگوں کو باطل اور گمراہ فرقوں سے مل جل کر رہنے کی تلقین کر کے اصل میں فساد کا بیج خود بور ہے ہیں اور اعتراض روکنے والے مصلحین پر ہے۔ گویا سانپ کے منہ سے بچانے والا دشمن ہے اور اس کے آگے پھینکنے والا دوست۔ واہ! سبحان اللہ! گویا۔

بہکانے والے سب تمہارے یار ہو گئے

اور سمجھانے والے مفت گنہگار ہو گئے

بہر حال!..... حضور اکرم ﷺ کے ارشاداتِ عالیہ آپ کے سامنے ہیں۔ ان کی روشنی میں باطل اور گمراہ فرقوں سے حتیٰ الامکان بچنے کی کوشش کریں۔ تاکہ خدا تعالیٰ اور پیارے مصطفیٰ ﷺ کی بارگاہ میں سرخروئی نصیب ہو سکے۔

ٹھو کریں کھاتے پھرو گئے ان کے در پر پڑ رہو

قافلہ تو اے رضا اول گیا آخر گیا

گمراہ فرقوں کی خاص علامت:

موجودہ دور میں ہر فرقہ اپنے آپ کو ہی حق اور صحیح گردانتا ہے۔ ان کی نماز، روزہ، درس و تبلیغ اور مصنوعی پارسائی لوگوں کو اپنی طرف دعوت دیتی ہے، آخر وہ کون سی کسوٹی ہے جس کی بناء پر اچھے اور برے کا فیصلہ کیا جاسکتا ہے، ہر فرقے کی علیحدہ علیحدہ

علامت کا ذکر کرنا بہت مشکل ہے۔ لیکن اس مشکل کو حضرت امام قرطبی رحمہ اللہ نے صرف آسان ہی نہیں بلکہ تقریباً حل کر دیا ہے۔ آپ نے ایک ایسی خاص علامت بتائی ہے۔ جس کی وجہ سے تمام باطل فرقوں کا چہرہ واقعی بے نقاب ہو کر رہ جاتا ہے۔
آپ فرماتے ہیں:

هذه الفرقة التي زادت في فرق امة محمد ﷺ هم قوم يعادون

العلماء و يبغضون الفقهاء۔ (تفسیر قرطبی جلد 4، جزء 7، صفحہ 141)

ترجمہ: یہ فرقے جو اس امت میں پیدا ہوئے ہیں۔ وہ (ایسے لوگ) ہیں کہ علماء سے عداوت رکھتے ہیں اور فقہاء سے بغض رکھتے ہیں۔

تائید حدیث:

امام قرطبی رحمہ اللہ کے مذکورہ بیان کی تائید منجر صادق، حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے درج ذیل فرمان ذیشان سے ہوتی ہے۔

لعن اخر هذه الامة اولها۔ (ترمذی شریف حصہ دوم صفحہ 44، مشکوٰۃ شریف صفحہ 470)

ترجمہ: اس امت کے بعد میں آنے والے پہلے لوگوں کو برا کہیں گے۔

باطل فرقوں کی خاص اور مشترکہ علامت یہ ہے کہ وہ علماء کرام، بزرگان دین اور فقہاء عظام سے بغض رکھتے ہیں۔ اب یہ علامت جس فرقہ میں بھی نظر آئے سمجھ لیں وہ باطل اور جہنمی فرقہ ہے۔ اس سے دامن بچانے کی کوشش کریں۔ اور اگر کوئی فرقہ ظاہری طور پر خود کو علماء و فقہاء کا محبت قرار دے لیکن اس کے عقائد میں خرابی ہو یا مسلمانوں کے معمولات کو شرک و بدعت قرار دے تو یہ بھی اس کے باطل ہونے کی کھلی نشانی ہے۔ کیونکہ یہ بھی اکابرین پر طعن کا ایک پراسرار انداز ہے۔

وہابی حضرات کا فقہاء کرام سے بغض و عداوت:

ویسے تو اس بات پر دلائل دینے کی چنداں ضرورت نہیں۔ کیونکہ عوام الناس اس حقیقت سے بخوبی آگاہ ہیں کہ وہابی حضرات فقہاء کرام سے کس قدر بغض و عداوت رکھتے ہیں اور کتنی حقارت اور عامیاناہ انداز میں ان محسنوں کا ذکر کرتے ہیں۔ لیکن دستاویزی ریکارڈ کی صحت کے پیش نظر چند ایک تحریری ثبوت پیش خدمت ہیں۔

حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی توہین:

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ وہ عظیم اور عبقری شخصیت ہیں کہ جن کی شان میں اپنے اور بیگانے سب رطب اللسان اور مدح خوان ہیں۔ زہد، تقویٰ، پرہیزگاری، علم و فضل، عبادت و ریاضت اور خشیت الہی میں یکتائے روزگار تھے۔ آپ کے بعد جتنے بھی علماء و فضلاء اور محدثین و مفسرین تشریف لائے وہ امام مالک ہوں یا امام شافعی اور امام احمد بن حنبل، امام بخاری ہوں یا امام مسلم وغیرہ تمام کے تمام حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کے تقریباً بالواسطہ یا بلا واسطہ شاگرد اور خوشہ چین ہیں۔ لیکن وہابی حضرات کا اس نابغہ روزگار ہستی کے ساتھ ناروا برتاؤ ملاحظہ ہوا!

اقبالِ جرم

اس حقیقت کو وہابیوں کے اکابر و اصاغر کی کتب اور اعتراف سے بے نقاب ہوتا دیکھیں! کیونکہ انہوں نے خود اس بات کو تسلیم کر کے اقبالِ جرم کر لیا ہے۔

داؤد غزنوی کا اقرار:

ان کی جماعت کے معتمد عالم دین محمد داؤد غزنوی اپنی جماعت کے اسحاق نامی شخص کو مخاطب کر کے کہتے ہیں:

مولوی اسحاق! جماعت اہلحدیث کو حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی روحانی بددعا لے کر بیٹھ گئی ہے، ہر شخص ابوحنیفہ ابوحنیفہ کہہ رہا ہے، کوئی بہت ہی عزت کرتا ہے تو امام ابوحنیفہ کہہ دیتا ہے، پھر ان کے بارے میں ان کی تحقیق یہ ہے کہ وہ تین حدیثیں جانتے تھے یا زیادہ سے زیادہ گیارہ۔ اگر کوئی بہت بڑا احسان کرے تو وہ انہیں سترہ حدیثوں کا عالم گردانتا ہے جو لوگ اتنے جلیل القدر امام کے بارے میں یہ نقطہ نظر رکھتے ہوں ان میں اتحاد و یکجہتی کیونکر پیدا ہو سکتی ہے۔ (داؤد غزنوی، 136، 137)

جی ہاں! بالکل اتفاق و اتحاد پیدا نہیں ہو سکتا، بلکہ انتشار و افتراق میں مزید اضافہ ہی ہوتا چلا جائے گا، اتحاد و یکجہتی صرف اسی ایک صورت میں ممکن ہے کہ وہابی حضرات حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے روحانی طور پر معافی مانگیں ورنہ اتفاق و اتحاد کی کوئی دوسری راہ دکھائی نہیں دیتی۔ ویسے یہ کام وہابی حضرات سے متوقع نہیں۔ جو لوگ حضرت امام جیسے تابعی کبیر اور محدث گر شخصیت کے ساتھ بغض و عناد اور بے ادبی کا سا برتاؤ کریں گے تو پھر ان کا حال یہی ہوگا کہ

سہ نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم

نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

✽ پروفیسر ابو بکر غزنوی وہابی لکھتے ہیں:

”امرتسری میں ایک محلہ تیلیاں تھا۔ جس میں اہلحدیث حضرات کی اکثریت تھی..... وہاں عبدالعلی نامی ایک مولوی امامت و خطابت کے فرائض انجام دیتے تھے وہ مدرسہ غزنویہ میں مولانا عبدالجبار غزنوی سے پڑھا کرتے تھے ایک بار مولوی عبدالعلی نے کہا کہ ابوحنیفہ سے تو میں اچھا ہوں اور بڑا ہوں کیونکہ انہیں صرف سترہ حدیثیں یاد تھیں اور مجھے ان سے کہیں زیادہ یاد ہیں“۔ (داؤد غزنوی صفحہ 191)

لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

آج کل کے وہابی مصنفین اور رائٹرز حضرات کی کتب اٹھا کر دیکھئے!..... آپ کو یقیناً ہر کتاب میں ائمہ مجتہدین کی توہین و تذلیل اور ان کے اقوال و ارشادات پر بے اعتباری و بے اعتمادی ملے گی، بالخصوص امام اعظم رضی اللہ عنہ کے متعلق توہین آمیز الفاظ اور گستاخانہ کلمات اور ائمہ اربعہ کے پیروکار علماء و فقہاء پر بدعت و شرک کے فتاویٰ کثرت سے دکھائی دیں گے۔

عبداللہ دامانوی کا بیان:

وہابی حضرات کے محقق ڈاکٹر ابو جابر عبداللہ دامانوی نے ”جماعۃ المسلمین“ کے رد میں کتاب لکھنا شروع کی۔ جس میں دیگر بزرگوں کے علاوہ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کی ذات کو بہت زیادہ مشکوک بنانے کی مذموم کوشش کی۔ عبداللہ دامانوی بغیر کسی دلیل و حوالہ کے امام صاحب پر بہتان لگاتے ہوئے لکھتا ہے:

امام ابو حنیفہ شروع میں خلق قرآن کے قائل تھے اور انہیں کئی مرتبہ اس عقیدہ سے توبہ کرائی گئی۔ (دعوت قرآن کے نام پر قرآن و حدیث سے انحراف صفحہ 23)

قارئین کرام! یہ سراسر امام صاحب پر بہتان ہے، اتنے جلیل القدر امام پر بہتان لگاتے ہوئے کچھ تو شرم و حیا آنی چاہیے تھی لیکن جن لوگوں کے اکابر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتان بازی سے نہیں چوکتے ان کے اصاغر اور پیروکار، بزرگوں پر الزام طرازی سے کیسے شرمائیں گے۔ سچ ہے:

ع گرو جہاں دے ٹپنے تے چیلے جان چھڑپ

دوسرا بیان: یہی عبداللہ صاحب دوسرے مقام پر لکھتے ہیں:

”حافظہ کی وجہ سے حدیث میں ضعیف سمجھے جاتے ہیں اور دین میں رائے و قیاس کو اختیار کرنے کی وجہ سے امام اہل الرائے کا لقب پایا۔“

(دعوت قرآن کے نام پر قرآن و حدیث سے انحراف صفحہ 24)

یہ لوگ تحقیق، تحقیق کے نام کی تسبیح پڑھتے ہوئے عوام الناس پر رعب جھاڑتے ہیں، کہ ہم کوئی بات بھی خلاف تحقیق نہیں کہتے۔ مگر افسوس! اپنے آپ کو تحقیق کی حدود اربعہ باور کرانے والے آج کتنی خلاف تحقیق اور مردود باتیں لکھ رہے ہیں۔ کتنے بودے اور بوگس الزام لگا رہے ہیں.....

عوائے انقلابات زمانہ تیرا اثر!

عبد الغفور اثری کا بیان:

عبد الغفور اثری نے اپنی تصنیف ”اصلی اہل سنت“ میں اہل سنت و جماعت احناف اور بالخصوص حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کو گمراہ، باطل اور جہنمی ثابت کرنے کی ذلیل اور قابلِ صدمت حرکت سے سیاہی اور اراق کے ساتھ اپنا نامہ اعمال بھی سیاہ کیا ہے۔ ملاحظہ ہو! (اصلی اہل سنت 29 تا 36)

اثری صاحب کے مذکورہ صفحات پر امام صاحب کے خلاف لگائے گئے الزامات کے متعلق محدثین کرام، فقہاء عظام اور علماء احناف نے متعدد مرتبہ وضاحت فرمائی ہے اور خود وہابی حضرات کے اکابرین نے بھی ان دلائل کو مردود، ناقابلِ اعتبار، غیر صحیح اور غلط قرار دیا ہے۔

لیکن اثری صاحب ان تمام امور سے منہ موڑ کر کل اناء یترشح بما فیہ (یعنی ہر برتن سے وہی کچھ چھلکتا ہے جو اس کے اندر ہوتا ہے) کا مصداق ہو کر امام اعظم اور ائمہ احناف پر بہتان طرازی کرتے ہوئے اپنے خبث باطن، بغض علماء اور عداوت فقہاء کا ثبوت فراہم کر رہے ہیں جو کہ یقیناً اثری صاحب کیلئے دنیا و آخرت میں خسارے کا موجب ہے۔

حکیم فیض عالم کی تحریر:

وہابی محرر فیض عالم صدیقی حضرت امام صاحب کے ساتھ اپنے اندرونی بغض کا یوں اظہار کرتے ہیں:

”ابو حنیفہ نعمان، ثابت کوئی کے ہاں ۸۰ھ میں پیدا ہوئے مجوسی النسل تھے کسی صحابی سے ملاقات ثابت نہیں آپ کے دادا مسلمان ہوئے تھے۔ چچہ عجب کہ باقی مجوسی النسل نو مسلموں کی طرح نسلی عصیت ورثہ میں پائی ہو اور بال عمر کینہ قدیم است عجم را کے زمرہ میں شمار ہوتے ہوں۔“

(اختلاف امت کا المیہ 38)

حضرت امام اعظم علیہ الرحمہ کی دینی بصیرت پر قدغن لگاتے ہوئے لکھتے ہیں:

”(یعنی ایسا آدمی) جسے کما حقہ دینی بصیرت بھی حاصل نہ تھی۔“

(اختلاف امت کا المیہ 37)

حضرت امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کا مسلک قرآن و سنت کا آئینہ دار ہے۔ آپ جو بھی فتویٰ دیتے وہ اسلامی اصول کے عین مطابق ہوتا، لیکن حکیم فیض عالم بغض و عداوت کا حق ادا کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”اگر ایسے فتوے امام صاحب مدینہ یا مکہ میں بیٹھ کر دیتے تو خدا معلوم آپ سے وہ لوگ کیا سلوک کرتے؟ کوفہ میں اندھوں میں کا ناراجہ کے مصداق آپ کا سکھ چل نکلا“..... (اختلاف امت کا المیہ 36)

جی ہاں!..... اگر آپ جیسے دل کے اندھے، عقل کے کورے اور دینی بصیرت سے بے بہرہ ہوتے تو یقیناً کوئی ناروا ہی سلوک کرتے، لیکن وہ لوگ ایسے ہرگز نہیں تھے، علم اور علماء کے قدردان تھے۔

اس کتاب میں مزید کئی بزرگوں کے متعلق اسی طرح کے توہین آمیز الفاظ کی

کثرت کا فرما ہے۔

ائمہ اربعہ اور حکیم فیض عالم:

حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ ایک سیدھی لکیر کھینچی اور پھر اس کے دائیں بائیں کچھ لکیریں کھینچ کر فرمایا کہ یہ درمیانی بڑی لکیر میرا راستہ ہے جبکہ دائیں بائیں راستے شیطان کی راہیں ہیں، تم ان سے بچو اور میرا راستہ اختیار کرو، دائیں بائیں راستے شیطانی راستے ہیں اور درمیانی راہ حضور ﷺ کا راستہ ہے، لیکن حکیم فیض عالم کی سنئے!..... لکھتا ہے:

”نبی علیہ السلام نے چار دائیں بائیں خطوط سے ائمہ اربعہ کی طرف منسوب ہونے والے کی طرف اشارہ فرما دیا اور سیدھے خط کی طرف اصحاب حدیث کا اشارہ فرمایا“۔ (اختلاف امت کا الیہ 137، 138) استغفر اللہ!

ع خدا جب دین لیتا ہے تو حماقت آہی جاتی ہے

اس کی مثال حکیم فیض عالم اور ان جیسے دیگر وہابی مولفین ہیں، جنہوں نے بڑی بے دردی اور سینہ زوری کے ساتھ ائمہ اربعہ کو شیطانی راہوں پر چلنے والے قرار دے کر اپنی عداوت فقہاء، بغض علماء اور خباثت قلبی کا اظہار کیا ہے..... العیاذ باللہ۔

اس قدر غلاظت و حماقت کہ ائمہ اربعہ، امت کے نجات دہندگان کو صراطِ مستقیم سے برگشتہ قرار دے دیا ہے، جو کہ آئینہ میں اپنی صورت دکھائی دینے کے مترادف ہی نہیں بلکہ عین مطابق ہے۔

شیشہ کے گھر میں بیٹھ کر پتھر ہیں پھینکتے

دیوار آہنی پہ حماقت تو دیکھئے!

خرافات ہی خرافات:

حکیم فیض عالم صدیقی جاہل مطلق، علم سے کوسوں دور، جہالت کا پیکر، حواس

باختہ اور ذہنی طور پر بیمار آدمی ہے اور ”نیم حکیم خطرہ جان و نیم ملاں خطرہ ایمان“ کا صحیح مصداق و مظہر ہے، جو کہ ائمہ کرام کے علاوہ اولیاء عظام کی ناموس پر بھی ہاتھ صاف کر رہا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں!

کہیں حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کو شیعہ سنی عقائد کے الجھے ہوئے تصور امامت کی پیداوار قرار دیتا ہے۔ تو کہیں نبوت کی راہیں ہموار کرنے والے کہتا ہے، کہیں سلسلہ سہروردیہ کو مردود کہتا ہے تو کہیں سلسلہ چشتیہ کو ہر طرح کے شرک کا مرکز گردانتا ہے۔ کہیں سلسلہ قادریہ کے منسلکین کو مشرک شمار کرتا ہے تو کہیں سلسلہ نقشبندیہ کے متعلقین کو بدعتی قرار دیتا ہے، کہیں حضرت شیخ سعدی کو شیعہ کہتا نہیں شرماتا تو کہیں خواجہ بایزید بسطامی، حضرت ابراہیم بن ادھم اور حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی کو رافضی کہتا نہیں ہچکچاتا۔ ملاحظہ ہو: (اختلاف امت کا الیہ صفحہ 323، 326، 327، 339)

گویا مسلمانوں کیلئے اس نام نہاد محقق کے پاس کفر کا فتویٰ ہے یا شرک کا..... شاید ایسے حضرات کے لیے ہی کہا گیا تھا کہ۔

یہ ملاں کافروں کو دولت اسلام کیا دے گا
اسے کافر بنانا بس مسلمانوں کو آتا ہے
اگر اب ابھی کسی کو ان لوگوں کے بزرگان دین کے ساتھ بغض و عداوت اور
گستاخ و بے ادب ہونے میں کوئی شک رہ جاتا ہے، تو یہ اس کی خود فریبی ہے۔
لباس خضر میں یہاں ہزاروں رہزن پھرتے ہیں
منزل پہ پہنچنا ہے تو کوئی پہچان پیدا کر

ائمہ اربعہ کی توہین:

وہابی جماعت کے علماء و فقہاء کے ساتھ بغض و عداوت کی ایک اور جھلک دیکھ لیجئے!
وہابی حضرات کے بزرگ عالم، داؤد غزنوی نے ساہیوال کے خطبہ جمعۃ المبارک

میں واضح طور پر اپنے وہابی سامعین کو فرما دیا تھا:

”کہ دوسرے لوگوں (اہلسنت و جماعت) کی یہ شکایت کہ اہل حدیث (وہابی) حضرات ائمہ اربعہ کی توہین کرتے ہیں بلا وجہ نہیں ہے اور میں دیکھ رہا ہوں کہ ہمارے حلقہ میں عوام اس گمراہی میں مبتلا ہو رہے ہیں اور ائمہ اربعہ کے اقوال کا تذکرہ حقارت کے ساتھ بھی کر جاتے ہیں۔ یہ رجحان سخت گمراہ کن اور خطرناک ہے اور ہمیں سختی کے ساتھ اس کو روکنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ (داؤد غزنوی صفحہ 87، 88)

مع کس ادا سے کیا اقرار گنہگاروں نے

داؤد غزنوی صاحب نے مشورہ تو صحیح دیا لیکن حالات یہ بتا رہے ہیں کہ غزنوی صاحب کی یہ آواز صدا بصراء ثابت ہوئی ہے، کیونکہ ان کے مسلکی بھائی، احباء، اصداقاء اور تلامذہ اس گمراہ کن اور خطرناک بیماری میں مبتلا ہیں۔ بجائے رکنے کے، اس تحریک کو تیز تر کر کے عوام الناس کی گمراہی اور بے دینی کے اسباب پیدا کیے جا رہے ہیں۔ نجانے اکابر و اصاغر سے کتنے وہابی اس رجحان کی وجہ سے گمراہ ہو چکے اور ہو رہے ہیں۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور اہل جنت:

قارئین کرام پچھلے صفحات میں باطل فرقوں کی تفصیل کے دوران فرقہ مرجیہ کے متعلق بھی پڑھ چکے ہیں کہ یہ فرقہ بھی باطل اور گمراہ فرقہ ہے وہابی حضرات کے کئی مصنفین اس خدشہ میں بھٹکے ہوئے ٹامک ٹوئیاں مار رہے ہیں کہ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کا تعلق بھی اسی فرقہ مرجیہ سے ہے۔ (العیاذ باللہ) گویا:

مع اندھوں کو اندھیرے میں بڑی دور کی سو جھمی

عبدالغفور اثری نے ”اصلی اہل سنت“ صفحہ نمبر 33 پر بعنوان ”کیا امام ابوحنیفہ مرجیانہ اور جہمیانہ خیال رکھتے تھے؟“ آپ کو بزمِ عم خود مرجئی اور جہمی ثابت کر کے کلہم فی النار کے زمرہ میں شامل ہے..... معاذ اللہ

یہ امام صاحب پر ایسا سیاہ بہتان ہے جس کی مثال دنیا میں شاید ہی مل سکے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

غیر مسلموں کو دولتِ ایمان سے مشرف کرنے والے اور مسلمانوں کو ذوقِ عبادت کا راز سمجھانے والے امام پر کیسا الزام سوچھا!.....

خوب اے چارہ گر مجھ پر تیرا یہ الزام ہے
ذکر جس کا کر رہے ہو کب میں اس محفل میں تھا

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اس عظمت و شان کے حامل ہیں کہ جن کی رفعت و بزرگی کے خود وہابی اکابر بھی معترف و مدح سرا ہیں۔

ابراہیم میرسیا لکوٹی کا وضاحتی بیان:

چنانچہ وہابی حضرات کے امام العصر ابراہیم میرسیا لکوٹی لکھتے ہیں:
”نعیم کی شخصیت ایسی نہیں ہے کہ اس کی روایت کی بناء پر حضرت امام ابوحنیفہ جیسے بزرگ امام کے حق میں بدگوئی کریں جن کو حافظ شمس الدین ذہبی جیسے ناقد الرجال امام اعظم کے معزز لقب سے یاد کرتے ہیں اور آپ کے حق میں لکھتے ہیں: احد ائمة الاسلام والسادة الاعلام واحد اركان العلماء واحد الائمة الاربعة اصحاب المذاهب المتبوعة الخ..... نیز امام یحییٰ بن معین سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ آپ (امام ابوحنیفہ) ثقہ تھے، اہل الصدق تھے، کذب سے متہم نہ تھے، نیز

عبداللہ بن داؤد حرینی سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ لوگوں کو مناسب ہے کہ اپنی نماز میں امام ابوحنیفہ کے لیے دعا کیا کریں کیونکہ انہوں نے ان پر فقہ اور سنن (نبویہ) کو محفوظ رکھا۔ (البدایہ والنہایہ جلد دہم ۱۰۷) ۱۲ منہ۔

(تاریخ اہل حدیث صفحہ 45 مطبوعہ مکتبہ رحمن سلفیہ سرگودھا)

عبدالغفور اثری کے بزرگ ابراہیم میر تو امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی تعریفیں کرتے نہیں تھکتے، لیکن اثری صاحب امام صاحب کو جہنمی قرار دیتے نہیں شرماتے، اگر اتنے بڑے عالم اسلام اور محسن دین کے لیے ابھی باب جنت بند ہے تو پھر اور کس کے لیے درجنت کھلے گا؟..... گویا:

اہل گلشن کے لیے بھی باب گلشن ہے بند
اس قدر کم ظرف باغباں دیکھا نہیں کوئی

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ مرجئی نہیں:

حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ پروہابی حضرات کے گھسے پھٹے اور متعدد بار تردید شدہ الزامات کی تفصیلی خبر تو ہم کسی اور جگہ لیں گے، سر دست صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ حضرت امام صاحب پر ار جاء کا الزام محض غلط، بے بنیاد اور حقیقت حال سے کوسوں دور ہے اور یہ وضاحت اپنے اکابرین کے قلم سے نہیں بلکہ وہابی حضرات کے مایہ ناز مصنف ابراہیم میرسیالکوٹی کے قلم سے ملاحظہ ہو!..... جس سے آج کل کے وہابی مصنفین اپنی شقاوت قلبی اور خبث باطنی کی وجہ سے چشم پوشی کیے ہوئے ہیں۔

کیا خوب جو غیر پردہ کھولے

جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے

ابراہیم میرسیالکوٹی لکھتے ہیں:

”اس موقع پر اس شبہ کا حل بھی نہایت ضروری ہے کہ بعض مصنفین نے سیدنا امام ابوحنیفہ کو بھی رجال مرجیہ میں شمار کیا ہے۔ حالانکہ آپ اہل سنت کے بزرگ امام ہیں۔ اور آپ کی زندگی اعلیٰ درجے کے تقویٰ اور تورع پر گزری۔ جس سے کسی کو بھی انکار نہیں۔“ (تاریخ اہل حدیث صفحہ 39) مزید فرماتے ہیں:

”آپ پر یہ بہتان ہے۔“ (تاریخ اہل حدیث صفحہ 40)

آپ کو مرجئی کہنا جھوٹ ہے:

ابراہیم میرسیا لکوٹی علامہ شہرستانی کے حوالہ سے لکھتے ہیں:

”اور تعجب ہے کہ غسان (مرجیوں میں فرقہ غسانہ کا پیشوا) امام ابوحنیفہ سے بھی مثل اپنے مذہب کے نقل کیا کرتا تھا اور آپ کو مرجیوں میں شمار کرتا تھا اور غالباً یہ جھوٹ ہے۔“ (تاریخ اہل حدیث صفحہ 40)

غالباً نہیں یقیناً جھوٹ ہے..... بد بخت غسان نے اپنی شہرت کیلئے امام صاحب کا نام استعمال کیا اور آپ کو مرجئی بتا کر آپ پر بہت شرمناک جھوٹ باندھا۔ غسان کے اس جھوٹ اور بہتان کی وجہ سے کئی حضرات غلطی کا شکار ہو گئے اور تحقیق نہ کرنے کی وجہ سے امام صاحب پر مرجئی ہونے کا بے بنیاد فتویٰ جڑ دیا اور اثری صاحب جیسے نا تجربہ کار وہابی مؤلفین نے اس پہ ڈیرہ جمالیا، اور تحقیق نہ کر کے بہتان طرازی کا بدناما دھبہ اپنے چہرے پر سجایا اور ورق ورق اسی کا ڈھنڈورا پیٹ کر اپنی کذب بیانی اور کج روی کا واضح ثبوت فراہم کیا اس طرح اپنا ایمان اور عاقبت برباد کر ڈالی، ان جیسے مفتریوں کو ہمارا مشورہ ہے کہ:

لباس خضر میں یہاں ہزاروں رہن پھرتے ہیں
منزل پہ پہنچنا ہے تو کوئی پہچان پیدا کر

امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہر الزام سے مبرا ہیں:

میر صاحب ”تذکرۃ الحفاظ“ کے حوالہ سے لکھتے ہیں:

اسی طرح اسی کتاب میں امام یحییٰ بن معین سے نقل کر کے فرماتے ہیں کہ انہوں
نے فرمایا: امام ابو حنیفہ میں کوئی عیب نہیں اور آپ کسی برائی سے متہم نہ تھے۔

میر صاحب اس عبارت پر حاشیہ آرائی کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

”امام یحییٰ بن معین جرح میں متشد دین سے تھے باوجود اس کے وہ امام
ابو حنیفہ پر کوئی جرح نہیں کرتے“۔ (تاریخ اہل حدیث صفحہ 41 حاشیہ)

اتنے متشد دائمہ کرام بھی حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو بے عیب اور صادق بتائیں
اور کسی قسم کی جرح قدح روانہ رکھیں، اس کے باوجود وہابی حضرات اور بالخصوص عبدالغفور
اثری جیسوں کا تردید شدہ حوالہ جات سے امام صاحب پر اعتراضات کی بوچھاڑ کرنا
بد باطن، بد طینت اور گستاخ فقہاء ہونے کی دلیل نہیں تو اور کیا ہے؟
شکوہ نہیں کرتا صرف عرض اتنی ہے
آخر وہ کیا کرے جو ہر طرح مجبور ہو جائے

حضرت امام اور تردید مرجیہ:

حضرت امام صاحب نہ صرف یہ کہ فرقہ مرجیہ سے بری تھے بلکہ علی الاعلان فرقہ
مرجیہ کی تردید فرمایا کرتے تھے۔

وہابی حضرات کے بزرگ عالم ابراہیم میر لکھتے ہیں:

”اس کے بعد ہم خود امام صاحب ممدوح کے کلام فیض التیام سے ثابت

کرتے ہیں کہ آپ ار جاء اور مرجیہ سے، اعترال اور اہل اعترال سے بالکل بیزار اور بری ہیں۔ چنانچہ آپ فقہ اکبر میں فرماتے ہیں: اور ہم یہ نہیں کہتے کہ مومن کو گناہ مضر نہیں ہے اور نہ ہم یہ کہتے ہیں کہ بالکل دوزخ میں نہیں جائے گا اور نہ ہم یہ کہتے ہیں کہ وہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا اگرچہ وہ (عمل میں) فاسق ہو۔ بشرطیکہ وہ دنیا سے ایمان کے ساتھ گیا ہو اور نہ ہم یہ کہتے ہیں کہ ہماری نیکیاں (ضرور) مقبول ہیں اور ہماری برائیاں (ضرور) مغفور ہیں جس طرح کہ مرجیہ کہتے ہیں، الخ۔

(تاریخ اہل حدیث صفحہ 47)

میر صاحب کا تبصرہ:

یہ طویل عبارت نقل کرنے کے بعد میر صاحب ”تبصرہ“ کا عنوان جما کر لکھتے ہیں: ”اس عبارت میں حضرت امام صاحب موصوف نے معتزلوں اور خوارج کے مسائل سے بھی اختلاف کیا ہے اور مرجیوں کا نام لے کر ان سے بے زاری ظاہر کی ہے اور واضح ہے کہ جو شخص کسی فرقہ میں داخل ہو وہ اس فرقہ کا نام لے کے اس کی تردید نہیں کرتا۔ اس عبارت میں آپ نے خالص اہل سنت کے مسائل لکھے ہیں جو قرآن و حدیث سے ثابت ہیں

اور صحابہ اور خیارتا بعین ان پر کار بند تھے۔“ (تاریخ اہل حدیث صفحہ 48)

کتنے کھلے لفظوں میں ابراہیم میر نے امام صاحب کا دو ٹوک الفاظ میں فرقہ مرجیہ کا رد کر کے ان سے اظہارِ برأۃ کو نقل کیا ہے۔ اب بھی اگر کسی نام نہاد اثری اور سلفی جیسے علم سے کورے، عقل سے عاری اور حقائق سے ناواقف، بغض و حسد کی آگ میں بھنے مصنف کو آپ کی شانِ جلالت دکھائی نہ دے تو یہی کہا جاسکتا ہے۔

آنکھیں گر ہوں بند تو دن بھی رات ہے
اس میں قصور کیا ہے بھلا آفتاب کا

امام صاحب کو مرجئی کہنے کی دو وجہیں:

حضرات امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مرجئی نہ ہونے کے باوجود بعض لوگوں نے بغیر تحقیق کے آپ کو مرجئی لکھا ہے۔ آخر اس کی وجہ کیا ہے؟ درج ذیل گفتگو میں ابراہیم میر سیالکوٹی نے اسی بات کا جواب لکھا ہے، امام صاحب کو مرجئی کہنے کی دو وجہیں بیان کی ہیں۔ ملاحظہ ہو!

پہلی وجہ:

اس الزام کی پہلی وجہ بیان کرتے ہوئے میر صاحب لکھتے ہیں:

”علامہ محمد بن عبدالکریم شہرستانی الملل والنحل میں مرجیوں کے فرقوں کا ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ کو مرجیوں میں کیوں شمار کیا گیا؟ شاید اس کا سبب یہ ہو کہ چونکہ آپ یعنی امام ابو حنیفہ کا قول یہ ہے کہ ایمان (اصل میں) تصدیق قلبی کا نام ہے اور وہ نہ زیادہ ہوتا ہے اور نہ کم ہوتا ہے تو اس سے لوگوں نے سمجھ لیا کہ آپ عمل کو ایمان سے مؤخر کرتے ہیں اور وہ مرد (خدا) یعنی امام ابو حنیفہ عمل میں اس قدر پرہیزگار ہوتے ہوئے ترک عمل کا فتویٰ کس طرح دے سکتے ہیں“۔ (تاریخ اہل حدیث صفحہ 46)

یعنی یہ ان لوگوں کی جہالت ہے کہ انہوں نے حضرت امام صاحب کے قول و فعل کو نہ سمجھا اور بلا وجہ فتویٰ جڑ دیا کہ حضرت امام صاحب باطل فرقہ مرجیہ کی طرح عمل کو ضروری نہیں سمجھتے، حالانکہ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ فعل و عمل میں اس قدر متقی و پرہیزگار

تھے کہ آپ کو دیکھ کر ہم معصروں کو رشک آتا تھا۔ تو جو شخص اس قدر انتظام و انہماک کے ساتھ اعمال و افعال میں تقویٰ و تورع کا مالک ہو وہ اعمال کو چھوڑنے کا فتویٰ کسی صورت بھی نہیں دے سکتا، یہ سمجھنے والوں کی اپنی فہم و فراست اور عقل و شعور کا قصور ہے، حضرت امام تو اس سے بری الذمہ ہیں۔

صاف و شفاف تھی پانی کی طرح نیت دل کی
دیکھنے والوں نے دیکھا اسے گدلا کر کے

دوسری وجہ:

ابراہیم میرسیا لکوٹی حضرت امام صاحب علیہ الرحمہ کو مرجئی کہنے کی دوسری وجہ بیان کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

”اور اس کا سبب ایک اور بھی ہے کہ آپ قدریوں اور معتزلوں کے مخالف تھے جو صدر اول میں ظاہر ہوئے اور معتزلہ لوگ ہر اس شخص کو جو تقدیر کے متعلق ان کا مخالف ہو مرجئی کہتے تھے اسی طرح خوارج میں سے ”وعیدیہ“ لوگ بھی۔ پس بعید نہیں کہ آپ کو یہ لقب ہر دو فریق معتزلہ و خوارج سے الزام ملا ہو۔ واللہ اعلم۔ (تاریخ اہل حدیث صفحہ 46)

یعنی حضرت امام صاحب رحمہ اللہ کو مرجئی کہنے کی دوسری وجہ یہ ہے کہ امام صاحب رحمہ اللہ قدریوں، معتزلیوں اور خارجیوں جیسے گمراہ اور باطل فرقوں کا رد کرتے تھے اور ان کے مخالف تھے، تو ان ”یارانِ جفاکیش“ باطل فرقوں نے امام صاحب کے دلائل قاہرہ سے لا جواب ہو کر اپنے گمراہ کن نظریات سے دستبرداری کرنے کے بجائے الٹا امام صاحب کو مرجیہ جیسے ناپاک فرقہ سے منسوب کر کے جفا شعاری کا حق ادا کر کے امام صاحب سے بدلہ لے لیا اور دنیا پرست لوگوں نے اسے خوب اچھالا اور اپنے دل و دماغ کی بھڑاس نکالنے کیلئے اس لفظ کو خوب اکہ کار بنایا اور معتزلیوں، خارجیوں اور

قدریوں کی نیابت و خلافت کا حق ادا کر دیا امام صاحب کو جہنمی ثابت کرتے کرتے خود اپنے معترزی، خارجی اور قدری ہونے کا واضح ثبوت دے دیا اور مندرجہ بالا فرقوں کی وکالت کرتے ہوئے، تحقیق کا نام لے کر عبدالغفور اثری ایسوں نے مردود و باطل اقوال و رجال کو استعمال کرنے میں لیکر کافقیر بن کر مکھی پر مکھی مارنے کو اپنا شعار بنالیا اور تحقیق کی زحمت گوارانہ کی اور ابھی تک امام صاحب کو مرجیہ میں ہی شمار کر رہے ہیں۔
العیاذ باللہ۔

اتنا کچھ کرنے کے باوجود ان لوگوں کے کانوں پر جوں تک نہ رینگی اور وہ اپنے آپ کو صرف بے گناہ ہی نہیں بلکہ حق تحقیق ادا کرنے والے گردانتے رہے۔ گویا:

آلودہ میرے خون سے داماں کیے ہوئے

یوں پھر رہے ہیں جیسے کوئی بات ہی نہیں

چلو جو ہوا سو ہوا..... اب ہی ہماری عرض گزاشت پر توجہ دے لیں۔ نہیں تو اپنے بزرگوں کی ہی مان لیں اور اپنے کیے پہ نادم ہو جائیں تو بات کافی حد تک سلجھ سکتی ہے، لیکن حالات یہ بتاتے ہیں کہ بات سلجھنے کے بجائے مزید الجھے گی..... کیونکہ پتھروں کو تراشنے سے انسان پیدا نہیں ہوتے، پتھر کے پتھر ہی رہتے ہیں۔

سلجھ جاتی ہے اک الجھن تو مشکل اور بڑھتی ہے

کسی صورت محبت کی پریشانی نہیں جاتی

اثری صاحب میر صاحب کی عدالت میں:

عبدالغفور اثری نے اپنی تصنیف ”اصلی اہل سنت“ کے صفحہ 28 سے صفحہ 36 تک الغنیہ اور دیگر کتب کے مردود حوالہ جات سے امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کو مرجئی اور

حاشیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ ہو۔

جہمی ثابت کرنے کی جو ناپاک کوشش کی ہے، سابقہ دلائل سے یہ بات بے غبار ہو گئی ہے کہ حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ قطعاً مرجئی وغیرہ نہیں ہیں، اور یہ آپ پر بہتان ہے۔ درج ذیل سطور میں اثری صاحب کے دیگر مندرجات و اعتراضات کے جوابات

۱۔ اثری صاحب کا شرمناک بہتان:

قارئین کرام! غیر مقلد مصنف عبدالغفور اثری نے اپنی تصنیف ”اصلی اہل سنت“ کے 29 تا 31 صفحہ پر ”الغنیہ“ کے حوالہ سے تمام احناف کو مرجیہ ثابت کرنے کی ناپاک اور قابلِ صدمت سعی لا حاصل کی ہے، اس میں انہوں نے امانت و دیانت کا خون کرنے کے علاوہ حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ پر بھی شرمناک بہتان باندھا ہے..... اثری صاحب لکھتے ہیں:

”گویا کہ شیخ جیلانی کے نزدیک حنیفہ ناجی گروہ اہل سنت و الجماعت نہیں ہے بلکہ مرجیہ کی ایک شاخ ہے۔“ (اصلی اہل سنت 30)

یہ اثری صاحب کا حضرت شیخ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ پر ایسا بہتان ہے کہ جس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے، کیونکہ اس کے متعلق حضرت شیخ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے (اثری صاحب کی نقل کردہ عبارت کے بالمقابل صفحہ پر) خود ہی وضاحت فرمادی ہے، جسے دیکھنے سے اثری صاحب کی بصارت یعنی محروم اور بصیرت قلبی مائع رہی۔ یادیدہ دانستہ انہوں نے حضرت امام صاحب اور حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ پر بہتان لگا کر اپنے مسلک کی روایتی بنیاد کو قائم رکھا۔ کوئی تو بات ہے ساقی کے میکدے میں ضرور

جبکہ حضرت غوث پاک فرماتے ہیں:

اما الحنفیۃ فہم بعض اصحاب ابی حنیفۃ النعمان بن ثابت زعم ان الایمان ہو المعرفة الخ۔ (الغنیۃ حصہ اول 91)

ترجمہ: بہر حال حنفیہ تو وہ اصحاب ابی حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بعض کا یہ گمان ہے کہ ایمان صرف معرفت کا نام ہے۔

دیکھ لیا حضرات؟..... کتنے کھلے لفظوں میں فرمادیا کہ تمام احناف فرقہ مرجیہ میں قطعاً شامل نہیں..... بلکہ بعض لوگوں کا یہ عقیدہ ہے۔ اب کوئی بے وقوف ہی ہو گا جو بعض غیر ذمہ دار اور غیر متعلق افراد کی وجہ سے ساری جماعت کو یا جناب امام اعظم علیہ الرحمہ کو مطعون کرے گا۔ مثلاً: وہابی لوگوں میں اگر کوئی آدمی شراب پی لے تو ایک آدمی کہے کہ وہابی لوگوں میں بعض افراد شرابی ہیں تو کیا اثری صاحب اس کا یہ مطلب لیں گے کہ سارے وہابی شرابی ہیں..... نہیں..... بلکہ کہا جائے گا کہ بعض آدمیوں کی وجہ سے ساری جماعت پر طعن نہیں ہونا چاہیے۔ تو ایسے ہی یہاں بھی بعض مجہول افراد کی وجہ سے تمام احناف پر اعتراض کرنا جہالت اور بے وقوفی ہے۔ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

ابراہیم میرسیا لکوٹی کے قلم سے بصورت مکالمہ پیش خدمت ہیں، تاکہ اثری صاحب کو اپنی تحریر کا وزن معلوم ہو سکے اور حضرت امام صاحب کے متعلق ان کی غلط فہمی اور کج روی کا ازالہ ہو سکے بشرطیکہ ان میں دیانت نام کی کوئی چیز موجود بھی ہو۔

لگا رہا ہوں مضامین جاری کے پھر انبار

خبر کرو میرے خرمن کے خوشہ چینیوں کو

اثری صاحب: حضرت شیخ جیلانی رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے رقم طراز ہیں:

”گویا کہ شیخ جیلانی کے نزدیک حنفیہ ناجی گروہ اہل سنت والجماعت نہیں

ہے۔ بلکہ مرجیہ کی ایک شاخ ہے۔“ (اصلی اہل سنت صفحہ 30)

میر صاحب: ابراہیم میرسیا لکوٹی کہتے ہیں:

”بعض لوگوں کو حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے بھی

ٹھوکر لگی ہے کہ آپ نے حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو مرجیوں میں شمار کیا

ہے۔“ (تاریخ اہل حدیث صفحہ 50)

یعنی ”الغنیہ“ کے حوالہ سے احناف اور خصوصاً امام صاحب کے خلاف گفتگو کرنے

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ) اب مندرجہ بالا عبارت میں لفظ ”بعض“ کے متعلق بھی جان لیجیے کہ اس کا

مصادق کون ہے؟..... یقیناً اس سے مراد غسان جیسے شقی القلب اور بہتان طراز انسان ہیں، جنہوں نے اپنے

گندے اور گھناؤنے مذہب مرجیہ کو حضرت امام صاحب علیہ الرحمہ کی طرف منسوب کر کے بد باطنی اور شقاوت قلبی

کا ثبوت فراہم کیا۔ غسان جیسے لوگ نہ تو خفی ہیں اور نہ ہی امام صاحب کا ان سے کوئی واسطہ ہے، یہ صرف ان کا

زبانی جمع خرچ ہے، جس کا کوئی اعتبار نہیں۔ جس طرح کوئی قادیانی خود کو مسلمان کہے یا کوئی شیعہ خود کو مومن کہے تو

کیا محض ان کے کہہ دینے سے انہیں مسلمان یا مومن تسلیم کر لیا جائے گا؟..... ہرگز نہیں..... اگر زبانی دعوے سے

قادیانی و شیعہ کو مسلمان اور مومن نہیں مانا جاسکتا تو غسان جیسے مفتریوں کے زبانی دعویٰ سے انہیں احناف میں کس

طرح شامل کیا جائے گا..... فانھم و تدبر ولا تکن من المعتدین۔

آگ دی سیاد نے جب آشیانے کو میرے

جن پہ نکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے

تفصیل درکار ہو تو ہماری کتاب ”غنیۃ الطالبین تحقیق کے آئینہ میں“ ملاحظہ ہو!

والے حقائق سے بے خبر ہیں۔ انہیں اس عبارت سے زبردست ٹھوکر لگی ہے، ابراہیم سیالکوٹی اس عبارت کی وضاحت حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کے حوالہ سے لکھتے ہیں:

”ارجاء دو قسم پر ہے ایک ارجاء ایسا ہے کہ قائل کو سنت سے نکال دیتا ہے دوسرا وہ ہے جو سنت سے نکالتا نہیں۔“ (تاریخ اہل حدیث صفحہ 50)

آگے لکھتے ہیں:

”حضرت شیخ جیلانی کی مراد شق ثانی ہے اور اس پر کوئی غبار نہیں۔“

(تاریخ اہل حدیث صفحہ 51)

یعنی ”الغنیہ“ کے حوالہ سے امام صاحب علیہ الرحمہ پر اول تو اعتراض سمجھنا بہت بڑی ٹھوکر اور غلطی ہے نمبر دو اگر امام صاحب سے منسوب کوئی ایسا حوالہ مل بھی جائے تو چونکہ آپ کا نظریہ فرقہ مرجیہ سے بالکل مختلف ہے لہذا امام صاحب علیہ الرحمہ اپنے نظریہ کی وجہ سے سنت سے ہرگز خارج نہیں ہوتے بلکہ اہل سنت و جماعت کے بزرگ امام ہی رہتے ہیں۔

بات تو بے غبار ہے لیکن اثری صاحب کا دل و دماغ ضرور غبار آلود ہے کہ بایں ہمہ امام صاحب پر اعتراضات کی بوچھاڑ کر رہے ہیں۔

اثری صاحب: لکھتے ہیں:

”مرجیہ (جس میں حنفیہ کا نمبر ۹ ہے) کا عقیدہ ہے کہ کلمہ طیبہ کا قائل خواہ کتنے ہی گناہ کرے دوزخ میں نہیں جائے گا۔ (فقہ حنفیہ میں تو حنفیوں کو کبیرہ گناہوں پر دنیا میں بھی شرعی حدود سے معافی دی گئی ہے)۔“

(اصلی اہل سنت صفحہ 31)

اثری صاحب اس عبارت میں یہ تاثر دے رہے ہیں کہ احناف کے نزدیک کلمہ پڑھنے کے بعد جتنے بھی گناہ کیے جائیں کچھ نقصان نہیں ہوتا، آدمی جنتی کا جنتی رہتا

ہے، حالانکہ یہ بھی سفید جھوٹ اور شرمناک بہتان ہے۔

میر صاحب: احناف کا عقیدہ بیان کرتے ہوئے طویل عبارت نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

”اس سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ اعمال پر جزا سزا کے ترتیب کے قائل تھے اور نجات کلی (بحسب وعدۃ الہیہ) کے لیے اعمال صالحہ کا اعتبار کر کے اعمال سیئہ کو موجب عذاب جانتے ہیں لیکن ان کی معافی اور ان پر عذاب کا فیصلہ سپرد خدا کرتے ہیں۔“

(تاریخ اہل حدیث صفحہ 48)

کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اثری صاحب کذب بیانی کا شکار ہیں امام صاحب اور جملہ احناف نیکوں پر ثواب اور بدیوں پر عذاب ملنے کے قائل ہیں۔

اثری صاحب: فرماتے ہیں:

”مذکورہ بالا تینوں حوالہ جات سے یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ حنفی مذہب میں تمام فرشتوں، اہل جنت، انبیاء کرام علیہم السلام، صحابہ کرام، تابعین و تبع تابعین عظام اور سب مسلمان وہ نیک ہوں یا بد ہوں ایمان اور توحید میں سب برابر ہیں ان میں سے کسی کا ایمان نہ بڑھتا اور نہ گھٹتا ہے۔“ (اصلی اہل سنت صفحہ 32)

میر صاحب: اس کی وضاحت میں فرماتے ہیں:

”حضرت امام والا مقام ایمان میں کمی بیشی کے قائل تو ہیں لیکن نفس ایمان اور ایمانیات اور اعمال میں بنابر حقیقت و ماہیت فرق کر کے ایک جہت میں قائل ہیں اور دوسری میں نہیں اور یہ ایک اجتہادی باریک بینی ہے۔“ (صفحہ 49)

ظاہر ہے اثری صاحب جیسا کوتاہ فہم اور ظاہر بین شخص ایسی ”باریک بینی“ کو

کیسے پاسکتا ہے؟، جسے اپنے مولانا کی یہ عبارت نظر نہیں آئی۔ وہ اس نکتہ لطیفہ کو کیسے سمجھ سکے گا۔

ابراہیم میرامام صاحب کی تصدیق کرتے ہوئے مزید لکھتے ہیں:

”لطف یہ کہ حضرت امام ہمام ایمان و اسلام کے تعلق و تلازم اور دونوں میں امتیاز بحسب حقیقت کو پشت اور شکم کی مثال سے ظاہر کرتے ہیں جو نہایت ہی لطیف و موزوں ہے۔ واللہ درہ۔ (تاریخ اہل حدیث صفحہ 49)

اللہ!..... اللہ!..... امام صاحب کا نظریہ اتنا پاکیزہ ہے کہ وہابی حضرات کے بزرگ عالم بھی انہیں خراج تحسین پیش کیے بغیر نہیں رہ سکے۔ خدا پچھلوں کو بھی عقل و شعور عطا فرمائے!.....

اثری صاحب: حضرت امام صاحب کو مرجئی اور جہمی ثابت کرنے کے لیے سوالیہ عنوان قائم کر کے پھر اس کے حق میں مردود دلائل دیتے ہیں..... سوالیہ عنوان یہ ہے:

”کیا امام ابوحنیفہ مرجیانہ اور جہمیانہ خیال رکھتے تھے؟“ (اصلی اہل سنت 33)

میر صاحب: اس کا جواب دیتے ہوئے رقم طراز ہیں:

”آپ پر یہ بہتان ہے۔ آپ مخصوص فرقہ مرجیہ میں سے نہیں ہو سکتے ورنہ آپ اتنے تقویٰ و طہارت پر زندگی نہ گزارتے۔“

اس کے بعد متعدد حوالہ جات سے امام صاحب کو نہایت متقی و پرہیزگار ثابت کیا ہے..... ملاحظہ ہو: (تاریخ اہل حدیث صفحہ 41، 42)

اثری صاحب: سیرۃ النعمان کے حوالہ سے لکھتے ہیں:

”انہوں (امام ابوحنیفہ) نے اعلانیہ کہا کہ ایمان اور عمل دو جدا گانہ چیزیں ہیں اور دونوں کا حکم مختلف ہے۔“ (اصلی اہل سنت صفحہ 36)

یہ آخری حربہ تھا جسے اثری صاحب نے امام صاحب رضی اللہ عنہ کو مرجئی ثابت کرنے

کے لیے استعمال کیا کہ ایک تو ایمان گھٹتا بڑھتا نہیں اور دوسرا ایمان اور عمل دو علیحدہ علیحدہ چیزیں ہیں۔ یعنی اعمال ایمان میں داخل نہیں۔ خدا معلوم عبدالغفور اثری کا ابال ٹھنڈا ہوا یا نہیں، امام صاحب کے متعلق معاندانہ جوش انتقام سرد پڑا یا نہیں، ابراہیم میر صاحب کی سن لیں!..... ممکن ہے اثری صاحب کا ٹھاٹھیں مارتا ہو اور یائے افتراء بھی تھم جائے۔

میر صاحب: ایمان میں کمی بیشی اور اعمال کا جزو ایمان ہونے یا نہ ہونے کے متعلق گفتگو کرنے کے بعد ”محاکمہ“ کی سرخی جما کر لکھتے ہیں:

”اعمال کے جزو ایمان ہونے یا نہ ہونے یعنی داخل ماہیت ایمان ہونے یا نہ ہونے کی بناء ایمان و اسلام کی درمیانی نسبت کے سمجھنے پر ہے کہ ہر دو ایک ہیں یا ان میں کچھ اختلاف ہے اور اس امر میں ائمہ دین میں جو اختلاف ہے وہ معلوم علماء ہے۔ جسے امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں اور حافظ ابن حجر نے اور علامہ عینی حنفی نے بھی شرح صحیح بخاری میں نہایت بسط سے بیان کر دیا ہے اس کے مطالعہ سے صاف معلوم ہو سکتا ہے کہ ہر فریق کے پاس قرآن و حدیث سے دلائل ہیں۔ پس کسی فریق کو بھی ملامت نہیں کر سکتے۔“ (تاریخ اہل حدیث صفحہ 47)

جب امام صاحب کے پاس اپنے نظریہ کے مطابق قرآن و حدیث سے دلائل موجود ہیں تو پھر اثری صاحب کا امام صاحب کے پیچھے لٹھ لیے پڑنا چہ معنی دارد؟ اثری صاحب! کیا آپ کو قرآن و حدیث کے دلائل سے بھی کوئی سروکار نہیں؟ آپ آؤ دیکھتے ہیں نہ تاؤ۔ بس امام صاحب کے ساتھ خدا واسطے کا بیر رکھتے ہوئے جہاں سے بھی اپنی کم عقلی اور کوتاہ فہمی کے مطابق ذرا سی بات بھی امام صاحب کے خلاف نظر آئی فوراً صفحہ قرطاس پر رقم کر کے اپنے ماؤف دل و دماغ کی بھڑاس نکالنا

شروع کر دی، یہ بھی نہ سوچا کہ بات کہاں سے کہاں تک جا پہنچے گی۔ امام صاحب کو عبور کرتے ہوئے قرآن و حدیث پر قدغن لگا رہے ہیں اور یہ بھی خیال نہ کیا کہ اس مسئلہ میں صرف امام صاحب ہی نے اختلاف نہیں کیا کئی جلیل القدر ائمہ کرام بھی اس مسئلہ میں امام صاحب رضی اللہ عنہ کے ہم نوا ہیں۔

جس کو آپ کے شہر سیالکوٹ کے مولانا ابراہیم میر بھی تسلیم کیے بغیر نہیں رہ سکے۔ اگر اس وجہ سے امام صاحب علیہ الرحمہ پر فتویٰ بازی کا ذوق پورا کرتے ہو تو بقیہ ائمہ کرام کی پورزیشن بھی واضح کرو۔ ورنہ اپنے کیے پہ نادم ہو جاؤ اور حضرت امام والا مقام سے روحانی طور پر معافی مانگو! اور آئندہ کے لیے محتاط و مجتنب رہو۔

از خدا خواہیم توفیق ادب

بے ادب محروم شد از لطف رب

اثری صاحب: امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ پر بہتانات اور الزامات سے اپنے آلودہ دامن کو عوام الناس کی نظر میں پاک و صاف ظاہر کرنے کے لیے اثری صاحب بڑے معصومانہ انداز میں کہتے ہیں:

”قارئین حضرات کے ملحوظ خاطر ہے کہ ہم نے امام ابو حنیفہ کے بارے میں اپنی طرف سے کچھ تحریر نہیں کیا جو کچھ تحریر کیا ہے وہ سب گذشتہ علمائے کرام کی رائے اور بیان ہے۔“ (اصلی اہل سنت صفحہ ۳۶)

اس رائے اور بیان کی حقیقت کیا ہے وہ آپ پچھلے صفحات میں بقول ابراہیم میر ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ یہ صرف اور صرف جھوٹ، افتراء و الزام اور اتہام و بہتان ہے۔ رہ گیا اثری صاحب کا یہ قول کہ یہ علماء کرام کی رائے اور بیان ہے۔ تو ابراہیم میر سیالکوٹی کے بیان کی روشنی میں اس رائے اور بیان کا وزن دیکھ لیں! کہ اس کی کیا حقیقت ہے۔

اول: تو یہ ارجاء ایسا نہیں کہ جس سے آدمی اہل سنت سے خارج ہو جائے۔

دوم: اگر واقعی ایسے ار جاء کے قائل کو گمراہ فرقوں میں رکھ کر اہل سنت سے خارج کرنا ہے تو اپنی جہیں سے پسینہ پونچھیے! اور ذیل کی عبارت کو بغور پڑھئے!..... ابراہیم میر صاحب امام ذہبی کے حوالہ سے لکھتے ہیں:

میر صاحب: ”میں کہتا ہوں کہ ار جاء بہت سے بڑے بڑے علماء کا مذہب ہے پس مناسب نہیں کہ اس کے قائل پر حملہ کیا جائے“۔ (تاریخ اہل حدیث صفحہ 42)

اس ار جاء میں امام صاحب رحمۃ اللہ کے ساتھ اور بھی کئی جلیل القدر ائمہ اور عظیم الشان علماء شامل ہیں۔

قائلین ار جاء کی فہرست:

علامہ محمد بن عبدالکریم شہرستانی کی تحقیق کے مطابق:

1- حضرت حسن بن محمد بن علی بن ابوطالب۔

2- حضرت سعید بن جبیر۔

3- حضرت طلق بن حبیب۔

4- حضرت عمرو بن مرہ

5- حضرت محارب بن زیاد

6- حضرت مقاتل بن سلیمان

7- حضرت زر

8- حضرت عمرو بن زر

9- حضرت حماد بن ابوسلیمان

10- حضرت امام ابوحنیفہ

11- حضرت قاضی ابویوسف

12- حضرت امام محمد بن حسن

13- حضرت قدیر بن جعفر۔

یہ تمام حضرات بھی ارجاء کے قائل ہیں۔ اور سنو!..... یہ کوئی چھوٹے موٹے افراد نہیں کہ جنہیں ٹھکرا دیا جائے، اس فہرست کو تحریر کرنے کے بعد شہرستانی لکھتے ہیں:

هوء لاء كلهم ائمة الحديث۔ (المجلد والنحل جزء 1 صفحہ 130)

ترجمہ: یہ تمام حضرات (علم) حدیث کے امام اور پیشوا ہیں۔

اب یہاں اپنے بزرگ ابراہیم میر کا یہ فرمان بھی نگاہِ عبرت خیز سے پڑھیے!

”اس فہرست میں دیگر بزرگوں کے ساتھ امام ابو حنیفہ اور آپ کے استاد حماد کا بھی ذکر ہے جن کے مناسب حال یہ شعر ہے:

نہ تنہا من دریں مے خانہ مستم

جنید و شبلی و عطار شد مست

(تاریخ اہل حدیث صفحہ 42)

یعنی اس مسئلہ میں میں اکیلا نہیں ہوں۔ حضرت جنید، شبلی و عطار علیہم الرحمہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

اثری صاحب: کیا ان میں سے کسی پر کوئی فتویٰ نہیں؟، صرف احناف سے ہی جفا مول لے رکھی ہے۔

تہی منصف بنو خدا کے لیے

کیا ہی ہیں فقط جفا کے لیے

علماء کیا کہتے ہیں؟:

اثری صاحب کہتے ہیں ”علماء نے امام صاحب کو مرجئی کہا“۔

ہمیں کتاب کی طوالت کا احساس نہ ہوتا تو ہم بتاتے کہ کتنے ہی ایسے اقوال ہیں

جو باوجود کہ علماء کے ارشاد فرمودہ ہیں لیکن وہابی لوگ صرف اس لیے نہیں مانتے کہ وہ ان کے مسلک و عقیدہ کے خلاف ہیں، یہ تفصیل کسی اور فرصت میں عرض کریں گے، یہاں صرف اثری صاحب کو ان کے بزرگ عالم ابراہیم میر کا فرمان سنانا مقصود ہے، میر صاحب فرماتے ہیں:

”حاصل کلام یہ کہ لوگوں کے لکھنے سے آپ کس کس کو ائمہ اہل سنت کی

فہرست سے خارج کریں گے۔“ (تاریخ اہل حدیث صفحہ 42)

یہ تو اثری صاحب ہی بتائیں گے کہ کس امام کو زمرہ اہل سنت سے خارج کر کے اپنا نامہ اعمال سیاہ کر کے دونوں جہانوں کی رو سیاہی مول لینے کا پروگرام ہے۔
ہم نہ کہتے تھے اے داغ تو زلفوں کو نہ چھیڑ
اب وہ برہم ہے تو ہے تجھ کو قلق یا مجھ کو!!!

اثری صاحب کی چوری اور سینہ زوری:

عبد الغفور اثری نے حضرت امام صاحب کو مرجئی بنانے میں ایڑی سے چوٹی تک کا زور لگایا، اور کمال کذب بیانی اور بہتان بازی کے باوجود اپنے آپ کو بے گناہ و پاک دامن باور کرانے کے لیے لکھتے ہیں:

”اس سے امام ابو حنیفہ کی تنقیص اور کسر شان مطلوب اور نہ توہین اور ذلت

مقصود ہے بلکہ حقیقت حال سے آگاہ کیا ہے۔“ (اصلی اہل سنت صفحہ 36)

اس کو کہتے ہیں چوری اور سینہ زوری، کیا کسی شخص کو گمراہ اور جہنمی کہہ دینا کسی تنقیص اور کسر شان سے کم ہے؟ کسی انسان کی ذلت، توہین اور تنقیص کیلئے اس سے بڑھ کر شاید ہی کوئی الفاظ ہوں۔

اثری صاحب بقلم خود:

عبد الغفور اثری نے ہماری اسی کتاب کے ایک چینج پر اضطراب و بے چینی کا

مظاہرہ کیا جس کا ہم نے فی الفور محاسبہ کر کے اسے کافور کر دیا تھا، تفصیل کیلئے اسی کتاب کے ”اظہار حقیقت“ کو دیکھیے!..... ہم اثری صاحب کی حقیقت کو مزید بے نقاب کرتے ہوئے انہیں کے دو حوالے پیش کر کے دعوتِ فکر دینا چاہتے ہیں..... وہو ہذا۔

﴿اثری صاحب ایک سند پر جرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”اس میں نعمان بن ثابت کوئی واقع ہوا ہے۔“

(رضا خانی اعتراضات کا علمی و تحقیقی جائزہ صفحہ 61)

یہاں انہوں نے سیدنا امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر نہایت ہی بد باطنی، بے نصیبی، شقاوت قلبی اور عامیانہ انداز میں کیا ہے، حالانکہ حضرت امام رحمۃ اللہ علیہ کو ان کے وہابی اکابرین نے نہ صرف امام بلکہ امام اعظم بھی لکھا ہے، جبکہ اثری بد باطن نے معروف طریقے سے ان کی کنیت بھی ذکر کرنا گوارا نہ کی اور بازاری لہجہ میں کہا۔ ”واقع ہوا ہے“ اور نہ ہی آپ کے نام کے ساتھ رحمۃ اللہ علیہ لکھنا گوارا کیا۔ اس انداز و روش پر ان کا اپنا فتویٰ ہی ملاحظہ فرمائیں! کیونکہ:

مع ہم کچھ کہیں گے تو شکایت ہوگی

﴿اثری صاحب نے اپنے ایک مد مقابل پر تنقید کرتے ہوئے لکھا ہے:

”ائمہ دین کے اسماء گرامی میں سے کسی ایک پر بھی ایک مرتبہ بھی ”بے نصیبی“ لکھنا پسند نہ فرمایا جس سے ان کی بد باطنی اور بے نصیبی صاف ظاہر ہے۔

بے ڈھیٹ اور بے شرم دنیا میں بھی دیکھے ہیں مگر

سب پہ سبقت لے گئی ہے بے نصیبی آپ کی

(جائزہ صفحہ 64)

لہذا ہمارا مشورہ ہے کہ اثری صاحب اپنی دونوں عبارتیں دیکھیں!..... اور:

مع اپنے من میں ڈوب کر پاجاسراغ زندگی

اثری صاحب ایسوں کو میر صاحب کی وصیت:

ہم اثری صاحب کو اپنی طرف سے پھر بھی کچھ نہیں کہیں گے، صرف انہیں ان کے اپنے ”مولانا“ کا ارشاد پڑھنے کی زحمت دیں گے، تاکہ انہیں ہمارے ساتھ کسی قسم کا شکوہ نہ کرنا پڑے، وہ جو کچھ زہرا گلنا چاہیں اس کے تحت ان کے اپنے ہی مولانا آئیں، اس لیے انہیں کچھ کہتے ہوئے بھی شرم آئے گی۔ کیونکہ دوسروں سے مخاطب ہوتے وقت اثری صاحب اکثر صبر و تحمل اور بردباری کا دامن چھوڑ بیٹھتے ہیں۔

سنیے!..... میر صاحب لکھتے ہیں:

”اب میں اس مضمون کو ان کلمات پر ختم کرتا ہوں اور اپنے ناظرین سے امید رکھتا ہوں کہ وہ بزرگان دین سے خصوصاً ائمہ متبوعین سے حسن ظن رکھیں اور گستاخی اور شوخی و بے ادبی سے پرہیز کریں کیونکہ اس کا نتیجہ ہر دو جہان میں موجب خسران و نقصان ہے۔“

از خدا خواہیم توفیق ادب
بے ادب محروم شد از لطف رب

(تاریخ اہل حدیث صفحہ 52)

وہابیوں کے شیخ الکل کا فتویٰ:

میر صاحب ہی لکھتے ہیں:

”شیخ الکل حضرت سید نذیر حسین صاحب مرحوم سے دریافت کیا تو آپ

نے جواب میں کہا کہ ہم ایسے شخص کو جو ائمہ دین کے حق میں بے ادبی کرے

چھوٹا رافضی (شیعہ) جانتے ہیں۔“ (تاریخ اہل حدیث صفحہ 52 حاشیہ نمبر 1)

دوسرا فرمان بھی ملاحظہ فرمائیں!

”آپ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص ائمہ دین اور خصوصاً امام ابوحنیفہ کی بے

ادبی کرتا ہے۔ اس کا خاتمہ اچھا نہیں ہوتا“۔ (تاریخ اہل حدیث صفحہ 302)

مخلصانہ گزارش:

ہم وہابی حضرات کے غیر محتاط مصنفین اور بے لگام مولفین کی خدمت میں مخلصانہ گزارش کریں گے کہ درج بالا اپنے اکابر علماء کے بیانات کو بار بار پڑھیں! اور اپنی طرزِ تحریر اور اندازِ تبلیغ پر غور فرمائیں! کہ آپ کے اس اندازِ بیان کی وجہ سے عوام الناس کے دلوں سے حضرات ائمہ دین اور خصوصاً حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی عظمت و رفعت، شان و مقام اور توقیر و تکریم کس طرح تیزی سے رخصت ہو رہی ہے؟ اور وہ بزرگانِ دین کی شان میں بے ادبی اور بے باکی کے مرتکب ہو کر متاعِ ایمان سے محروم، راہِ راست سے دور اور شیطان کیلئے باعثِ سرور اور ذریتِ ابلیس میں شمول و مغرور ہو رہے ہیں۔

خدارا!..... اپنے اندازِ تحریر کو بدلیے!..... اختلافِ رائے ہونا کوئی گناہ کی بات نہیں وہ ہوتا رہتا ہے۔ لیکن مخالفتِ برائے مخالفت سے دین و دنیا کی بربادی اور سوء خاتمہ کا خطرہ ہے۔

لہ!..... ایسی گمراہ کن تحریروں سے باز آئیے!..... ورنہ کل قیامت کے روز ان بزرگانِ دین نے جب خدا تعالیٰ کے روبرو تم سے باز پرس کی تو پھر تم سے کوئی جواب نہیں بن پڑے گا۔ °

جب وہ سر حشر پوچھیں گے بلا کے سامنے

کیا جواب جرمِ دو گے تم خدا کے سامنے

یقیناً ہمیں آپ سے ذاتی کوئی اختلاف نہیں ہے۔ صرف اور صرف دینی اور

مذہبی اختلاف ہے اور وہ بھی مبنی براخلاص، ہمیں انسانیت کے ناطے پھر بھی آپ کا احساس ہے، اگر آپ کا سوء خاتمہ ہو جائے، اور ”دولت ایمان“ چھن جائے، قبر و حشر میں نقصان و خسران اٹھانا پڑے، تو یقیناً ہمیں دکھ اور رنج ہوگا، اور نجانے آپ کی وجہ سے کتنے مسلمانوں کو انہی حالات کا سامنا کرنا پڑے، اس لیے ہم آپ کو ابھی سے سمجھائے دیتے ہیں۔

لغو گوئی بجا سہی لیکن، یہ بھی سوچا ہے یہ بھی جانا ہے
جس خدا نے پیدا کیا ہے، مولانا! اس خدا کو بھی منہ دکھانا ہے

(اور)

کرو توبہ کہ آنے والا ہے روزِ حساب
خدا کے سامنے دو گے بھلا تم کیا جواب
ہماری بات کو ایک مسلمان کی مخلصانہ اور خیر خواہانہ گزارش سمجھیں۔ خود غرضی اور
ذاتی منفعت پر محمول نہ کریں..... کیونکہ:

میں خود غرض نہیں میرے آنسو پرکھ کے دیکھ
فکر چمن ہے مجھے غم آشیاں نہیں!!!

بہتر گروہ جہنمی صرف ایک جنتی:

قارئین کرام اس طویل لیکن ضروری بحث کو ملاحظہ کر لینے اور بہتر فرقوں کی
نشاندہی سے آگاہی کے بعد اب درج ذیل احادیث مبارکہ کی روشنی میں یہ معلوم
کریں کہ بہتر فرقوں میں کون سا گروہ جنتی ہے اور اس کا نام کیا ہے؟
حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں:

قال رسول اللہ ﷺ لیأتین علی امتی ما اتی علی بنی اسرائیل

حذو النعل بالنعل حتی ان کان منهم من اتی امه علانیة لکان
فی امتی من یصنع ذالک وان بنی اسرائیل تفرقت علی ثنتین و
سبعین ملة و تفرق امتی علی ثلث و سبعین ملة کلهم فی النار
الاملة واحدة قالوا من هی یا رسول اللہ قال ما انا علیہ و اصحابی۔^۱

(ترمذی شریف حصہ دوم صفحہ 89 واللفظ لہ، مشکوٰۃ شریف صفحہ 30، مستدرک للحاکم جلد اول صفحہ 129)

ترجمہ: رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت پر ایسا وقت ضرور آئے گا جیسا کہ بنی اسرائیل پر آیا تھا۔ جس طرح جوتا جوتے کے برابر ہوتا ہے، یہاں تک کہ اگر بنی اسرائیل میں کسی شخص نے اپنی ماں سے علانیہ بدکاری کی تھی تو میری امت میں بھی ایسا شخص ضرور ہوگا جو اس طرح کرے گا اور یقیناً بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹے تھے اور میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی۔ ایک فرقہ کے سوا باقی سب جہنمی ہوں گے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ جنتی جماعت کون سی ہوگی؟ تو آپ نے فرمایا: میرے اور میرے صحابہ کے طریقہ پر ہوگی۔

﴿﴾ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ روایت میں ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کے تہتر فرقے ہوں گے:

ثنتان و سبعون فی النار و واحد فی الجنة وہی الجماعة۔

(ابوداؤد شریف حصہ دوم صفحہ 275 واللفظ لہ داری شریف حصہ دوم صفحہ 158)

۱۔ اثری صاحب کا الزام و تحریف:

قارئین کرام! مندرجہ بالا روایت کو وہابی مصنف عبدالغفور اثری نے بھی اپنی کتاب ”اصلی اہل سنت“ کے صفحہ 22 پر نقل کیا ہے اور اپنی طرف سے حروف اور اشارات کا اضافہ بھی کیا ہے اور ترمذی شریف کا حوالہ دے کر لکھا ہے ”واللفظ لہ“ یعنی یہ روایت لفظ بلفظ ترمذی شریف، حصہ دوم کے مذکورہ صفحہ پر ہے۔ لیکن واضح ہو کہ یہ روایت بقید حروف و اشارات ترمذی شریف کی مذکورہ جلد و صفحہ پر تو کجا پوری ترمذی شریف کے دونوں حصوں میں کہیں بھی نہیں ہے یہ اثری صاحب کا امام ترمذی پر صریح بہتان ہے، اور حدیث پاک میں زبردست تحریف۔

ترجمہ: بہتر فرقے دوزخی اور ایک گروہ جنتی ہے اور وہ جماعت ہے۔

﴿﴾ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کی بیان فرمودہ حدیث پاک میں یہ الفاظ ہیں:
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

والذی نفس محمد بیدہ لتفترقن امتی علی ثلاث و سبعین فرقة

فواحدة فی الجنة و ثنتان و سبعون فی النار۔ (ابن ماجہ شریف صفحہ 292)

ترجمہ: قسم ہے اس ذات کی جس کے دست (قدرت) میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے! میری امت تہتر فرقوں میں بٹے گی۔ صرف ایک گروہ جنتی ہے باقی بہتر گروہ دوزخی ہوں گے۔

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث یوں ہے: یہود اکہتر فرقوں میں بٹے تھے، نصاریٰ (عیسائی) بہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے:

و تفرقت امتی علی ثلاثة و سبعین فرقة کلھا فی النار الا فرقة واحدة من کان علی ما انا علیہ الیوم و اصحابی۔

(الفردوس بما ثور الخطاب جلد 2 صفحہ 64، واللفظ لابی ہریرہ و جلد 2 صفحہ 275، ابن ماجہ صفحہ 292)

ترجمہ: اور میری امت تہتر فرقوں میں بٹے گی۔ تمام فرقے دوزخ میں جائیں گے۔ سوائے ایک گروہ کے، جو اس طریقہ پر ہوگا جس پر آج میں اور میرے صحابہ کرام ہیں۔

دعوتِ فکر:

ان احادیث مبارکہ میں رسول اکرم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھلے لفظوں میں دو ٹوک فیصلہ فرما دیا ہے کہ جس طرح پہلے لوگوں میں فرقے بنے تھے۔ ایسے ہی مسلمانوں میں کئی فرقے پیدا ہوں گے، لیکن تمام فرقے کلمہ، نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ و صدقات بجا

لانے کے باوجود جنت کے حقدار نہیں بن سکیں گے۔ ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے، صرف ایک جماعت جنت میں جائے گی، تاجدار کائنات، فخر موجودات حضرت رسول پاک علیہ الصلوٰات والتسلیمات اپنی زبان رسالت سے یہ ارشاد فرما رہے ہیں، وہ زبان مبارک جس کے متعلق خدا تعالیٰ اعلان فرما رہا ہے:

وما ينطق عن الهوى ۝ ان هو الا وحى يوحى - (النجم: 3، 4)

ترجمہ: اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے وہ تو وحی ہے جو انہیں کی جاتی ہے۔

تمام مسلمانوں کو اس فرمان مبارک کی روشنی میں جنتی جماعت کو تلاش کر کے اس میں شامل ہو جانا چاہیے، تاکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا و خوشنودی اور دنیا و آخرت میں سرخروئی حاصل ہو سکے۔

ہر کلمہ کو جنتی نہیں:

بعض حضرات اس زعم فاسد میں مبتلا ہیں کہ ہر کلمہ پڑھنے والا جنتی ہے، سارے فرقے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت سے ہیں، نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ بجالاتے ہیں، لہذا انہیں برا اور جہنمی نہیں کہنا چاہیے..... لیکن

ع ایں خیال است و محال است و جنون

کیونکہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ظاہری زمانہ مبارک میں بھی ایسے لوگ موجود تھے جو کلمہ و نماز، پاکبازی و پارسائی، اسلام و ایمان کا ڈھنڈورا پیٹتے تھے، ان کے دعویٰ کو رد کرتے ہوئے خالق ارض و سما نے ارشاد فرمایا:

ومن الناس من يقول امنا بالله و باليوم الآخر و ما هم بمؤمنين -

(البقرہ: 8)

ترجمہ: کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور روز قیامت پر حالانکہ وہ مومن نہیں ہیں۔

یعنی کلمہ پڑھنے اور ایمان کا دعویٰ کرنے کے باوجود وہ ہرگز مومن نہیں، ظاہر ہے کہ جو مومن نہیں وہ جنت کا حقدار بھی نہیں۔

معلوم ہوا کہ نماز، روزہ، مسجد، کلمہ اور دیگر نیک کام تب فائدہ دیں گے جب عقائد درست ہوں گے۔

✽ مزید ارشاد فرمایا:

اذا جاءك المنافقون قالوا نشهد انك لرسول الله والله يعلم انك

لرسوله والله يشهد ان المنافقين لكاذبون۔ (المنافقون: 1)

”اے محبوب! جب منافق آپ کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی

دیتے ہیں کہ بیشک آپ ضرور اللہ کے رسول ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ آپ

اس کے رسول ہو اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ بیشک منافق جھوٹے ہیں۔“

کیونکہ یہ صرف زبانی دعوے ہیں، ان کے دل اس بات کی تصدیق نہیں کرتے۔

✽ اس لیے فرمایا:

في قلوبهم مرض۔ (البقرہ: 10)

”ان کے دلوں میں (بغض رسالت) کی بیماری ہے۔“

✽ مزید فرمایا:

واذا قاموا الى الصلوة الآية۔ (النساء: 142)

”اور جب وہ نماز (پڑھنے) کیلئے کھڑے ہوتے ہیں۔“

یعنی منافق نمازیں بھی پڑھا کرتے تھے۔

✽ مزید فرمایا:

والذین اتخذوا مسجدا ضارا..... الآية۔ (التوبہ: 107)

”اور (منافق) وہ لوگ ہیں جنہوں نے مسجد ضرار بنائی ہے۔“

گویا منافق مسجدیں بھی بناتے تھے، لیکن یہ سارے اچھے امور انہیں فائدہ نہ دے سکے، ان کے کام نہ آئے، بلکہ برباد اور اکارت گئے، کیونکہ ان کے عقیدوں میں خرابی تھی، اس لیے وہ جہنمی قرار پائے۔

✽ ارشادِ ربانی ہے:

ان المنافقين في الدرك الاسفل من النار۔ (النساء: 145)

”بیشک منافقین جہنم کے نچلے طبقہ میں ہوں گے۔“

کون سا گروہ جنتی ہے؟

یہ بات معلوم کرنے کے بعد کہ مسلمان تہتر فرقوں میں تقسیم ہوں گے۔ بہتر فرقے دوزخ میں جھونک دیئے جائیں گے صرف ایک جماعت حق پر قائم رہے گی جو جنت کی وارث اور حق دار ہوگی۔ یہ جاننا ضروری ہے کہ اس جنتی گروہ کا نام اور پہچان کیا ہے؟ تاکہ اس کی علامت و شناخت معلوم کر کے آدمی اس جنتی جماعت میں شامل ہو جائے اور بقیہ جہنمی گروہوں کی سنگت و صحبت اور قربت و محبت سے گریز کیا جائے، اور جہنم سے نجات اور جنت میں خلود و قرار نصیب ہو سکے۔

اہل جنت اہل سنت:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں مخبر صادق، عالم ماکان و مایکون، حضور مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت میں تفرقہ بازی کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

تہتر فرقوں میں صرف ایک گروہ جنتی ہوگا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عرض گزار ہوئے:

یا رسول اللہ ومن ہم قال اهل السنة والجماعة۔

(احیاء العلوم جلد 3 صفحہ 244 مطبوعہ دار الفکر بیروت)

ترجمہ: یا رسول اللہ (ﷺ) وہ کون (ساگر وہ) ہے تو آپ نے فرمایا: وہ اہل سنت و جماعت ہے۔

✽ حافظ زین الدین عراقی نے لکھا ہے: و اسانیدھا جیاد اس کی سندیں عمدہ و بہترین ہیں۔ (حاشیہ احیاء العلوم جلد 3 صفحہ 244)

✽ اور اتحاف السادہ المتقین شرح احیاء العلوم الدین میں بھی اس حدیث کی توثیق موجود ہے۔

نوٹ: عبد اللہ روپڑی وہابی نے لکھا ہے:

یہ حدیث قرنا بعد قرن ایسی مشہور چلی آتی ہے کہ اس شہرت نے اس کو اعلیٰ درجہ کی صحیح بنا دیا ہے۔ (فتاویٰ الہدایت جلد 1 صفحہ 3)

✽ علامہ محمد بن عبدالکریم شہرستانی لکھتے ہیں:

جب حضور اکرم ﷺ نے پیشین گوئی فرمائی کہ میری امت تہتر فرقوں میں بٹے گی تمام فرقے ہلاک ہو جائیں گے سوائے ایک گروہ کے تو عرض کیا گیا کہ نجات پانے والے گروہ کا کیا نام ہے؟

قال اهل السنة والجماعة۔ (المسل والنحل حصہ اول صفحہ 21 مطبوعہ قاہرہ)

ترجمہ: تو آپ نے فرمایا: اس کا نام، اہل سنت و جماعت ہے۔

✽ امام ابولیت سمرقندی رحمہ اللہ نے بھی یہی مضمون لکھا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عرض پر آپ نے فرمایا جنتی جماعت، اہل سنت و جماعت ہے۔ (تنبیہ الغافلین صفحہ 201)

✽ حضرت شیخ ابوشکور سالمی فرماتے ہیں:

روی عن النبی ﷺ انه قال ستفترق امتی من بعدی ثلثة و

سبعین فرقة کلہم فی النار الا واحدة وہی اهل السنة والجماعة۔

(تمہید ابی شکور سالمی)

ترجمہ: مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: عنقریب میرے بعد میری امت تہتر فرقوں میں بٹے گی۔ ایک گروہ کے علاوہ تمام فرقے دوزخ میں جائیں گے..... اور (وہ ایک جنتی گروہ) اہل سنت و جماعت ہے۔

ان روایات میں نبی مکرم، شفیع معظم ﷺ نے دو ٹوک فرمادیا کہ جنتی جماعت صرف ایک ہی ہے۔ جس کا نام اہل سنت و جماعت ہے۔ اس کے سوا دنیا کے تمام فرقے جہنمی اور ہلاک ہونے والے ہیں۔

اہل سنت سواد اعظم ہیں:

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

ان امتی لا تجتمع علی ضلالة فاذا رأیتم اختلافا فعلیکم بالسواد الاعظم۔ (ابن ماجہ صفحہ 292)

ترجمہ: بیشک میری امت گمراہی پر اکٹھی نہیں ہوگی جب تم کوئی اختلاف دیکھو تو تم پر بڑی جماعت کے ساتھ رہنا لازم ہے۔

اس حدیث پاک میں حکم دیا گیا ہے کہ اگر لوگوں میں اختلاف پڑ جائے اور امت فرقوں کی بھینٹ چڑھ جائے تو اس وقت کسی اور طرف جانے کی ہرگز ضرورت نہیں صرف اور صرف سواد اعظم کی پیروی اور تابعداری ضروری ہے، تم اسی کی صحبت و رفاقت اختیار کرنا۔

سواد اعظم سے کیا مراد ہے؟:

سواد اعظم کی حقیقت سے آگاہ ہونے کیلئے دیگر اکابرین کی تحریرات و تاثرات سے پہلے سرکارِ دو عالم، تاجدارِ عرب و عجم، فخرِ آدم و بنی آدم (ﷺ)، حضور مکرم ﷺ کا

فیصلہ مبارکہ سن لیجئے!.....

✽ حضرت ابو درداء، حضرت ابو امامہ، حضرت واثلہ بن اسقع اور حضرت انس بن مالک (رضی اللہ عنہم) یہ چاروں صحابہ کرام ایک طویل روایت میں فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، آپ نے بنی اسرائیل میں گروہ بندی کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

كلهم على الضلالة الا السواد الاعظم قالوا يا رسول الله و من السواد الاعظم؟ قال: من كان على ما انا عليه و اصحابي۔

(طبرانی کبیر جلد 8 صفحہ 153، حدیث نمبر 7659 واللفظ لہ، مجمع الزوائد جلد 1 صفحہ 161)

ترجمہ: تمام گروہ گمراہی پر قائم ہیں سوائے سواد اعظم کے صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! سواد اعظم کون لوگ ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: جو میرے اور میرے صحابہ کے طریقہ پر قائم ہیں۔

✽ ایک روایت میں حضرت ابو غالب علیہ الرحمۃ بیان کرتے ہیں:

كنت في مسجد دمشق فجاءوا بسبعين رأساً من رؤوس الحرورية فنصبت على درج المسجد، فجاء ابو امامة رضي الله عنه فنظر اليهم فقال: كلاب جهنم، شرقتلي، قتلوا تحت ظل السماء و من قتلوا خير قتلى تحت السماء و بكي فنظر الي و قال: يا ابا غالب: انك من بلد هؤلاء؟ قلت نعم، قال أعاذك قال اظنه قال الله منهم، قال: تقرأ آل عمران؟ قلت نعم قال "منه آيات محكمات هن ام الكتاب و اخر متشابهات فاما الذين في قلوبهم زيغ فيتبعون ما تشابه منه ابتغاء الفتنة و ابتغاء تاويله و ما يعلم تاويله الا الله و الراسخون في العلم"۔ (آل عمران: 7)

قال: "يوم تبيضّ وجوه و تسودّ وجوه فاما الذين اسودت وجوههم اكفرتم بعد ايمانكم فذوقوا العذاب بما كنتم تكفرون" قلت يا ابا امامة: انى رأيتك تهريق عبدك قال نعم رحمة لهم انهم كانوا من اهل الاسلام قال افترقت بنو اسرائيل على واحدة و سبعين فرقة و تزيد هذه الامة فرقة واحدة كلها فى النار الا السواد الاعظم، عليهم ما حملوا و عليكم ما حملتم و ان تطيعوه تهتدوا و ما على الرسول الا البلاغ السمع و الطاعة خیر من الفرقة و المعصية، فقال له رجل: يا ابا امامة! أمن رأيك تقول ام شيء سمعته من رسول اللہ ﷺ؟ قال اذا لجرى قال بل سمعته من رسول اللہ ﷺ مرة و لا مرتين حتى ذكر سبعا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ جلد 7 صفحہ 554 برقم 37892، السنن الکبریٰ للبیہقی 18868، المعجم الکبیر جلد 8

صفحہ 267، 268 برقم 8034، 8035، مسند حارث 2/716 برقم 706)

یعنی میں دمشق کی مسجد میں تھا، اس وقت ستر خارجیوں کے سر مسجد کی سیڑھیوں پر نصب کئے گئے تھے، پھر حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے، آپ نے ان کی طرف دیکھ کر فرمایا یہ جہنم کے کتے ہیں اور آسمان کے نیچے تمام مقتولوں سے بدتر ہیں، اور ان کی جماعت نے جن کو شہید کیا وہ زیر آسمان تمام مقتولوں سے بہتر ہیں اور پھر آپ رو پڑے پھر میری طرف دیکھا اور پوچھا: اے ابو غالب! کیا تو اس شہر سے ہے؟ میں نے کہا ہاں! آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھے ان سے محفوظ رکھے، انہوں نے کہا: کیا تم سورۃ آل عمران پڑھتے ہو؟ میں نے کہا ہاں! آپ نے یہ آیات پڑھیں (کتاب) میں سے کچھ آیتیں محکم (احکام بیان کرنے والی) ہیں وہی کتاب کی بنیاد ہیں اور دوسری آیات متشابہ ہیں، پس وہ لوگ کہ جن کے دلوں میں کجی ہے، اس میں صرف

متشابہات کے پیچھے پڑتے ہیں۔ (صرف) فتنہ پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہوئے اور اپنی مرضی کے معانی بیان کرنے کیلئے، حالانکہ ان کی اصل مراد کو صرف اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور علم میں کامل پختگی رکھنے والے، پھر آپ نے یہ آیات پڑھیں: جس دن کئی چہرے سفید ہوں گے اور کئی چہرے سیاہ ہوں گے، تو جن کے چہرے سیاہ ہو جائیں گے (ان سے کہا جائے گا) کیا تم نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا؟ تو جو تم کفر کرتے تھے اس کے بدلے میں عذاب (کامزہ) چکھ لو، میں نے عرض کیا۔ اے ابو امامہ!..... میں دیکھتا ہوں کہ آپ روہے ہیں؟ فرمایا: ہاں!..... ان لوگوں (خارجیوں) پر ترس کھاتے ہوئے، کہ یہ (پہلے) اہل اسلام میں سے تھے۔ (بعد میں اپنی گستاخیوں کی وجہ سے اسلام سے نکل گئے) اور فرمایا بنی اسرائیل اکہتر فرقوں میں بٹ گئے تھے اور یہ امت ان سے ایک فرقہ بڑھے گی (اور بہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی) اور سوادا عظم (بڑی جماعت) کے علاوہ سارے فرقے جہنم میں جائیں گے، وہ اس کے جواب دہ ہیں جو ذمہ داری ان پر ڈالی گئی اور تم جو ابده اس کے ہو جو ذمہ داری تم پر ڈالی گئی..... اور اگر تم رسول اللہ ﷺ کی فرمانبرداری کرو گے تو ہدایت پا جاؤ گے اور آپ کے ذمہ تو صرف (واضح طور پر) پہنچا دینا ہے اور غور سے (احکامات کو) سننا اور ان پر عمل کرنا فرقہ میں پڑنے اور نافرمانی کرنے سے بہتر ہے..... اس کے بعد ایک شخص نے کہا: اے ابو امامہ!..... کیا تم اپنی طرف سے یہ باتیں کہہ رہے ہو یا ان میں سے کچھ آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟..... فرمایا: (اگر میں اپنی طرف سے کہوں) تب تو میں بڑی جسارت کرنے والا ہوں۔ نہیں بلکہ میں نے (یہ باتیں) ایک بار یا دو بار نہیں بلکہ سات بار رسول اللہ ﷺ سے سنی ہیں۔

اس روایت میں بھی تمام فرقوں میں صرف سوادا عظم (اہلسنت و جماعت) کو ہی جنتی، نجات یافتہ اور کامیاب ہونے والا قرار دیا گیا ہے۔

معلوم ہوا کہ اہل سنت و جماعت کا طریقہ حضور علیہ السلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طریقہ کے مطابق و موافق ہے، اس حدیث پاک میں سوادِ اعظم اہل سنت و جماعت کو کہا گیا ہے اور انہیں کے ساتھ منسلک و متعلق رہنے کی تاکید کی جا رہی ہے۔

اس حقیقت سے مزید آشنائی حاصل کرنے کیلئے درج ذیل اکابرین و محدثین کرام کی تحریرات و بیانات ملاحظہ فرمائیں!

علامہ طحطاوی کا بیان:

فاضل علامہ سیدی احمد مصری طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ حاشیہ درمختار میں نقل کرتے ہیں:

من شذ عن جمهور اهل الفقه و العلم و السواد الاعظم فقد شذ
فیما یدخله فی النار فعلیکم معاشر المومنین با تباع الفرقة
الناجیة المسماة باهل السنة و الجماعة فان نصرة الله تعالى و
حفظه و توفيقه فی موافقتهم و خذ لانه و سخطه فی مخالفتهم۔

(حاشیہ الطحطاوی علی الدر المختار، کتاب الذبائح جلد 4 صفحہ 153 مطبوعہ دار المعرفۃ، بیروت)

”جو شخص جمہور اہل علم و فقہ و سوادِ اعظم سے جدا ہو جائے وہ ایسی چیز کے ساتھ تنہا ہوا جو اُسے دوزخ میں لے جائے گی تو اے گروہِ مسلمین! تم پر فرقہ ناجیہ اہلسنت و جماعت کی پیروی لازم ہے کہ خدا کی مدد اور اُس کا حافظ و کارساز رہنا موافقتِ اہلسنت میں ہے اور اُس کا چھوڑ دینا اور غضب فرمانا سُنوں کی مخالفت میں ہے۔“

شیخ محقق کا بیان:

سوادِ اعظم کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ محقق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی

علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

سوادِ اعظم در دین اسلام مذہب اہل سنت و جماعت است۔

(اشعة اللمعات جلد اول صفحہ 141)

ترجمہ: دین اسلام میں سوادِ اعظم سے مراد مسلک اہل سنت و جماعت ہے۔

امام ثوری کا بیان:

اسی بات کی وضاحت کرتے ہوئے غوثِ صدیقی حضرت امام عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت امام سفیان ثوری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

المراد بالسواد الاعظم هم من كان من اهل السنة والجماعة ولو

كان واحدا فاعلم ذلك۔ (المیزان الکبریٰ 1/40 مطبوعہ دار الفکر)

ترجمہ: سوادِ اعظم سے مراد وہ لوگ ہیں جو اہل سنت و جماعت ہیں اگرچہ وہ

تعداد میں ایک ہی ہو۔ اس بات کو (اچھی طرح) جان لو۔

دیکھیے! اہل سنت و جماعت کی پیروی اور ان کے ساتھ وابستگی اختیار کرنے کی کتنی سخت تاکید فرمائی گئی ہے کہ کثرت تو رہی ایک طرف اہل سنت و جماعت کا اگر کہیں ایک آدمی بھی ہو، تو بھی اسی کی اتباع و پیروی کرنی ہے، ادھر ادھر جانے کی پھر بھی اجازت نہیں ہے۔

حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان:

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی سوادِ اعظم اہلسنت کو ہی قرار دیا

ہے۔ (مکتوبات، دفتر دوم مکتوب نمبر 67)

شیخ تفتازانی کا بیان:

حضرت شیخ سعد الدین تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ وہ شخصیت ہیں کہ جن کی کتب تمام مکاتب فکر کے مدارس میں پڑھائی جاتی ہیں۔ آپ سوادِ اعظم کی وضاحت کرتے ہوئے

ارقام پذیر ہیں:

السواد الاعظم عامة المسلمين ممن هو امة مطلقة والمراد بالامة المطلقة اهل السنة والجماعة وهم الذين طريقتهم طريقة الرسول واصحابه۔ (التوضیح والتلویح)

یعنی سواد اعظم اور مطلق امت سے مراد اہلسنت وجماعت ہیں اور اہلسنت وہی لوگ ہیں جن کا طریقہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام کے طریقہ کے مطابق ہے۔

شاہ ولی اللہ کا بیان:

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی لکھتے ہیں:

قال رسول الله ﷺ اتبعوا السواد الاعظم ولما اندرست المذاهب الحق الا هذه الاربعة كان اتباعها السواد الاعظم وخروج عنها خروجاً عن السواد الاعظم۔ (عقد الجید صفحہ 54 کراچی)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”بڑی جماعت کی پیروی کرو“ جب ان مذاہب اربعہ (حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی) کے علاوہ تمام مذاہب حقہ مٹ چکے ہیں تو اب ان چاروں مذاہب کی پیروی سواد اعظم کی پیروی ہے اور ان سے خروج سواد اعظم سے خروج ہے۔

نتیجہ کلام:

درج بالا گفتگو سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچی کہ

- ✽ اختلاف امت کے وقت سواد اعظم کی پیروی و تابعداری ہی سے نجات ممکن ہے۔
- ✽ اور سواد اعظم سے مراد اہل سنت وجماعت ہے۔
- ✽ ان کی تابعداری ہر مسلمان پر از حد لازم اور ضروری ہے۔
- ✽ اہل سنت وجماعت کا طریقہ رسول پاک ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طریقہ

کے مطابق ہے۔

✽ چاروں مذاہب کے علاوہ دیگر مذاہب حقہ مٹ چکے ہیں، لہذا ان کی پیروی سوادِ اعظم کی پیروی اور ان سے اعراض سوادِ اعظم سے روگردانی ہے۔

جو پچھڑا وہ جہنم گیا:

اہل سنت و جماعت کی اتباع اس قدر ضروری ہے کہ جو شخص ان کے دامن سے دست کشی کرے گا اس کے لیے تاجدارِ کائنات، منبع فیوض و برکات ﷺ نے ارشاد فرمایا:

✽ اتبعوا السواد الاعظم فانہ من شذذ فی النار۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ 30)

ترجمہ: سوادِ اعظم (اہل سنت و جماعت) کی پیروی کرو جو اس سے جدا ہوا وہ جہنم رسید کیا جائے گا۔

✽ امام حاکم نے بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مختلف اسناد کے ساتھ یہی بات نقل کی ہے۔ (المستدرک جلد 1 صفحہ 115، 116)

علاوہ ازیں امام حاکم نے اس مفہوم کی متعدد روایات درج کی ہیں۔ ملاحظہ ہو! (المستدرک جلد 1 صفحہ 118)

✽ ایک اور مقام پر موجود ہے:

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

الجماعة رحمة والفرقة عذاب۔ (مسند احمد جلد 4 صفحہ 278)

ترجمہ: جماعت (کے ساتھ منسلک رہنا باعثِ رحمت ہے اور) اس سے کٹ کر) فرقہ (اپنا لینا باعثِ عذاب ہے۔

✽ ایک اور مقام پر جماعت کے ساتھ منسلک رہنے اور اس کی اتباع کرنے پر مزید زور دیتے ہوئے حضرت رسول مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میری امت کو خدا تعالیٰ کبھی گمراہی پر اکٹھا نہیں فرمائے گا کیونکہ

وید اللہ علی الجماعة و من شد شد الی النار۔

(ترمذی شریف حصہ دوم 39 واللفظ، المسند رک جلد 1 صفحہ 115، 116، مشکوٰۃ شریف صفحہ 30)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی نصرت و مدد جماعت پر ہے اور جو اس سے پچھڑ گیا وہ جہنم میں دھکیل دیا جائے گا۔

✽ ایک روایت میں ہے: وہی الجماعة۔

(ابوداؤد جلد 2 صفحہ 275 المسند رک جلد 4 صفحہ 128)

وہ جنتی گروہ (چند افراد نہیں بلکہ پوری) جماعت ہے۔

✽ ایک مرتبہ حضور اکرم، نبی محترم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان کھڑے ہو

کر ایک وصیت فرمائی اور اس کے بعد مزید ارشاد فرمایا:

علیکم بالجماعة و ایاکم والفرقة فان الشیطن مع الواحد وهو

من الاثنين ابعد من اراد بحبوحه الجنة فلیزم الجماعة۔

(ترمذی شریف حصہ دوم 39)

ترجمہ: تم پر جماعت کا ساتھ دینا اور فرقوں سے کنارہ کشی اختیار کرنا لازم ہے

کیونکہ شیطان ایک آدمی کے ساتھ رہتا ہے اور دو آدمیوں سے دور بھاگتا

ہے جو آدمی جنت میں سب سے اعلیٰ درجہ حاصل کرنا چاہتا ہے وہ جماعت

کے ساتھ مل جائے۔

✽ مزید فرمایا:

علیکم بالجماعة و العامة۔ (مسند احمد جلد 5 صفحہ 243)

تم جماعت اور عام مسلمانوں کے طریقہ کو لازم پکڑو۔

✽ مزید فرمایا:

من فارق الجماعة شبراً خلع ربة الاسلام من عنقه۔

(مسند احمد جلد 5 صفحہ 180 واللفظ، المستدرک جلد 1 صفحہ 117)

ترجمہ: جو جماعت سے ایک بالشت بھی دور رہا اس نے اسلام کی رسی کو گردن سے اتار دیا۔

✽ ایک روایت میں ہے:

او صيكم باصحابي فمن اراد منكم بحبوة الجنة فليلزم الجماعة۔ (المستدرک جلد 1 صفحہ 114)

میں تم کو صحابہ کی پیروی کی وصیت کرتا ہوں، تو جو شخص جنت کے وسط میں پہنچنا چاہے وہ اس جماعت (صحابہ) کو لازم پکڑے۔

✽ مزید فرمایا:

تلتزم جماعة المسلمين و امامهم قلت فان لم يكن لهم جماعة ولا امام قال فاعتزل تلك الفرق كلها۔

(بخاری جلد 2 صفحہ 1049، مسلم جلد 2 صفحہ 127، مشکوٰۃ صفحہ 461)

تو مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کے ساتھ وابستہ ہو جا میں (راوی) نے عرض کیا اگر مسلمانوں کی جماعت اور امام نہ ہو تو فرمایا: پھر تمام فرقوں سے الگ ہو جا۔

✽ مزید فرمایا:

من خرج من الجماعة قيد شبر فقد خلع ربة الاسلام من عنقه حتى يراجعہ۔ (المستدرک جلد 1 صفحہ 117)

ترجمہ: جو آدمی جماعت سے ایک بالشت بھی باہر ہوا، اس نے اپنے گلے سے اسلام کی رسی کو اتار دیا جب تک جماعت میں واپس نہ لوٹ آئے۔

✽ مزید فرمایا:

من فارق الجماعة شبرا فمات الامات ميتة جاهلية۔

(مسلم جلد 2 صفحہ 128، بخاری جلد 2 صفحہ 1045)

جو جماعت سے ایک بالشت بھی باہر ہوا وہ مر گیا، تو وہ جاہلیت کی موت مرا

ہے۔

✽ مزید فرمایا:

من فارق الجماعة شبراً دخل النار۔ (المسند جلد 1 صفحہ 118)

ترجمہ: جو جماعت سے ایک بالشت بھی جدا ہوا وہ آگ میں داخل ہوا۔

دعوت فکر

کتنے واضح الفاظ سے سوا اِعظم اہل سنت و جماعت کے ساتھ وابستہ ہونے کا حکم فرمایا جا رہا ہے۔ اور آخر میں تو فیصلہ ہی کر دیا کہ جماعت سے ہٹنے والا شیطان کے نرغے میں ہے اور جماعت سے وابستہ رہنے والا جنت کے اعلیٰ درجے میں۔

آج کے اس پر فتن اور انتشار و افتراق کے دور میں ہر مسلمان کو سرکار دو جہان، والی بطحا، حضور نبی مکرم ﷺ کے مبارک فرمان کے مطابق تمام فرقوں اور ساری جماعتوں کو خیر باد کہہ کر جماعت اہل سنت میں شامل ہو جانا چاہیے تاکہ خدائے بزرگ و برتر اور نبی مکرم ﷺ کی رضا و خوشنودی حاصل ہو اور جنت میں اعلیٰ مقام نصیب ہو سکے۔ باطل تو تین چھٹ جائیں اور گلشن اسلام میں پھر سے بہار آ سکے۔

ہاں اسی شاخ کہن پر پھر بنالے آشیاں

اہل گلشن کو شہیدِ نغمہ مستانہ کر!!

ورنہ سید المرسلین، رحمۃ للعالمین، راحۃ العاشقین ﷺ کے ارشاد پاک کے

مطابق اہل سنت و جماعت سے کٹ کر فرقوں میں بٹ جانے والے کا ٹھکانہ صرف

اور صرف جہنم ہی ہوگا۔ اگر آپ جہنم کے بھڑکتے ہوئے شعلوں سے اپنا دامن بچانا چاہتے ہیں تو اہل سنت و جماعت کے دامن سے وابستہ ہو جائیے! کامیابی و کامرانی آپ کے قدم چومے گی۔

طا کفہ منصورہ:

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لا تزال طائفة من امتی ظاہرین علی الحق لا یضرهم من خذلهم حتی یأتی امر اللہ وہم کذلک۔ (مسلم جلد 2 صفحہ 143)

”میری امت ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا اسے اس کا مخالف نقصان نہ دے گا حتیٰ کہ خدا کا فیصلہ آجائے گا اور وہ اسی حالت پر ہوگا۔“

یہی مضمون سیدنا مغیرہ، سیدنا جابر بن سمرہ، سیدنا جابر بن عبد اللہ، سیدنا معاویہ، سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص، سیدنا عقبہ بن عامر اور سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے۔ ملاحظہ ہو!

(مسلم جلد 2 صفحہ 143، 144، بخاری جلد 1 صفحہ 16، دارمی جلد 1 صفحہ 73، مشکوٰۃ)

بعض روایات میں ہے کہ وہ گروہ حق کیلئے کفار سے جنگ بھی کرے گا۔ اس حقیقت کو بے نقاب دیکھنے کیلئے درج ذیل دو عبارتیں ملاحظہ ہوں!

1- ابن تیمیہ نے لکھا ہے:

”خالص اسلام کو اپنانے والے ہر ملاوٹ سے دور اہلسنت و جماعت

ہیں..... انہی میں وہ ائمہ دین ہیں جن کی رہنمائی اور درایت پر تمام

مسلمانوں کا اجماع ہے اور یہی طا کفہ منصورہ ہے۔ (الفرقة الناجية صفحہ 406)

2- نواب صدیق بھوپالی نے لکھا ہے:

اہلحدیث (وہابی حضرات) میں سے کسی نے ملک میں جھنڈا اس جہاد اصطلاحی حال کا کھڑا نہیں کیا اور نہ کوئی ان میں حاکم یا بادشاہ کسی ملک کا

بنا۔ (ترجمان دہابیہ صفحہ 21)

اور اسی کتاب کے صفحہ 25 پر تسلیم کیا ہے کہ ہندوستان میں جتنے لوگوں نے انگریز کفار کے خلاف جہاد کیا وہ سب حنفی مذہب کے پیروکار تھے۔ جس سے واضح ہے اہلسنت احناف ہی راہ حق پر گامزن اور کفار سے جہاد کرنے والے ہیں۔ اور یہی طا کفہ منصورہ ہے، جس کی حدیث بالا میں صداقت و حقانیت بیان کی گئی ہے۔

صراطِ مستقیم اور اہل سنت:

ہر نمازی دورانِ قرأت ان الفاظ سے بارگاہ خداوندی میں دعا کرتا ہے:

اهدنا الصراط المستقیم۔ (الفاتحہ: 5)

ترجمہ: ہم کو سیدھے راستے پر چلا۔

اب معلوم ہونا چاہئے کہ صراطِ مستقیم سے کون سا راستہ مراد ہے؟

✽ صاحب تفسیر خازن فرماتے ہیں، صراطِ مستقیم سے مراد:

السنة و الجماعة۔ (تفسیر خازن جلد اول صفحہ 17، 18)

”حضور ﷺ کی سنت مبارکہ اور (صحابہ کرام) کی جماعت (کا راستہ)۔“

مطلب یہ ہے کہ ہر نمازی نماز میں حضور ﷺ کی سنت مبارکہ اور صحابہ کرام

رضی اللہ عنہم کے طریقہ پر چلنے کی دعا مانگتا ہے۔

✽ علامہ ابن کثیر رقمطراز ہیں:

وذلك هو الصراط المستقیم لان من وفق لما وفق له من النعم

عليهم من النبيين و الصديقين و الشهداء و الصالحين فقد وفق

للاسلام۔ (تفسیر ابن کثیر جلد 1 صفحہ 24 دار القرآن الکریم بیروت)

ترجمہ: یہ (انعام یافتہ لوگوں کا راستہ) صراط مستقیم ہے جسے انعام یافتہ لوگوں
یعنی نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور نیکوں کے راستے کی توفیق دی گئی
اسے اسلام کی توفیق مل گئی۔

علاوہ ازیں مفسرین کرام نے اس آیت کی تفسیر میں مختلف اقوال نقل کئے ہیں۔
لیکن صراط مستقیم کی جو تفسیر خود قرآن اور زبان رسالت مآب (ﷺ) نے ارشاد
فرمائی ہے اس کو ذکر کر دینا ہی مناسب معلوم ہوتا ہے۔

قرآنی فیصلہ:

صراط مستقیم کی وضاحت کرتے ہوئے خود قرآن بیان کرتا ہے:

صراط الذین انعبت علیہم الایہ۔ (الفاتحہ: 6)

”ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام فرمایا“۔

کس پر انعام فرمایا؟ آیت قرآنی ہے:

انعم اللہ علیہم من النبيين و الصديقين و الشهداء و الصالحين

و حسن اولئک رفیقاً۔ (النساء: 69)

اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور نیکوں پر، اور یہ بہت

اچھے دوست ہیں۔

الحمد للہ ہم نماز میں رسول اعظم ﷺ، صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، شہید اعظم رضی اللہ عنہ اور

غوث اعظم رضی اللہ عنہ اور دیگر محبوبان خدا کا راستہ طلب کرنے کے پابند ہیں۔ نبیوں میں

امام الانبیاء ﷺ کا راستہ سب سے بلند ہے اور امتوں میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا طریقہ

سب سے بہتر ہے۔ گویا ہمیں نماز میں اسی راستہ و طریقہ کو اپنانے کی ترغیب دے کر واضح کر دیا کہ تم نماز میں بھی اہلسنت و جماعت بننے اور اسی پر قائم رہنے کی دعا کیا کرو۔

تفسیر نبوی:

صراط مستقیم کی توضیح حدیث نبوی کی روشنی میں ملاحظہ ہو!

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں:

خط لنا رسول اللہ ﷺ خطا ثم قال هذا سبيل الله ثم خط

خطوطاً عن يمينه و عن شماله و قال هذه سبيل على كل سبيل

منها شيطان يدعو اليه و قرء و ان هذا صراطي مستقيماً فاتبعوه۔

(سنن کبریٰ نسائی جلد 6 صفحہ 343، دارمی جلد 1 صفحہ 671، مسند احمد جلد 1 صفحہ 436، 465، تحفۃ

الاشراف جلد 7 صفحہ 25، مشکوٰۃ شریف صفحہ 30 واللفظ لہ ابن ماجہ صفحہ 3)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے ہمارے (سمجھانے کے) لئے ایک سیدھی لکیر

کھینچی پھر فرمایا: یہ اللہ کا راستہ ہے پھر اس لکیر کے دائیں بائیں کچھ

لکیریں کھینچیں اور فرمایا یہ وہ راستے ہیں جن میں ہر راستہ پر شیطان بیٹھا

اپنی طرف بلاتا ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی: ”یہ میرا سیدھا راستہ ہے پس اس

کی پیروی کرو۔“

اس حدیث پاک میں رسول محترم، نبی محتشم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا:

یہ سیدھی راہ صراط مستقیم اور میرا راستہ ہے لہذا تم اس کی اتباع کرو اور اس سیدھے راستے

کے علاوہ دوسرے راستوں پر شیطان بیٹھا ہے اور وہ اپنی طرف آنے کی دعوت دیتا

ہے۔ جو میرے راستے (صراط مستقیم) کو چھوڑے گا وہ شیطان کے دام فریب میں

پھنس کر عذاب نار کا مستحق ٹھہرے گا اور رحمت خداوندی سے کوسوں دور ہو جائے گا۔

گویا اس حدیث پاک میں سرکار کائنات، فخر موجودات ﷺ نے کھلے لفظوں

میں یہ فرمادیا کہ جس صراطِ مستقیم کے حصول کی ہر نمازی حالت نماز میں دعا مانگتا ہے وہ میرا طریقہ ہے۔

اور یہ یاد رکھیں! حضور اکرم ﷺ کے مبارک طریقہ کو ”سنت“ کے پیارے نام سے یاد کیا جاتا ہے اور جو حضور تاجدارِ انبیاء ﷺ کے طریقہ پر چلتا ہے وہ اہل سنت ہوتا ہے، تو گویا ہر نمازی نماز کی حالت میں بارگاہ رب العزت میں دعا گو ہوتا ہے کہ اے اللہ! مجھے ”اہل سنت“ بنا۔

تو معلوم ہوا ”صراطِ مستقیم“ پر وہی گامزن ہو سکتا ہے جو اہل سنت ہو گا اور جو ”اہل سنت“ نہیں ہے وہ ہرگز ہرگز صراطِ مستقیم کو نہیں پاسکتا بلکہ راہِ حق سے بھٹک کر شیطان کے نرغے میں آ کر عذاب و عتاب پائے گا اور رحمت باری تعالیٰ سے بہت دور ہو کر خائب و خاسر اور نامراد و ناکام ٹھہرے گا۔

لمحہ فکر یہ:

اہل سنت و جماعت سے بلاوجہ اختلاف و افتراق کرنے والے حضرات پورے اخلاص کے ساتھ غور کریں کہ اہل سنت و جماعت سے ناراضگی کتنے بڑے نقصان و خسران کا باعث ہے، سارا کیا دھرا اکارت جا رہا ہے، لہذا اہل سنت و جماعت سے نفرت و بیزاری چھوڑ دیں کیونکہ صرف اسی جماعت میں شمولیت اختیار کر کے بارگاہ رب العزت میں سرخروئی حاصل ہو سکتی ہے اور بس۔

جنہیں حقیر سمجھ کر بجھا دیا تم نے

یہی چراغِ جلیں گے تو روشنی ہو گی

اہل سنت قرآن کی روشنی میں:

اللہ تعالیٰ نے قیامت کے حاضرین کی منظر کشی کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے:

یوم تبیض وجوہ و تسود وجوہ فاما الذین اسودت وجوہہم
اکفرتم بعد ایمانکم فذوقوا العذاب بما کنتم تکفرون و اما
الذین ابیضت وجوہہم ففی رحمۃ اللہ ہم فیہا خلدون۔

(آل عمران 106، 107)

ترجمہ: اس دن کئی چہرے روشن ہوں گے اور کئی کالے ہوں گے تو جو سیاہ رو
ہوں گے (انہیں کہا جائے گا) کہ کیا تم نے کفر اختیار کر لیا تھا ایمان لانے
کے بعد؟ تو اب عذاب (کی اذیتیں) چکھو بوجہ اس کفر کے جو تم کیا کرتے
تھے۔ اور وہ (خوش نصیب) لوگ جن کے چہرے روشن ہوں گے تو وہ
رحمت الہی (کے سائے) میں ہوں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

دو گروہ کون سے ہیں؟

اس آیت مبارکہ میں دو گروہوں کی حالت کو بیان کیا گیا ہے کہ روز حشر ایک
گروہ کے چہرے سیاہ ہوں گے اور وہ عذاب نار میں گرفتار ہوگا اور دوسرا گروہ وہ ہوگا
جس کے چہرے سفید اور چمک دار ہوں گے اور یہ گروہ رحمت خداوندی کا مستحق ٹھہر کر
جنت کی پر شکوہ نعمتوں پر نازاں و فرحان اور خوش و خرم ہوگا۔ یہ دونوں گروہ کون سے
ہیں؟ اور ان کی پہچان کیا ہے؟ اس بات سے متعارف ہونے کیلئے درج ذیل تفسیر
نبوی کو پڑھیے!

تفسیر نبوی:

رحمت دو عالم، نبی مکرم ﷺ نے ان مذکورہ بالا دونوں گروہوں کا تعارف جن
الفاظ سے کرایا ہے انہیں مختلف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مختلف الفاظ سے بیان کیا ہے۔
✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں: حضرت نبی کریم، رؤف رحیم ﷺ

نے خدا تعالیٰ کے فرمان: یوم تبيض وجوه و تسود وجوه کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا:

تبيض وجوه اهل السنة و تسود وجوه اهل البدع۔
(تفسیر درمنثور جلد 1 جزء 2 صفحہ 63 واللفظ: تفسیر مظہری جلد 2 صفحہ 116، تفسیر قرطبی جلد 2 صفحہ 167)

ترجمہ: قیامت کے دن اہل سنت کے چہرے روشن ہوں گے اور اہل بدعت کے چہرے سیاہ ہوں گے۔

﴿﴾ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
رسول اللہ ﷺ نے مذکورہ آیات مقدسہ کو تلاوت فرمایا اور ان کی وضاحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

تبيض وجوه اهل الجماعات و السنة و تسود وجوه اهل البدع و
الاهواء۔ (تفسیر درمنثور جلد 1 جزء 2 صفحہ 63)

ترجمہ: (روز قیامت) اہل سنت و جماعت کے چہرے چمکدار ہوں گے اور

بدعات و خواہشات والوں کے چہرے کالے ہوں گے۔

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت کریمہ کی تفسیر ان الفاظ سے بیان فرمائی ہے:

تبيض وجوه اهل السنة و الجماعة و تسود وجوه اهل البدع و الضلالة۔

۱۔ قارئین کرام! اس روایت کو غیر مقلد عبدالغفور اثری صاحب نے اپنی تصنیف ”اصلی سنت“ کے صفحہ 62 پر بھی نقل کیا ہے اور اس میں اپنی طرف سے کئی الفاظ و حروف کا اضافہ کیا ہے، جو کہ مندرجہ حوالہ میں مذکور نہیں ہیں۔ یہ اثری صاحب کا نہ صرف امام سیوطی پر بلکہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضور اکرم ﷺ پر سیاہ بہتان ہے، جو کہ اثری صاحب کی عادت مستمرہ کا ایک ادنیٰ مظاہرہ ہے۔

(تفسیر درمنثور جلد 1 جزء 2 صفحہ 63، تفسیر مظہری جلد 2 صفحہ 116، تفسیر قرطبی جلد 2 حصہ 4 صفحہ 167،
تفسیر ابن کثیر جلد 1 صفحہ 584، تفسیر خازن جلد 1 صفحہ 369)

ترجمہ: اہل سنت و جماعت کے چہرے منور ہوں گے اور بدعتی اور گمراہوں کے
چہروں پر مردنی چھائے گی۔

نوٹ: یہی مضمون سرفراز گلکھڑوی دیوبندی نے اہل سنت کی پہچان صفحہ 3 پر محمد یحییٰ
گوندلوی نجدی نے مقدمہ دین الباطل جلد 2 صفحہ 30 اور عبدالغفور اثری نے اصلی
اہل سنت صفحہ 61، 62 پر بھی نقل کیا ہے۔

✽ علامہ خطیب بغدادی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے:

يوم تبيض وجوه و تسود وجوه فاما الذين اسودت وجوههم
فاهل البدع و الاهواء و اما الذين ابيضت وجوههم فاهل السنة و
الجماعة۔ (تاریخ بغداد جلد 7 صفحہ 379)

اس روایت کو امام سیوطی نے تین مختلف اسناد کے ساتھ نقل کیا ہے، ملاحظہ ہو!

(تفسیر درمنثور جلد 2 صفحہ 63)

یعنی قیامت کے دن کئی چہرے سفید اور کئی چہرے سیاہ ہوں گے پس جن لوگوں
کے چہرے سیاہ ہوں گے وہ بدعات اور نفسانی خواہشات والے ہوں گے اور جن لوگوں
کے چہرے سفید ہوں گے وہ اہل سنت و جماعت ہوں گے۔

✽ وہابیوں کے مجتہد قاضی شوکانی نے لکھا ہے:

اخرج ابن ابی حاتم و الخطيب عن ابن عباس في قوله (يوم
تبيض وجوه) وجوه اهل السنة و الجماعة (و تسود وجوه) وجوه
اهل البدع و الضلالة۔ و اخرج الخطيب و الديلمي عن ابن
عمر مرفوعاً و اخرج أيضاً مرفوعاً أبو نصر السنجري في الا

بانہ عن ابی سعید۔ (تفسیر فتح القدیر جلد ۱ صفحہ 371)

”ابن ابی حاتم اور خطیب نے حضرت ابن عباس سے فرمان باری تعالیٰ کہ ”کچھ چہرے سفید ہوں گے“ کی تفسیر میں ذکر کیا ہے کہ اہل سنت و جماعت کے چہرے سفید ہوں گے اور کچھ چہرے سیاہ ہوں گے“ کے متعلق کہا ہے کہ بدعتوں اور گمراہی والوں کے چہرے سیاہ ہوں گے۔ اسے خطیب اور دیلمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً بیان کیا ہے اور ابو نصر بخاری نے بھی حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے ابانہ میں مرفوعاً ہی ذکر کیا ہے۔

نتیجہ گفتگو: وفاتِ محمدیہ کے بعد تمام شیعوں کی شیعہ اور

تمام حوالہ جات سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوئی کہ قیامت کے ہولناک اور لرزاؤں والے مناظر میں بھی جو گروہ رحمت خداوندی کے زیر سایہ اور انوار ربانی سے منور اور روشن چہرے والے ہوں گے وہ صرف اہل سنت و جماعت ہی ہوں گے۔ بقول فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ

بے عذاب و عتاب و حساب و کتاب

تا ابد اہل سنت پہ لاکھوں سلام

اور یہ بات بھی پایہ ثبوت کو پہنچی کہ اہل سنت و جماعت کے علاوہ بقیہ تمام فرقے اور گروہ بدعتی اور گمراہ ہیں، صرف اہل سنت ہی نجات حاصل کرنے والی جماعت ہے اہل سنت و جماعت کیلئے جنت کے باغ و بہار ہیں جبکہ بدعتی اور گمراہ فرقوں کیلئے عذاب نار کے علاوہ ذلت و روسیاء ہی ہے۔

سنی خوش نصیب کو باغ و بہار ہے

بد بخت بدعتی کو جہنم کی مار ہے

سنی بنو! حکم قرآنی:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ - (سورہ لقمان: 15)

”اور اس کے طریقے کی پیروی کر جو میری طرف رجوع لایا۔“

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اس ہستی کے طریقے کی پیروی کرنے کا حکم دیا ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوعی لائی۔ اب وہ ہستی کون ہے؟ اس کی نشاندہی کرتے ہوئے مفسرین فرماتے ہیں:

وَهُوَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ -

(معالم التنزیل جلد 5 صفحہ 216 بر حاشیہ خازن، لباب التاویل فی معانی التنزیل جلد 5 صفحہ 216 طبع مصر، التفسیر المظہری جلد 7 صفحہ 257 دہلی، الفتوحات الالہیہ الجمل جلد 3 صفحہ 405 طبع مصر، حاشیہ الصاوی علی تفسیر الجلالین جلد 3 صفحہ 213 طبع مصر)

وہ ہستیاں جن کی اتباع کا حکم ہے وہ نبی ﷺ اور آپ کے اصحاب کرام ہیں۔

نتیجہ ظاہر ہے کہ اس آیت میں بھی طریقہ نبوی ﷺ اور جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم کو لازم پکڑنے کا حکم دیا گیا ہے۔

سنی بنو!..... حکم نبوی:

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھا کر اپنا رخ انور ہماری طرف پھیرا اور ہمیں دلوں میں اتر جانے والا وعظ فرمایا، جس سے آنکھیں بہہ گئیں اور دل دہل گئے، ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! لگتا ہے آپ کا یہ وعظ الوداعی وعظ ہے؟ آپ ہم سے کس بات کا وعدہ لینا چاہتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں تقویٰ و پرہیزگاری کا حکم دیتا ہوں اور حق بات سننے اور امیر کی اطاعت کرنے کی وصیت کرتا ہوں

اگرچہ تم پر ایک ادنیٰ حبشی غلام ہی امیر کیوں نہ مقرر کر دیا جائے، آگے ارشاد فرمایا:

فانه من يعيش منكم بعدى فسیری اختلافاً كثيراً فعليكم

بسنتی و سنة الخلفاء الراشدين المہدیین۔

(ابو داؤد حصہ دوم صفحہ 279 واللفظ لہ، ابن ماجہ شریف صفحہ 5، ترمذی جلد 2 صفحہ 92 مشکوٰۃ صفحہ 30)

المستدرک صفحہ جلد 1 صفحہ 96)

ترجمہ: جو شخص میرے بعد زندہ رہا وہ (امت میں) بہت زیادہ اختلاف دیکھے گا لہذا تم میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنتوں کو لازم پکڑنا۔

اس حدیث پاک میں نبی محترم ﷺ نے بواسطہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی ساری امت کو سختی کے ساتھ اپنی سنتوں اور اپنے پیارے خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے طریقوں پر عمل کرنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔

واضح رہے! حضور مکرم، نبی محترم ﷺ کی سنت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طریقوں پر عمل پیرا ہونے والے کو ”اہل سنت و جماعت“ کہا جاتا ہے، تو گویا آقائے کائنات ﷺ اپنی امت کو یہ حکم دے رہے ہیں کہ اختلاف امت کے وقت تم میری اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سنتوں پر عمل کریں گے ”اہل سنت و جماعت“ بننا۔

بانت وہی ہے جو اوپر بیان ہو چکی ہے کہ جب مسلمان اختلاف و انتشار کا شکار ہو جائیں تو تم سوا داعظم اہل سنت و جماعت کی پیروی کر کے سنی بننا اور باقی مذاہب باطلہ سے دامن بچا کر اسی کا ہورہنا۔

اہل سنت گمراہ نہیں ہو سکتے

بعض نادان اہل سنت و جماعت پر بات بات پہ بدعت و ضلالت کے فتوے چسپاں کرتے رہتے ہیں۔ ان لوگوں کو ہوش کے ناخن لینے چاہئیں، اہل سنت و جماعت ہرگز ہرگز گمراہ اور بدعتی نہیں، کیونکہ

﴿﴾ یہ وہ ناجی جماعت ہے جس کا ہر دور میں ہمیشہ غلبہ اور بول بالا رہا ہے۔
 ﴿﴾ یہی وہ جماعت ہے کہ شدید اختلاف و افتراق کے دور میں بھی مدنی محبوب ﷺ نے اسی جماعت کے ساتھ منسلک رہنے کا حکم فرمایا ہے۔

﴿﴾ یہی وہ جماعت ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پاک ﷺ کی منتخب فرمودہ ہے۔
 اہل سنت و جماعت کی تغلیط و تردید کرنے والے حضرات حقیقت پسندی کا ثبوت دیتے ہوئے سوچیں کہ اہل سنت و جماعت کو برا کہتے کہتے درپردہ وہ اللہ تعالیٰ اور رسول اعلیٰ ﷺ کے انتخاب و اعتبار کو برا کہہ رہے ہیں اور خدا و مصطفیٰ (جل جلالہ و
 ﷺ) سے برآء و بغاوت کر رہے ہیں۔ معاذ اللہ۔

بے گناہوں کو بھی پامال کئے جاتے ہو

پاؤں رکھتے ہو کہاں اور کہاں پڑتے ہیں!

حدیث پاک سے تائید:

مندرجہ بالا بات ایجاد بندہ نہیں، بلکہ سرور کائنات، فخر موجودات، حضرت محمد
 مصطفیٰ ﷺ کے درج ذیل ارشادات عالیہ کا خلاصہ ہے ملاحظہ ہو!
 ﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

قال رسول اللہ ﷺ ترکتم فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم

بہما کتاب اللہ و سنة رسولہ۔ (موطا امام مالک، صفحہ 702 مشکوٰۃ صفحہ 31)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑی
 ہیں۔ جب تک انہیں تھامے رہو گے ہرگز گمراہ نہیں ہو گے۔ ان میں
 ایک اللہ کی کتاب اور دوسری اس کے رسول ﷺ کی سنت۔

﴿﴾ دوسرے مقام پر موجود ہے:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنْ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ فَلَنْ تُضَلُّوا
أَبَدًا كِتَابَ اللَّهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِ ﷺ۔

(سنن کبریٰ جلد دہم صفحہ 114، مستدرک للحاکم جلد 1 صفحہ 93 واللفظ لہ)

ترجمہ: اے لوگو! میں نے تمہارے اندر دو چیزیں چھوڑی ہیں اگر تم مضبوطی سے ان سے وابستہ رہو گے تو کبھی گمراہ نہ ہو سکو گے، اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے نبی ﷺ کی سنت مبارکہ۔

کتنے واضح الفاظ میں فیصلہ سنا دیا کہ کتاب اللہ اور حضور اکرم ﷺ کی سنت سے وابستہ رہنے والا (اہل سنت) کسی صورت بھی راہ راست سے بھٹک نہیں سکتا۔ بلکہ وہ ہر آن راہ راست اور جادۂ جنت پہ گامزن رہے گا، اس حدیث پاک میں کتاب و سنت پر عمل کرنے والے (اہل سنت) کو زبان رسالت ﷺ نے ہمیشہ کیلئے ہدایت و کامیابی کا سرٹیفکیٹ مرحمت فرما دیا ہے کیونکہ انہیں ایسا راستہ نصیب ہوا ہے جو سیدھا

۱۔ مندرجہ بالا روایت کو غیر مقلد عبدالغفور اثری نے اپنی کتاب ”اسلی اہل سنت“ کے صفحہ 18 پر حروف کے اضافے کے ساتھ نقل کیا ہے اور موطا امام مالک کے علاوہ مشکوٰۃ شریف صفحہ 31 کا حوالہ بھی دیا ہے۔ واضح ہو کہ مندرجہ بالا روایت بقید حروف موطا اور مشکوٰۃ شریف صفحہ 31 پر تو کجا پوری موطا و مشکوٰۃ شریف کے کسی بھی صفحہ پر برسر موجود نہیں ہے۔۔۔۔۔ یہ اثری صاحب کا امام مالک اور امام محمد بن عبد اللہ خطیب تبریزی پر زبردست جھوٹ اور نفید بہتان ہے جس میں اثری صاحب خوب ماہر ہیں۔

۲۔ اثری صاحب! آپ شکایت تو علامہ ضیاء اللہ قادری صاحب رحمہ اللہ سے کرتے ہیں جبکہ آپ خود تحریف اور کذب بیانی کے میدان کے شہسوار ہیں دوسروں کو ہدف طعن بنانے کے بجائے آپ کو اپنی گفتار و کردار کی فکر کرنا چاہئے تھی۔۔۔۔۔ بقول کے:

اوروں کے عیب بے شک ڈھونڈتا رو رات دن
چشم عبرت سے کبھی اپنی بھی سیاہ کاری دیکھ!

جنت اعلیٰ کو جاتا ہے۔

شفاعت اور حصول جنت اہل سنت کی پیروی میں:

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

رجلان لاتنا لہم شفاعتی و فی رواية اخرى صنفان من امتی

لاتنا لہما شفاعتی امام ظلوم و غال فی الدین مارق منه یعنی

الذی یغلو فی دینہ حتی یخرج من طریق السنۃ و الجماعۃ۔

(تہذیب الثقلین صفحہ 301 از امام ابواللیث سمرقندی)

ترجمہ: دو آدمیوں کو میری شفاعت نصیب نہ ہوگی، ایک تو ظالم حکمران اور

دوسرا غلو کر کے دین سے نکلنے والا، یعنی جو آدمی گمراہی اختیار کر کے سنت،

جماعت کے طریقے سے خارج ہو جائے۔

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

بہمیں دوران خطبہ ارشاد فرمایا:

فان سرکم ان تسکنو بحبوحۃ الجنۃ و نعیمہا فالزموا السنۃ و

الجماعۃ۔ (ایضاً صفحہ 302)

ترجمہ: اگر تم جنت اعلیٰ اور اس کی پر شکوہ نعمتوں میں سکونت اختیار کرنا چاہتے

ہو تو سنت، جماعت کو لازم پکڑو۔

احادیث مذکورہ سے معلوم ہوا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اور جنت اعلیٰ کا

حصول صرف ”اہل سنت و جماعت“ کو نصیب ہوگا۔

مسلمک سنت پہ اے سالک چلا جائے دھڑک

جنت الفردوس کو جاتی ہے سیدھی یہ سڑک

اہل سنت کو دیکھنا عبادت ہے:

مفسر قرآن علامہ محمد بن عبد اللہ قرطبی علیہ الرحمہ اپنی مایہ ناز تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالہ سے لکھتے ہیں:

النظر الى الرجل من اهل السنة يدعو الى السنة و ينهى عن

البدعة عبادته (تفسیر قرطبی جلد چہارم جزء 7 صفحہ 141)

ترجمہ: اہل سنت کے آدمی کو دیکھنا عبادت ہے (کیونکہ) وہ سنت پر عمل کرنے کی دعوت دیتا ہے اور بدعت سے بچاتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اہل سنت و جماعت سے اس قدر الفت و پیار فرماتے ہیں کہ ان کی زیارت کو باعث ثواب قرار دیتے ہیں، اگر اہل سنت و جماعت کے احباب اور افراد کی زیارت باعث عظمت ہے تو اہل سنت و جماعت میں شمولیت دونوں جہاں کی رحمت و رفعت کا سبب کیوں نہیں؟

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مسلک:

مسلک اہل سنت و جماعت کوئی جدید یا خود ساختہ مسلک نہیں بلکہ اس کا دور ابتداء اتنا ہی قدیم ہے جتنا کہ سنت نبوی کا، جیسے سنت نبوی زمانہ نبوی سے متعلق و مسلک ہے ایسے ہی اہل سنت و جماعت بھی سرکارِ دو جہاں خاتمِ مرسلان صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ سے وابستہ اور مقترن ہیں۔ اس لئے سب سے پہلے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہی اہل سنت قرار پاتے ہیں، کیونکہ یہی وہ پاک نفوس ہیں جنہیں سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل پیرا ہونے کا اولین درجہ حاصل ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد جس کو بھی سنت محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا نور حاصل ہوا ہے وہ انہیں بابرکات ذوات کے وسیلہ و توسط کا فیضان ہے۔

امام ابن شہاب زہری کی تائید:

امام زہری رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

ان الناس كانوا في حياة رسول الله ﷺ اهل سنة۔

(منتخب کنز العمال بر حاشیہ مسند احمد جلد 5 صفحہ 420)

ترجمہ: بیشک رسول اللہ ﷺ کی مبارک زندگی میں موجود لوگ اہل سنت تھے۔

رسول مکرم ﷺ کے زمانہ مبارک میں جو لوگ اہل سنت تھے وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہی تو تھے جو خیر امتی قرنی (بخاری جلد 1 صفحہ 515) یعنی سب سے بہتر زمانہ میرا زمانہ ہے، کے فرمان سے مشرف و ممتاز تھے۔

تابعین عظام رضی اللہ عنہم کا مسلک:

حضور تاجدار انبیاء، محبوب کبریٰ ﷺ کی بحالت ایمان زیارت یا صحبت سے مشرف ہونے والا خوش نصیب جس کا خاتمہ ایمان پر ہوا ہو، صحابی کے پیارے نام سے موسوم ہوتا ہے اور مذکورہ قیود و حدود کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زیارت و صحبت کا شرف حاصل کرنے والے سعادت مند کو تابعی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، گویا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد تابعین عظام کا مقام و مرتبہ ہے، جس طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم لقب اہل سنت کے اولین مصداق ہیں ایسے ہی ان کے بعد تابعین عظام رضی اللہ عنہم بھی اسی مبارک مسلک اور پیارے نام کے لائق ہیں۔ کیونکہ تاحیات وہ اسی مسلک پر عمل پیرا رہے ہیں۔

امام ابن سیرین کی گواہی:

جلیل القدر تابعی امام ابوبکر بن سیرین رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے امام مسلم اور

امام ترمذی علیہما الرحمۃ نے نقل کیا ہے:

لم یكونوا یسئلون عن الاسناد فلما وقعت الفتنة قالوا سمو لنا رجالکم
فی نظر الی اهل السنة فیوخذ حدیثهم وینظر الی اهل البدع فلا
یوخذ حدیثهم۔ (مسلم شریف جلد اول صفحہ ۱۱۰ اللفظانہ، ترمذی جلد ۲ صفحہ ۲۳۶)

ترجمہ: پہلے زمانہ میں (محدثین) اسناد کے متعلق سوال نہیں کرتے تھے۔ لیکن
جب فتنہ برپا ہو گیا تو (محدثین) کہتے حدیث بیان کرنے والے آدمیوں
کے نام لو! تو اہل سنت کی (روایت کردہ) احادیث کو قبول کر لیا جاتا اور
اہل بدعت کی روایات کو رد کر دیتے۔

نوٹ: یہی بات امام بخاری کی طرف منسوب کتاب جزاء رفع الیدین صفحہ ۴۳
مترجم از خالد گر جا کھی، صفحہ ۴۷ مترجم از زبیر علی زئی پر بھی موجود ہے کہ
”زائدہ سلف کے طریقہ کے مطابق صرف اہل سنت سے حدیثیں بیان
کرتے تھے۔ گویا تمام اسلاف صرف اہل سنت کی روایات قبول کرتے
تھے۔“

یعنی تابعین عظام کے دور میں جب فرقہ واریت کی دبا چلی تو اہل سنت اور بدعتی
دونوں قسم کے لوگ احادیث روایت کرتے تھے۔ لیکن محدثین کرام حدیث کے متعلق
رواۃ کے نام اور مسلک تک کی چھان پھٹک کرتے تھے اگر راویوں کا تعلق مسلک اہل
سنت و جماعت سے ہوتا تو محدثین کرام بخوشی نہ صرف اس حدیث کو قبول فرماتے تھے
بلکہ بڑے اہتمام کے ساتھ اس حدیث کو اپنی اپنی کتب میں درج بھی فرماتے۔

ان عبارات سے معلوم ہوا کہ جس طرح حضور نبی کریم ﷺ کے مبارک دور میں
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اہل سنت کے نام سے موسوم تھے اسی طرح دور تابعین اور بعد
کے زمانوں میں بھی مسلک اہل سنت مشہور و متداول تھا اور اسی نام و مسلک سے صحیح
العقیدہ مسلمان کی شناخت ہوا کرتی تھی، کیونکہ اس دور میں رافضی، خارجی اور معتزلی

جیسے ضال و مضل (گمراہ اور گمراہ کن) فرتے پیدا ہو چکے تھے۔

ابن تیمیہ کی گواہی:

اہل سنت و جماعت کا مبارک نام و پیارا مسلک دور نبوی اور زمانہ تابعین و تبع تابعین سے چلا آ رہا ہے یہ نام و مسلک آج کی پیداوار نہیں، ہمارے اس دعویٰ کی گواہی مخالفین کے امام ابن تیمیہ یوں دیتے ہیں:

و من اهل السنة و الجماعة مذهب قدیم معروف قبل ان یخلق
اللہ ابا حنیفہ و مالک و الشافعی و احمد فانه مذهب الصحابة
الذین تلقوه عن نبیہم و من خالف ذالك كان مبتدعا عند
اهل السنة و الجماعة۔ (منہاج السنۃ جلد اول صفحہ 254)

ترجمہ: اہل سنت و جماعت قدیم و معروف مذہب ہے یہ مسلک امام ابو حنیفہ،
امام مالک، امام شافعی اور امام احمد (رحمۃ اللہ علیہم) کی پیدائش سے بھی پہلے کا ہے
اور یہ مذہب صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کا مذہب ہے، انہوں نے یہ مذہب
اپنے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) سے حاصل کیا تھا جو شخص اس کے خلاف چلے گا وہ اہل
سنت و جماعت کے نزدیک بدعتی قرار پائے گا۔

حاصل کلام:

ابن تیمیہ کی اس عبارت سے درج ذیل باتیں واضح ہوتی ہیں:

- ﴿﴾ اہل سنت و جماعت نیا مذہب نہیں بلکہ یہ جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و
تابعین عظام علیہم الرحمۃ اور صلحائے ملت و علماء امت کا مسلک و مذہب ہے۔
- ﴿﴾ صحابہ کرام نے یہ مسلک حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کیا تھا۔
- ﴿﴾ یہ مسلک کوئی عامۃ الناس کی اختراع و ایجاد نہیں بلکہ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا عطا

فرمودہ و پسندیدہ ہے۔

✽ اہل سنت و جماعت کی مخالفت کرنے والے بدعتی ہیں۔

ہر دور میں مسلک اہل سنت:

مسلک اہل سنت و جماعت سرکارِ دو عالم، نور مجسم ﷺ اور صحابہ کرام و اہل بیت عظام رضی اللہ عنہم کے زمانہ مبارکہ سے چلا آرہا ہے دور تا بعین میں بھی اس مسلک کو چار دانگ عالم میں شہرت و قبولیت حاصل ہوئی اور آج بھی اسی مسلک پر اعتماد و اعتقاد رکھنے والے مسلمانوں کی اکثریت و اغلبيت ہے۔ آں دم تا ایں دم یہی مسلک ائمہ و فقہاء، مفسرین و محدثین اور اولیاء کرام رضی اللہ عنہم کا مختار و پسندیدہ ہے اور بزرگانِ دین اسی مسلک کے مطابق اپنے عقائد کی ترتیب اور اعمال کی تعمیل کرتے رہے ہیں اور اپنے متوسلین و معتقدین کو اسی مسلک کے ساتھ مسلک رہنے اور اسی پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کرتے رہے ہیں تاکہ خدا و مصطفیٰ (ﷺ) کی ذات تک وصول اور جنت کا حصول ہو سکے۔

اہل سنت اور صلحائے امت:

چونکہ ہر دور میں اہل سنت و جماعت کی کثرت و شہرت رہی ہے اس لئے تمام ادوار کے مفسرین، محدثین اور اولیاء کرام کے اقوال عالیہ اور ارشادات مقدسہ کا احاطہ اگر ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے اور ہماری یہ مختصر تالیف اس کی متحمل بھی نہیں۔ تاہم بمصداق مشتہ نمونہ از خروارے چند ایک معتبر و مستند اکابرین کے ارشادات و فرمودات ذکر کرنے پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

حضور داتا گنج بخش علی ہجویری:

حضرت داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کے متعلق فرماتے ہیں:

آن امام امامان و مقتدائے سنیاں۔ (کشف المحجوب)

ترجمہ: آپ اماموں کے امام اور اہل سنت کے پیشوا ہیں۔

اس عبارت سے حضور داتا صاحب علیہ الرحمۃ کی حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ سے عقیدت و الفت اور مسلک اہل سنت سے محبت و چاہت کا اندازہ ہو رہا ہے۔

حضرت امام حسن بصری:

جلیل القدر تابعی، حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق صاحب نبراس علامہ شیخ عبدالعزیز پرہاری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

ان الحسن من امثال اهل السنة۔ (نبراس)

ترجمہ: اس بات میں کوئی شک نہیں کہ حضرت امام حسن بصری اہل سنت کے اکابرین سے ہیں۔

حضرت امام ابوالحسن اشعری:

حضرت امام ابوالحسن اشعری علیہ الرحمۃ جو کہ صحابی رسول، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہیں۔ آپ کے متعلق امام ربانی، حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

شیخ ابو الحسن اشعری رئیس اہل سنت است۔ (دفتر دوم مکتوب نمبر 67)

ترجمہ: حضرت شیخ ابوالحسن اشعری اہل سنت کے پیشوا ہیں۔

✽ اور صاحب نبراس علامہ عبدالعزیز پرہاری بھی فرماتے ہیں:

و ابو الحسن هو رئیس اکثر المتکلمین من اهل السنة۔ (نبراس)

ترجمہ: امام ابوالحسن اشعری اکثر متکلمین (فلاسفہ) اہل سنت کے سردار اور استاذ ہیں۔

حافظ ابن حجر عسقلانی:

شارح بخاری، امام حافظ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ بدعتی کی پہچان کراتے ہوئے اہل سنت کی حقانیت کو یوں بیان فرماتے ہیں:

المبتدع من اعتقد شيئا مما يخالف اهل السنة و الجماعة۔

(حاشیہ بخاری جلد 1 صفحہ 96، فتح الباری جلد اول)

ترجمہ: بدعتی (بد مذہب) وہ آدمی ہے جس نے اس چیز کو اپنایا جو اہل سنت و جماعت کے مخالف ہے۔

معلوم ہوا حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کے نزدیک وہ شخص بدعتی ہے جو اہل سنت کا مخالف ہے اور دوسری چیز یہ واضح ہوئی کہ بدعت سے وہی آدمی بچ سکتا ہے جس کا عقیدہ اہل سنت و جماعت کے عقیدہ کے مطابق ہو۔ کیونکہ جہاں سنت ہو وہاں بدعت کا کیا کام۔

حضور غوث پاک اور اہل سنت:

قطب ربانی، حضرت غوث پاک، شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو مخالفین بھی ولی کامل مانتے ہیں اور آپ کی طرف منسوب کتاب ”الغنیہ“ کو آپ کی تصنیف جانتے ہیں۔ لہذا غنیۃ الطالبین کے حوالہ سے چند حقائق پیش خدمت ہیں:

غنیۃ الطالبین کے مختلف صفحات پر عقائد کا ذکر کیا گیا ہے تقریباً ہر عقیدہ کے شروع میں مندرجہ ذیل الفاظ استعمال کئے گئے ہیں:

و يعتقد اهل السنة، اهل السنة يعتقدون، اجمع اهل السنة، اتفق

اهل السنة۔ (الغنیۃ اول صفحات 71-79)

ترجمہ: اہل سنت کا یہ عقیدہ ہے، اہل سنت یہ عقیدہ رکھتے ہیں، اس مسئلہ پر

اہل سنت کا اجماع ہے، (اس بات پر) اہل سنت متفق ہیں۔

ان الفاظ سے حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی مذہب اہل سنت و جماعت سے محبت و پیار اور آپ کے اپنے مسلک کا بھی اہل سنت کے عقائد کے مطابق ہونے کا جو اظہار ہو رہا ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔

ناجی گروہ اہل سنت:

حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ مختلف فرقوں کا ذکر کرنے کے بعد جو فیصلہ فرمایا وہ یہ ہے کہ باقی سارے فرقے دوزخی ہیں صرف اہل سنت جنتی ہیں:

و اما الفرقة الناجية فهي اهل السنة و الجماعة۔ (الغنیہ، اول صفحہ 85)

ترجمہ: اور نجات پانے والا گروہ صرف اہل سنت و جماعت ہے۔

عقائد اہل سنت کی تالیف:

حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کتاب ”الغنیہ“ کے صفحہ 58 تا 81 پر عقائد کے متعلق گفتگو کرنے کے بعد فرمایا: هذا آخر ما الفنا في معرفة الصانع والاعتقاد على مذهب اهل السنة و الجماعة۔ (الغنیہ جزء 1 صفحہ 80)

ترجمہ: یہ آخری بات ہے جو ہم نے خدا تعالیٰ کی پہچان اور مذہب اہل سنت و جماعت کے مطابق عقیدہ سنوارنے کے متعلق لکھی ہے۔

اس عبارت سے صاف صاف معلوم ہوا کہ حضرت غوث پاک رحمہ اللہ کے نزدیک صرف اور صرف اہل سنت و جماعت کے عقائد و نظریات معتبر و معتد علیہ ہیں کسی اور مذہب و گروہ کے نہیں۔

مبتدی طریقت پر ضروری ہے:

شریعت کے ساتھ ساتھ طریقت سے منسلک ہونا بھی اکابرین و بزرگان دین کا

طریقہ و وطیرہ رہا ہے، حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ بھی اس بات کی تائید فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اگر آدمی طریقت کے ساتھ وابستہ ہونا چاہتا ہے تو اس پر سب سے پہلے کونسا ”فرض“ عائد ہوتا ہے۔ فرماتے ہیں:

يجب على المبتدى في هذه الطريقة الاعتقاد الصحيح الذي هو

الاساس۔ (الغنیہ حصہ 2 صفحہ 163)

ترجمہ: طریقت کی ابتداء کرنے والے پر عقیدہ کو درست کرنا ضروری ہے کیونکہ یہ بنیاد ہے۔

ظاہر ہے جب بنیاد ہی ٹھیک نہ ہو تو عبارت کس طرح درست ہوگی۔
اب سوال پیدا ہوا کہ آدمی کس مسلک کے ساتھ وابستگی اختیار کرے تاکہ اس کا عقیدہ درست ہو سکے؟ تو حضرت غوث پاک فرماتے ہیں کہ کسی اور طرف نظر اٹھانے کی ضرورت نہیں

فيكون على عقيدة السلف الصالح اهل السنة القديمة سنة الانبياء

والمرسلين والصحابة والتابعين والاولياء والصدّيقين۔

(الغنیہ حصہ 2 صفحہ 163)

ترجمہ: وہ نیک بزرگوں کے عقیدہ و مسلک اہل سنت کے مطابق عقیدہ بنائے

(کیونکہ اہل سنت) قدیم ہیں (اور یہ) انبیاء کرام، مرسلین عظام،

تابعین، اولیاء اور سچے لوگوں کے طریقہ پر ہیں۔

کتنے احسن پیرایہ میں مذہب اہل سنت کی قدامت و صداقت اور عظمت و رفعت

کو اجاگر فرمایا ہے۔

حضرت غوث پاک کی دعا:

اہل سنت و جماعت کی قدامت و صداقت کو بیان کرنے کے بعد حضرت غوث

پاک رضی اللہ عنہ باطل فرقوں سے بچنے کیلئے خدا تعالیٰ کی بارگاہ عالیہ میں یوں دست بدعا ہیں:

اعاذنا اللہ و ایاکم من شر هذه المذاهب و اهلها و اماتنا علی

الاسلام والسنة فی الفرقة الناجية برحمتہ۔ (الغنیہ حصہ اول صفحہ 95)

”اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو ان مذاہب باطلہ اور صاحبان مذاہب کے شر

سے بچائے اور اپنی رحمت سے ہمیں اسلام اور سنت اور فرقہ ناجیہ

(اہلسنت و جماعت) کے زمرہ میں وفات نصیب فرمائے۔“ (آمین)

دعوت فکر:

حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے مندرجہ بالا فرمودات اور دعائیہ کلمات تمام پیران

عظام خصوصاً قادری سلسلہ سے منسلک ہونے والے افراد کیلئے مشعل راہ اور نشان

منزل ہیں۔ لہذا آپ بقیہ باطل فرقوں سے دستبردار ہو کر اہلسنت و جماعت ہی سے

وابستگی پر اکتفاء فرمائیں۔ آپ کیلئے دین و دنیا کی بہتری اسی میں مضمر ہے۔

نوٹ: کیا ”الغنیہ“ حضرت غوث پاک کی کتاب ہے؟ اس بات کی وضاحت کیلئے

اور غوث پاک کے عقائد و نظریات سے آگاہ ہونے کیلئے ہماری کتاب ”غنیۃ الطالبین

تحقیق کے آئینہ میں“ کا مطالعہ فرمائیں۔

حضور امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ اور اہلسنت:

امام ربانی، مجدد الف ثانی، حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی رضی اللہ عنہ جن کی

علمی جلالت اور علوم مرتبت کے مخالفین بھی قائل و معترف ہیں۔

آپ نے بھی اپنے مکتوبات شریفہ میں جا بجا اہلسنت و جماعت سے منسلک اور

وابستہ رہنے کی تلقین فرمائی ہے، جن میں سے چند ایک کا بیان درج ذیل ہے۔

فرقہ ناجیہ اہلسنت:

آپ فرماتے ہیں:

اولاً بتصحیح عقائد است بمقتضائے آرائے فرقہ ناجیہ اہلسنت و جماعت اندو ثانیاً باتیان احکام شرعیہ عملیہ است بروفق آرائے مجتہدین این فرقہ علیہ و ثالثاً بتصفیہ و تزکیہ است برطبق سلوک صوفیہ علیہ این فرقہ سنیہ۔ (دفتر اول مکتوب 71)

”سب سے پہلے عقائد کو صحیح کرنا چاہئے اہلسنت و جماعت کی شروحات کے مطابق، کیونکہ یہ نجات پانے والا گروہ ہے۔ پھر احکام شرعیہ عملیہ کو اپنانا چاہئے اس گروہ کے ائمہ مجتہدین کی تصریحات کے مطابق اور تیسرے نمبر پر قلبی تزکیہ و تصفیہ کرنا چاہئے اس گروہ کے صوفیہ کرام کی تعلیمات کے مطابق۔“

یعنی عقائد، اعمال شرعیہ عملیہ اور امور طریقت و تصوف تمام تر ہی مسلک اہل سنت کے مطابق استوار کرنے چاہئیں۔

اخروی نجات اہلسنت کی اتباع میں:

حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں:

طریقة النجاة متابعة اهل السنة و الجماعة کثرهم الله سبحانه فی الاقوال و الافعال و فی الاصول و الفروع فانهم الفرقة الناجية و ما سواهم من الفرق فهم فی معرض الزوال و شرف الهلاك علمه الیوم احد اولم يعلم اما فی الغد فیعلمه کل احد و لا ینفع۔

(دفتر اول مکتوب 69)

”نجات کا راستہ اقوال و افعال اور اصول و فروع میں اہلسنت و جماعت

(اللہ انہیں زیادہ کرے) کی پیروی میں ہے کیونکہ یہی نجات پانے والا گروہ ہے اور اس کے علاوہ تمام فرقے مقام زوال اور ہلاکت کے دھانے پر کھڑے ہیں، آج کوئی اس بات کو جانے یا نہ جانے کل (روز قیامت) ہر کوئی اس سے آگاہ ہو جائے گا (لیکن کل کا جاننا) فائدہ نہ دے گا۔

یعنی وہ لوگ جو اہلسنت و جماعت سے الگ ہو کر بے دین اور گمراہ فرقوں میں بٹ چکے ہیں اور اپنے زعم فاسد کے مطابق انہی کو حق اور جنتی سمجھتے ہیں اور اہلسنت و جماعت کو چھوڑے ہوئے ہیں، انہیں اس بات سے بخوبی آگاہ ہو جانا چاہئے کہ یہ سارے خود ساختہ فرقے مقام زوال اور ہلاکت کے کنارے کھڑے ہیں ان کی تعلیمات پر چل کر انہیں ہرگز راہ ہدایت اور درجہ قبولیت نصیب نہیں ہو سکتا۔ اگر جہنم سے رستگاری اور نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو پھر آج اور ابھی مسلک حق اہلسنت و جماعت میں شمولیت اختیار کر لیں ورنہ قیامت کے روز سوائے پچھتاوے کے اور کچھ نہیں ملے گا اور اس وقت کا پچھتاوا کام نہیں آئے گا، کیونکہ

وقت پر کافی ہے قطرہ آب خوش ہنگام کا
جل گیا جب کھیت برسا مینہ تو پھر کس کام کا

اہلسنت کی مخالفت زہر قاتل:

اہل سنت و جماعت سے وابستگی ضامن نجات ہے، جبکہ اہل سنت و جماعت کی مخالفت زہر قاتل ہے، حضرت امام ربانی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

انسان کیلئے مسلک اہلسنت و جماعت کے نظریات کے مطابق عقیدہ رکھنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں، کیونکہ یہی سوادا عظیم اور جم غفیر ہے اور آخرت کی کامیابی اور جہنم سے رستگاری کا یہی راستہ ہے:

و خبیث اعتقاد کہ مخالفت مقتدائے اہل سنت است سم قاتل
 است کہ بموت ابدی و عذاب سرمدی برساند۔ (دفتر دوم مکتوب 67)
 یعنی اکابرین اہلسنت کی مخالفت بد عقیدگی بھی ہے اور زہر قاتل بھی جو کہ ابدی
 موت اور دائمی عذاب کا موجب ہے۔

اہل سنت کی بال برابر مخالفت بھی باعث خطرہ:

ایک اور مقام پر آپ فرماتے ہیں:
 اہلسنت و جماعت کہ فرقہ ناجیہ اندونجات بے اتباع ایں بزرگواراں
 متصور نیست و اگر سر مو مخالف است خطر در خطر است۔ (دفتر اول مکتوب 59)
 یعنی نجات پانے والی جماعت، اہلسنت و جماعت کے بزرگوں کی پیروی کے بغیر
 نجات کا تصور بھی نہیں ہو سکتا اگر ان سے بال برابر بھی مخالفت کی تو خطرہ ہی خطرہ ہے۔
اہلسنت کی مخالفت باعث ضلالت:

مزید فرماتے ہیں:

فطوبی لمن وفق لمتا بعثتم و شرف بتقلیدهم و ویل لمن
 خالفهم و اعتزل عنهم و رفض عن اصولهم و خرج عن زمرتهم
 فضلوا و اضلوا۔ (دفتر اول مکتوب 59)

یعنی مبارک ہو اس شخص کو جسے اہلسنت و جماعت کی پیروی کی توفیق ملی اور ان کی
 تقلید کا شرف حاصل ہوا اور ہلاکت ہے اس کیلئے جس نے اہلسنت کی مخالفت کی، ان
 سے منہ موڑا اور ان کے زمرہ سے نکل گیا۔ (ایسے لوگ) خود بھی گمراہ ہیں اور دوسروں
 کو بھی گمراہ کرنے والے ہیں۔

عقلمند پر اولین فرض:

فرض نخستین بر عقلاء تصحیح عقائد است بموجب آراء صائبہ اہلسنت و

جماعت شکر اللہ علیہم کہ فرقہ ناجیہ اند۔ (دفتر اول مکتوب 266)

یعنی عقلمندوں پر اولین فرض یہ ہے کہ وہ اہلسنت و جماعت (اللہ تعالیٰ ان کی

کاوشوں کو شرف قبولیت سے نوازے) کے مطابق اپنے عقائد درست کریں کیونکہ یہ ناجی گروہ ہے۔

پیر اپنے مرید کو نصیحت کرے:

دیگر حضرات کو عمومی نصیحت فرمانے کے بعد آپ مسند خلافت پر براجمان پیران

عظام کو تلقین فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی شیخ یا پیر کے پاس بیعت ہونے کیلئے حاضر

ہو تو اس پیر و مرشد پر ضروری ہے کہ وہ مرید کو دیگر وظائف کے علاوہ تصحیح عقائد کی بھی

نصیحت کرے۔ آپ فرماتے ہیں:

تصحیح عقائد بمقتضائے آراء فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت نصیحت نما

ید و بتعلیم احکام فقہیہ ضروریہ و عمل بموجب آں علم تاکید فرماید کہ طیران دریں

راہ بے ایں دو جناح اعتقادی و عملی میسر نیست۔ (مبداء و معاد منہا نمبر ۱۰)

شیخ اپنے مریدوں کو نجات پانے والی جماعت ”اہلسنت و جماعت“ کی تعلیمات

کے مطابق عقائد درست کرنے کی نصیحت بھی کرنے اور یہ بھی فرمائے کہ وہ فقہ کے

ضروری احکام سیکھ کر اپنے علم کے مطابق عمل کریں۔ کیونکہ اس راہ (طریقہ) میں

ان (اعتقادی و عملی) دو بازوؤں کے بغیر پرواز کرنا محال ہے۔

ملاحظہ فرمائیں! کتنی سختی سے اہلسنت و جماعت کے عقائد و نظریات پر کار بند

رہنے کا حکم فرمایا جا رہا ہے۔

لمحہ فکریہ! آج کل کے پیران عظام، خلفاء کرام اور گدی نشینان کیلئے لمحہ فکریہ ہے۔ جو ہر ایک کو سینے سے لگائے ان کی تعریف میں رطب اللسان ہیں اور بڑی سادگی سے کہہ دیتے ہیں کہ ہم کسی کو برا نہیں کہتے، ہم کسی سے جھگڑنا نہیں چاہتے، باطل فرقوں کی تردید کر کے ان کی دل آزاری نہیں کرنا چاہیے۔ فقیر کا کام لڑائی جھگڑا نہیں ہوتا، ہم تو صرف باطن کی اصلاح کرتے ہیں، ہماری نظر میں سبھی ایک جیسے ہیں۔ مخالفت کرنے سے فساد پیدا ہوتا ہے۔ استغفر اللہ۔

رکمی پیروں سے چند سوالات:

جنگلی اور رکمی پیر کیا درج ذیل سوالات کے جوابات دینے کی زحمت گوارا فرمائیں گے؟..... کہ کیا

- ✽ آپ کا درجہ زیادہ ہے یا حضرت غوث پاک اور حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہما کا؟
- ✽ شریعت پر آپ زیادہ کاربند ہیں یا حضرت غوث پاک اور حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہما؟
- ✽ آپ ہی باطن کی اصلاح کرتے ہیں یا حضرت غوث پاک اور حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہما؟
- ✽ رضی اللہ عنہما بھی یہ فریضہ سرانجام دیتے تھے؟
- ✽ تصوف و فقر سے آپ زیادہ آشنا ہیں یا حضور غوث پاک اور حضور امام ربانی رحمۃ اللہ علیہما؟
- ✽ اگر شریعت کی اتباع اور مسلک کی قید کے بغیر بھی کوئی ولی بن سکتا ہے تو حضور غوث اعظم اور حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہما کو یہ خفیہ راستہ کیوں نہ سوجھا؟
- ✽ حضرت غوث پاک اور حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہما جلیل القدر محدث، زبردست عالم، بلند پایہ صوفی اور سید الاولیاء و سند العلماء ہونے کے باوجود فرماتے ہیں کہ صرف اور صرف اہل سنت و جماعت ہی جنتی اور صحیح العقیدہ جماعت ہے۔ اس کے علاوہ باقی تمام گروہ جہنمی اور غلط ہیں، جبکہ آپ فرماتے ہیں کہ سارے فرقے اچھے

ہیں کسی کو غلط نہیں کہنا چاہئے، اب آپ ہی فرمائیے! کہ آپ کی بات درست ہے یا حضرت غوث پاک اور حضرت امام ربانی رضی اللہ عنہما صحیح فرماتے ہیں؟ اور یاد رہے یہ بات صرف حضرت غوث پاک اور حضرت امام ربانی رضی اللہ عنہما کی ارشاد فرمودہ ہی نہیں بلکہ جملہ فقہاء، محدثین، مفسرین، تابعین اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے علاوہ خود سرکار ابد قرار، محبوب کبریاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا بھی یہی فرمان واجب الاذعان ہے۔

لہذا تمام پیران عظام بالخصوص سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ اور سلسلہ عالیہ قادریہ کے متعلقین و منسلکین کو چاہئے کہ وہ حضرت غوث پاک اور حضرت امام ربانی رضی اللہ عنہما کے ان جملہ ارشادات مقدسہ کی روشنی میں خود بھی اور اپنے مریدوں کو بھی دیگر اوراد و وظائف کے ساتھ ساتھ اہل سنت و جماعت سے وابستہ رہنے اور اسی جماعت کے عقائد و نظریات کے مطابق اپنے عقائد و اعمال کو سنوارنے کی تلقین فرمائیں اور دیگر تمام فرقوں سے اجتناب و احتراز کرنے کا حکم فرمائیں تاکہ اللہ تعالیٰ اور محبوب پاک صاحب لولاک ﷺ کے علاوہ جملہ صحابہ کرام، تابعین عظام، فقہاء، صلحاء اور اولیاء ذی احترام کے حضور ناز اور بارگاہ بندہ نواز میں سرخروئی مل سکے۔ ان حضرات و شخصیات کی خوشنودی راہ سلوک میں پیش آموذہ مشکلات کے حل کیلئے تریاق کا اثر رکھتی ہے اگر آپ نے اپنے مریدین کو گمراہ جماعتوں اور جہنمی فرقوں کے ساتھ تعلقات قائم کرنے سے نہ روکا تو ان کی بد اعمالیوں اور غلط کاریوں کا بوجھ صرف انہی پر نہیں بلکہ آپ کی گور گردن پر بھی ہوگا اور روز حشر آپ سے یہی سوال ہوگا، بقول شاعر:

نہ ادھر ادھر کی بات کر یہ بتا کہ قافلہ کیوں لٹا
ہمیں رہزنوں سے گلہ نہیں تیری رہبری کا سوال ہے

قرآن و حدیث کے معانی صرف علماء اہلسنت کے بیان کردہ ہی معتبر ہیں:

حضرت امام ربانی فرماتے ہیں:

(ترجمہ:) شرح شریف کے مکلف حضرات پر سب سے پہلے ضروری ہے کہ علماء اہلسنت و جماعت (اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں کو قبول فرمائے) کی آراء کے مطابق اپنے عقائد کو درست کریں کیونکہ آخرت کی نجات ان ہی بزرگواروں کی بے خطا آراء و اقوال کی تابعداری پر موقوف ہے، اور فرقہ ناجیہ بھی یہی لوگ اور ان کے قبیحین ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جو حضور اکرم ﷺ اور آپ کے اصحاب کرام رضی اللہ عنہم کے مبارک طریق پر قائم ہیں اور وہ علوم جو کتاب و سنت سے حاصل ہوئے ہیں ان کے معانی و مطالب وہی معتبر ہیں جو ان پاکبازوں نے سمجھے ہیں اور اخذ کئے ہیں کیونکہ ہر بدعتی اور گمراہ (فرقہ) اپنے فاسد عقائد کو اپنے خیال فاسد سے کتاب و سنت ہی سے بیان کرتا ہے، لیکن ان کے بیان کردہ معانی معتبر نہیں۔ (دفتر اول مکتوب 193)

✽ مزید فرماتے ہیں:

(ترجمہ:) اللہ تعالیٰ سبحانہ کی پناہ! اگر عقائد ضروریہ کے مسائل میں سے کسی مسئلہ میں خلل واقع ہو گیا تو نجات اخروی کی دولت سے محرومی ہے اور اگر عمل میں تساہل ہو گیا تو ممکن ہے کہ توبہ کے بغیر بھی معاف کر دیا جائے اور اگر مواخذہ کیا گیا تو آخر نجات ہو ہی جائے گی۔ پس عمدہ کام عقائد کی درستی ہے، حضرت خواجہ احرار قدس سرہ فرمایا کرتے تھے کہ ”اگر تمام احوال و مواجید ہم کو دے دیئے جائیں اور ہماری حقیقت کو اہل سنت و جماعت کے عقائد سے آراستہ نہ کیا جائے تو ہم سوائے خرابی و بربادی کے اور کچھ نہیں دیکھ سکتے اور اگر تمام خرابیوں کو ہمارے ساتھ جمع کر دیا جائے لیکن ہماری حقیقت کو اہل سنت و جماعت کے عقائد سے نواز دیا جائے تو پھر ہم کو کوئی خوف نہیں۔“ (دفتر اول مکتوب نمبر 193)

لہذا عقائد کی درستی اور اسلامی تعلیمات کے حصول کیلئے صرف علماء اہلسنت کی تصنیفات ہی پڑھیں، کسی دوسرے کی بات پر قطعاً توجہ نہ دیں، کیونکہ گمراہ فرقے اپنے فاسد عقائد کو پھیلانے کیلئے قرآن و سنت کا ہی نام لیتے ہیں۔

دعائے حضرت امام ربانی:

امام ربانی حضرت سیدنا مجدد الف ثانی، شیخ احمد فاروقی حنفی نقشبندی ماتریدی علیہ الرحمۃ نہ صرف عمر بھر اہلسنت و جماعت سے وابستہ رہنے کی ترغیب دیتے رہے، بلکہ آپ بارگاہ رب العزت میں اہلسنت و جماعت سے ہمیشہ منسلک رہنے اور اسی عقیدہ پر وفات پانے کی دعائیں بھی مانگتے رہے، آپ کی دعا کے الفاظ یہ ہیں:

اللہم ثبتنا علی معتقدات اہل السنۃ و الجماعۃ و امتنا فی زمرتہم و احشرنا معہم۔ (دفتر دوم مکتوب 67)

یعنی اے اللہ ہمیں اہلسنت و جماعت کے عقائد پر ثابت قدم رکھنا اور اہلسنت و جماعت کے گروہ میں وفات دینا اور (بروز حشر) انہی کے ساتھ اٹھانا۔

حضرت امام ربانی رضی اللہ عنہ کی مذکورہ دعائیہ کلمات طیبات تمام مسلمانوں کیلئے مشعل راہ اور باعث نجات ہیں اور مصنوعی و رسمی پیروں کیلئے فکر و عبرت کے نشانات ہیں۔

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ:

حجۃ الاسلام حضرت امام غزالی رضی اللہ عنہ صداقت اہلسنت کو یوں بیان فرماتے ہیں:

پس بدانکہ غذائی جملہ خلق است اشارت کلیم و آں اعتقاد اہل سنت است

تاہر کے ایں اعتقاد در دل خود قرار دہد کہ ایں اعتقاد ختم سعادت خواہد بود

پیدا کردن۔ (کیمیائے سعادت صفحہ 85، 89)

یعنی تو جان لے! اس چیز کو جو تمام مخلوق کی غذا ہے اور وہ اہلسنت کے عقائد ہیں

ہم انہیں بیان کرتے ہیں تاکہ ہر شخص ان عقائد کو دل میں جما سکے۔ کیونکہ یہی عقائد

اس کی خوش بختی کا بیج بوئیں گے۔

مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی آدمی سعادت مند اور خوش نصیب بننے کا خواہاں ہو تو اسے اہلسنت و جماعت کے عقائد کو اپنانا چاہئے۔ باطل اور گمراہ فرقوں کے نظریات سے بچنا چاہئے، کیونکہ اہلسنت و جماعت کے عقائد ہی دونوں جہان کی سعادتوں اور برکتوں کا سبب ہیں۔

علامہ ابن کثیر:

حافظ ابن کثیر نے لکھا ہے: یہ امت کئی گروہوں میں بٹ گئی ہے۔ سارے گمراہ ہیں سوائے ایک کے، اور وہ اہلسنت و جماعت ہیں، جو کہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ سے وابستہ ہیں۔ اور اس طریقہ سے منسلک ہیں جو زمانہ اولیٰ میں صحابہ، تابعین، ائمہ مسلمین میں قدیم و جدید تمام میں جاری ہے..... جیسا کہ حاکم نے اپنی مستدرک میں روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ نجات پانے والی کونسی جماعت ہے تو ارشاد فرمایا جو آج میرے اور میرے صحابہ کے طریقے پر ہیں۔

(تفسیر ابن کثیر جلد 3 صفحہ 433)

امام ثوری اور امام ذہبی کا فیصلہ، نماز صرف اہلسنت کے پیچھے
فن رجال کے مانے ہوئے امام، حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ مخالفین اہلسنت سے نفرت
اور اہلسنت کی حقانیت و صداقت پر مہر تصدیق ثبت کرتے ہوئے حضرت امام سفیان
ثوری علیہ الرحمۃ کی وصیت نقل فرماتے ہیں:

لا تصلي الا خلف من تثق به و تعلم انه من اهل السنة هذا

ثابت عن سفیان۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد 1 صفحہ 207)

تو صرف اس آدمی کے پیچھے نماز پڑھ جس پر تجھے وثوق (اور اعتماد) ہو اور تو جانتا

ہو کہ اس کا تعلق اہل سنت کے ساتھ ہے، امام ذہبی فرماتے ہیں یہ بات حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے ثابت ہے۔

حضرت امام ثوری اور امام ذہبی دیوبندی اور وہابی حضرات کے بھی معتمد اور قابل وثوق ہیں حدیث کے راویوں کی چھان پھٹک میں ان کی رائے کو ایک امتیازی حیثیت دی جاتی ہے اب ان حضرات کو چاہئے کہ جس طرح روایت اور اسماء الرجال میں ان کی بات کو قابل عمل سمجھتے ہیں ویسے ہی ان کے اس نعرہ حق پر لبیک کہتے ہوئے صداقت اہلسنت کا اعلان کریں، سنی حضرات کی امامت و پیشوائی پر اعتماد اور وثوق کا اظہار کریں۔

عوام الناس بھی ذہن نشین فرمائیں! کہ یہ صرف آج کی بات نہیں اکابرین اور سلف صالحین بھی بد مذہبوں کے پیچھے نماز پڑھنے سے روکتے تھے اور صرف اہلسنت کی اقتداء میں نماز پڑھنے کی تلقین فرماتے تھے۔

علامہ خفاجی رحمۃ اللہ علیہ:

شارح شفاء علامہ خفاجی نے بھی لکھا ہے کہ نجات پانے والی صرف ایک جماعت ہے۔ اہلسنت و جماعت، جو کتاب و سنت سے وابستہ ہے۔ (نسیم الریاض جلد 3 صفحہ 154)

علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ:

جلیل القدر محدث حضرت علامہ علی قاری علیہ رحمۃ الباری تہتر فرقوں والی روایت نقل کرنے کے بعد جنتی گروہ کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

هم اهل السنة و الجماعة من الفقهاء كالائمة الاربعة و المحدثين و المتكلمين من الاشعة و الماتريدية لخلو مذاہبهم من البدعة۔ (شرح شفاء جلد 1 صفحہ 679، مصری جلد 3 صفحہ 154 ملتان)

اور وہ (نجات پانے والی جماعت) اہلسنت و جماعت ہے یعنی فقہاء میں سے

چاروں امام اور محدثین کرام اور اشاعرہ اور ماتریدیہ کے متکلمین حضرات، کیونکہ ان کے مذاہب بدعت (وگمراہی) سے پاک ہیں۔

✽ مزید لکھتے ہیں:

فتلك اثنان و سبعون فرقة كلهم في النار والفرقة الناجية هم

اهل السنة۔ (مرقاۃ جلد 1 صفحہ 204)

”یہ بہتر فرقے ہیں سب دوزخی ہیں اور نجات پانے والا گروہ صرف اہل سنت ہے۔“

✽ ایک اور مقام پر ارشاد فرماتے ہیں:

فلا شك و لا ريب انهم هم اهل السنة و الجماعة۔

(مرقات شرح مشکوٰۃ جلد 1 صفحہ 248)

”اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ وہ نجات پانے والا گروہ اہل سنت و جماعت ہے۔“

حضرت شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ:

شیخ محقق حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

فرقة ناجية اهل سنت و جماعت اند۔ (اشعۃ اللمعات جلد 1 صفحہ 140)

”یعنی نجات پانے والا گروہ اہل سنت و جماعت ہے۔“

حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ:

قطب زماں، خواجہ خواجگان حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”عقیدہ اہل سنت و جماعت کا التزام کر کے حدیث و فقہ کی تعلیم حاصل

کرو۔“ (مقامات مظہری مترجم صفحہ 338)

حضرت امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ:

شیخ الامجد ثین حضرت امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:
اسماعیل فقیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حافظ ابو حامد حاکم کو خواب میں پوچھا کہ
تمہارے نزدیک کون سی جماعت نجات حاصل کرے گی۔

فقال اهل السنة۔ (شرح الصدور صفحہ 370)

”تو انہوں نے فرمایا: اہل سنت۔“

علامہ شہرستانی:

حضرت علامہ محمد بن عبدالکریم شہرستانی رحمۃ اللہ علیہ (دیوبندی نجدی وہابی حضرات کے
معمد علیہ) نے اپنی مشہور و معروف تصنیف ”المملک والنحل“ میں جابجا اہلسنت و
جماعت کا تذکرہ فرمایا ہے اور مسائل میں اختلاف کے وقت اہلسنت و جماعت کے
اعتقادات و نظریات کو ترجیح دی ہے۔ مثلاً انہوں نے صداقت اہلسنت و جماعت کو
یوں خراج تحسین پیش کیا ہے:

كما قال اهل السنة۔

یعنی جس طرح اہل سنت و جماعت نے فرمایا ہے

کبھی فرماتے ہیں: ﴿﴾

فعند اهل السنة۔

یعنی یہ اہل سنت کا موقف ہے۔ (ملاحظہ ہو المملک والنحل صفحات حصہ 1 صفحہ 104، 184)

اس کے علاوہ بیسوں مسائل ایسے ہیں جن میں علامہ شہرستانی نے مسلک اہلسنت
و جماعت کو ترجیح دے کر اس مسلک کی حقانیت پر مہر تصدیق ثبت فرمائی ہے۔

حضرت شیخ روح اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی وصیت:

مفسر قرآن حضرت امام اسماعیل حقی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

ہمارے شیخ مکرم حضرت روح اللہ نے اپنے وصال سے ایک دن قبل اپنے متوسلین و معتقدین کو بلایا اور ارشاد فرمایا: سن لو! میرے پاس دنیا کا مال نہیں ہے کہ میں اس کی وصیت کروں:

و لكنی علی مذهب اهل السنة و الجماعة شریعة و طریقة و
 معرفة و حقیقة فاعرفونی هکذا و اشهدونی بهذا فی الدنیا و
 الآخرة فهذا وصیتی۔ (تفسیر روح البیان جلد پنجم صفحہ 101)

لیکن میں شریعت، طریقت، معرفت اور حقیقت کے اعتبار سے اہلسنت و جماعت کے مذہب پر ہوں، مجھے اسی حوالہ سے پہچانو! اور دنیا و آخرت میں اسی حوالہ سے میرے گواہ بن جاؤ، میں اسی (مسلم پر قائم رہنے کی) کی وصیت کرتا ہوں۔

ملاحظہ فرمائیں! بلند پایہ شیوخ اور عالی مرتبت عرفاء بھی اپنے متعلقین و مریدین کو مسلم اہلسنت و جماعت پر کاربند رہنے کی وصیت فرما رہے ہیں۔

حضرت شیخ جزولی رحمۃ اللہ علیہ کی دعا:

شیخ العرفاء حضرت شیخ محمد بن سلیمان جزولی رحمۃ اللہ علیہ بھی نہ صرف مذہب اہلسنت و جماعت کو برحق سمجھتے ہیں، بلکہ اس مسلک اور عقیدہ پر خاتمہ کیلئے بارگاہ رب العزت میں یوں دعا گو ہیں:

و امتنا علی السنة و الجماعة۔ (دلائل الخیرات صفحہ 82)

یعنی اے اللہ! ہمیں (اہل) سنت و جماعت کے مسلک پر وفات نصیب فرما۔

حضرت علامہ احمد جیون علیہ الرحمۃ:

مفسر قرآن علامہ احمد المعروف ملا جیون علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

بالتحقیق و الصدق من كان على طريق السنة و الجماعة۔

(تفسیرات احمدیہ صفحہ 407)

یعنی تحقیق اور صدق سے (یہ بات واضح ہوئی ہے کہ کامیاب وہی ہے) جو اہلسنت و جماعت (کے مسلک پر) ہے۔

اتباع اہلسنت و جماعت واجب:

چونکہ مذہب اہلسنت و جماعت ہی نجات کا ضامن ہے، اس لئے حضرت علامہ جیون علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

و وجوب الاتباع لسبيل المومنين سيما اهل السنة و الجماعة۔

(تفسیرات احمدیہ صفحہ 10)

یعنی مومنوں کے طریقہ پر خصوصاً اہلسنت و جماعت کے راستے پر چلنا (لوگوں) پر واجب اور ضروری ہے۔

کیونکہ ان کی پیروی کے بغیر چارہ نہیں اور نجات کا امکان بھی نہیں ہے۔

علامہ جیون کی دعا:

حضرت علامہ جیون علیہ الرحمہ اس کے بعد بارگاہ خداوندی میں یوں دعا گو ہیں:

ثبتنا اللہ تعالیٰ علی عقیدۃ اهل السنة و الجماعة و حفظنا اللہ

تعالیٰ عن البدعة و الضلالة۔ (تفسیرات احمدیہ صفحہ 410)

یعنی اللہ تعالیٰ ہمیں اہلسنت و جماعت کے طریقہ پر ثابت قدم رکھے اور بدعت

و ضلالت سے محفوظ فرمائے۔ (آمین)

غور فرمائیں! جلیل القدر حضرات مسلک اہلسنت و جماعت پر قائم و دائم رہنے

کی دعائیں مانگ رہے ہیں۔ اللہم اجعلنا منهم۔

علامہ تفتازانی کی تائید:

نجم الدین والمملۃ حضرت شیخ عمر بن محمد نسفی رحمۃ اللہ علیہ نے اہل سنت و جماعت کے نظریات و اعتقادات پر مشتمل ایک کتاب بنام ”العقائد“ تحریر فرمائی ہے، جس کی شرح عالم اسلام کے مایہ ناز مصنف حضرت علامہ مسعود بن عمر المعروف شیخ سعد الدین تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائی شرح عقائد تقریباً تمام مکاتب فکر میں مشہور و متداول اور شامل تعلیم و تدریس ہے، اس کتاب میں علامہ نسفی رحمۃ اللہ علیہ کا طریقہ ہے کہ آپ جب اہلسنت و جماعت کا ذکر کرتے ہیں، تو یوں گوہر افشانی فرماتے ہیں:

قال اهل الحق۔ (شرح عقائد صفحہ 7)

”اہل حق نے یوں کہا۔“

حضرت شاہ عبدالعزیز کی شرح:

شرح ”العقائد“ کے محشی حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ اس کی شرح میں فرماتے ہیں:

قال اهل الحق اهل السنة و الجماعة۔ (شرح عقائد صفحہ 7 حاشیہ نمبر 14)

یعنی اہل حق اہلسنت و جماعت ہیں۔

مزید لکھتے ہیں:

”بندہ ضعیف عبدالعزیز عفی عنہ کہتا ہے کہ فقیر کا مذہب اہل سنت و جماعت کا مذہب ہے اور جو لوگ اہل سنت و جماعت کے مخالف ہیں خواہ کفار ہوں خواہ اسلام کا کلمہ پڑھنے والے مثلاً روافض اور خوارج اور نواصب وغیرہ جو مخالفین اہل سنت و جماعت سے ہیں فقیر ان سب فرقوں کو باطل جانتا ہے اور ہزاروں سے ان سب فرقوں سے بیزار ہے۔ لیکن اہل سنت

و جماعت کے جو مذاہب مختلف ہیں، جیسے اشعریہ اور ماتریدیہ ان میں عقائد میں باہم اختلاف ہے۔ جیسے حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی کہ ان میں مسائل فقیہ میں باہم اختلاف ہے جیسے قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ اور سہروردیہ کہ ان میں سلوک میں باہم اختلاف ہے۔ تو فقیر مانتا ہے کہ یہ فرقے برحق ہیں۔“ (فتاویٰ عزیزیہ صفحہ 230 طبع کراچی 1973ء)

علامہ پرہاری کی تائید:

شرح عقائد نسفی کے شارح حضرت شیخ عبدالعزیز پرہاری علیہ الرحمہ نے بھی حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کی تائید کرتے ہوئے لکھا ہے:

اہل الحق ای اہل السنۃ و الجماعۃ۔ (نبراس شرح شرح عقائد صفحہ 25)

یعنی اہل حق سے مراد اہلسنت و جماعت ہیں۔

علامہ پرہاری کا مذہب:

حضرت علامہ عبدالعزیز پرہاری رحمۃ اللہ علیہ اپنا مسلک بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

مذہبنا بمذہب السنۃ و الجماعۃ۔ (نبراس صفحہ 19)

یعنی ہمارا مذہب اہل سنت و جماعت کے مذہب کے مطابق ہے۔

تمام اولیاء کرام اہلسنت:

صرف یہی بزرگ ہی مسلک اہلسنت و جماعت پر قائم نہ تھے بلکہ ان سے قبل جتنے بھی اولیاء کرام اور صلحاء عظام ہو گزرے ہیں وہ سبھی اسی مسلک اہلسنت پر کاربند رہے ہیں جیسا کہ شیخ محقق حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا فرمان اس بات پر واضح دلالت کرتا ہے۔

آپ فرماتے ہیں:

بتواتر اخبار معلوم شدہ و بہ تتبع و تفحص احادیث و آثار متقین گشتہ کہ سلف صالح از صحابہ و تابعین باحسان و من بعد ہم ہمہ بریں اعتقاد و بریں طریقہ بودہ اند۔

(اشعۃ اللمعات جلد 1 صفحہ 140)

یعنی متواتر اخبار اور احادیث مبارکہ و آثار شریفہ کے بالاستیعاب مطالعہ سے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ پہلے نیک لوگ صحابہ کرام، تابعین عظام اور ان کے بعد آنے والے تمام بزرگ و متقی لوگ اسی (اہلسنت و جماعت کے) طریقہ پر قائم تھے۔

معلوم ہوا کہ جملہ اولیاء کرام مثلاً حضرت غوث پاک، حضرت داتا علی ہجویری، حضرت سید احمد کبیر رفاعی، حضرت خواجہ باقی اللہ دہلوی، حضرت خواجہ شاہ نقشبند بخاری، حضرت امام ربانی، حضرت خواجہ بہاؤ الحق زکریا ملتانی، حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری، حضرت خواجہ شہاب الدین سہروردی، سلاسل اربعہ (نقشبندیہ، قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ) کے جملہ متوسطین و معتقدین وغیرہم سبھی اہلسنت و جماعت کے مسلک و مذہب پر قائم تھے۔

فقہاء و محدثین بھی اہلسنت:

صرف معروف صوفیہ کرام ہی مسلک اہلسنت پر گامزن نہیں تھے بلکہ امت محمدیہ کے تمام فقہاء کرام اور محدثین عظام نے بھی اسی مسلک کو اختیار فرمایا ہے۔ حضرت شیخ محقق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

محدثین اصحاب کتب ستہ وغیرہا از کتب مشہورہ معتبرہ مبنی و مدار احکام اسلام بر آنها افتادہ و آئمہ فقہانے ارباب مذاہب اربعہ وغیرہم از آنها در طبقہ ایشاں بودہ اند بہمہ

بریں مذہب بودہ اند۔ (اشعۃ اللمعات جلد ۱ صفحہ ۱۴۰)

وہ محدثین (جو صحاح) ستہ کے مصنف ہیں اور ان کے علاوہ وہ مشہور و معتمد کتب جن پر احکام اسلام کا دار و مدار ہے ان کے مصنفین اور مذاہب اربعہ اور بقیہ ارباب فقہ بھی یہی مسلک و مذہب رکھتے تھے۔

معلوم ہوا کہ حضرت امام اعظم، حضرت امام مالک، حضرت امام شافعی، حضرت امام احمد بن حنبل، حضرت قاضی ابو یوسف اور حضرت امام محمد علیہم الرحمہ کے علاوہ جملہ ارباب فقہ اور امام بخاری، امام مسلم، امام ترمذی، امام نسائی، امام ابن ماجہ، امام ابو داؤد اور امام طحاوی کے علاوہ جتنے بھی مستند اور قابل ذکر محدثین کرام گزرے ہیں ان کا اختیار فرمودہ اور پسندیدہ مسلک و مذہب صرف اہلسنت و جماعت ہی ہے۔ (رضوان اللہ علیہم اجمعین)

دعوت اتحاد:

قارئین کرام! کتنا پیارا ہے مسلک اہلسنت کہ ہر عالم، ہر فقیہ اور ہر محدث اسی مسلک و مذہب کو اختیار فرما رہا ہے، اگر اب بھی کوئی اس مسلک کو چھوڑ بیٹھے تو یہ اس کی بد نصیبی اور محرومی کی علامت ہے، ہم تمام اہل اسلام اور بالخصوص باطل فرقوں اور گمراہ جماعتوں سے گزارش کرتے ہیں کہ وہ اپنے خود ساختہ مذاہب کو خیر باد کہہ کر مسلک اہلسنت و جماعت میں شامل ہو جائیں کیونکہ یہ صحابہ کرام، صدیقین، شہداء، صالحین اور ائمہ دین کی جماعت ہے اور اسی کے دامن سے دنیا و آخرت کی نجات وابستہ ہے۔

اہل سنت مخالفین کے نزدیک

وہابی حضرات کا اعتراف:

درج ذیل سطور میں وہابی حضرات کے اکابر و اصاغر علماء اور مستند و معتمد علیہ مصنفین و مؤلفین کے چند حوالہ جات سے حقیقت واضح کی جا رہی ہے۔ پڑھیے! اور اہلسنت و جماعت کی قدامت، صداقت اور حقانیت کی داد دیجیے!

ابن تیمیہ کا بیان:

وہابی حضرات کے شیخ الاسلام اور امام، ابن تیمیہ نے لکھا ہے:

الفرقة الناجية بانها اهل السنة و الجماعة۔ (فتاویٰ ابن تیمیہ جلد 3 صفحہ 345)
یعنی نجات پانے والا گروہ اہلسنت و جماعت ہے۔

✽ ابن تیمیہ نے دوسرے مقام پر لکھا ہے:

”نجات پانے والا فرقہ اہلسنت و الجماعة..... جو قیامت تک غالب رہیں گے“۔ (عقیدہ واسطیہ مترجم صفحہ 6 مطبوعہ گوجرانوالہ)

✽ مزید لکھا ہے: آپ ﷺ نے فرمایا:

”جو شخص میرے اور میرے صحابہ کی راہ پر ہے، خالص اسلام کو اپنانے والے ہر ملاوٹ سے دور اہل سنت و جماعت ہیں، انہی میں صدیق، شہید اور نیک لوگ ہوتے ہیں، انہی میں ہدایت کے جھنڈے اور تاریکیوں کے چراغ، بڑی منقبت والے اور بلند فضیلت والے ہیں، انہی میں وہ ائمہ

دین ہیں جن کی رہنمائی اور درایت پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے اور یہی طائفہ منصورہ (نجات پانے والے لوگ) ہیں۔ (الفرقۃ الناجیہ صفحہ 406)

✽ ابن تیمیہ نے ایک اور مقام پر لکھا ہے:

نبی ﷺ نے خبر دی ہے کہ آپ کی امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی وہ سب دوزخی ہوں گے مگر ایک فرقہ اور وہ ہے جماعت۔ اور آنحضرت ﷺ نے ایک حدیث میں فرمایا وہ لوگ ہیں جن کا مذہب وہ ہوگا جو آج میرا اور میرے صحابہ کا مذہب ہے ان لوگوں نے اس خالص اسلام کو پکڑا جس میں کوئی ملاوٹ نہیں ہے اور وہ ہیں اہل السنۃ والجماعۃ اور انہیں میں صدیق، شہید اور صالح ہیں اور انہی میں ہدایت کے مینار اور اندھیرے کے چراغ ہیں جو مناقب ماثورہ اور فضائل مذکورہ کے مالک ہیں اور انہی میں ابدال اور انہی میں ائمہ دین ہیں جن کی ہدایت پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے اور وہ ہے طائفہ منصورہ جن کے متعلق نبی ﷺ نے فرمایا ہے میری امت میں سے ایک فرقہ حق پر ہمیشہ غالب رہے گا۔ جو ان کی مخالفت کرے گا یا ان کو ذلیل کرنا چاہے تو وہ ان کا قیامت تک کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔ (عقیدہ واسطیہ صفحہ 212، 213)

✽ مزید لکھا ہے: اہلسنت کا لفظ نص (کتاب و سنت) کو شامل ہے اور جماعت کا لفظ اجماع کو حاوی ہے، لہذا اہلسنت و جماعت وہ لوگ ہیں جو نص اور اجماع کے پیروکار ہیں۔ (منہاج السنۃ جلد 3 صفحہ 272 مصر)

حجاز میں اہل سنت کی کثرت:

شیخ ابن سعود کے سوانح نگار، حجاز (حرین شریفین) میں اہلسنت کی کثرت کا یوں اعتراف کرتے ہیں:

”حجاز میں عام آبادی سنی المذہب ہے“۔ (سوانح ابن سعود صفحہ 4)

ابن حزم کی گواہی:

غیر مقلدین کے پیشوا ابن حزم لکھتے ہیں:

اور اہلسنت جن کو ہم اہل حق کے نام سے یاد کریں گے اور ان کے مخالفین کو اہل باطل کے نام سے، وہ (اہلسنت) تو صحابہ کرام ہیں اور خیار تابعین ہیں جو ان کے طریقہ پر چلے، پھر محدثین ہیں اور فقہاء، جو ان کے طریقہ پر چلے، اور جس نے بھی ان کی پیروی کی ہے، زمین کے مشرق و مغرب میں، ان سب پر خدا کی رحمت ہو۔

(المسلل والنحل جلد 2 صفحہ 113)

نواب صدیق کی گواہی:

وہابی حضرات کے امام نواب صدیق حسن خان بھوپالوی قدامت اہلسنت کی یوں گواہی دیتے ہیں:

ہندوستان کے اکثر مسلمان مذہب سنی رکھتے ہیں۔ (ترجمان وہابیہ صفحہ 14 مطبع محمدی)

❖ انہی نواب صاحب کے صاحبزادے نواب نور الحسن لکھتے ہیں:

و حق دائر است در مذهب اہل سنت و جماعت۔

(النبج المقبول صفحہ 11 مطبوعہ بھوپال)

اور حق اہل سنت و جماعت کے مذہب میں جاری ہے۔

قارئین کرام! اگر کبھی اہل سنت یہ بات کہہ بیٹھیں کہ حق اہلسنت میں دائر و سائر ہے تو مخالفین آسمان سر پر اٹھا لیتے ہیں، لیکن آج یہ مٹی بر صداقت آواز ان کے ایوانوں میں بھی گونج رہی ہے۔ والحمد للہ علیٰ ذلک۔

سچ ہے:

حقیقت چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے

خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

✽ یہی نواب نور الحسن کہتے ہیں:

و فرقه ناجیہ گروہ اہلسنت ست کہ ماشی ست بر سیرت نبوی
و سیرت صحابہ مصطفوی صلعم ما انا علیہ و اصحابی بین
دلیل ست بر آن۔ (النجہ المقبول من شرائع الرسول صفحہ 13)

✽ اور اہلسنت ناجی گروہ ہے جو سیرت نبوی اور سیرت صحابہ پر گامزن ہے، جس پر
حدیث نبوی کا جملہ ”ما انا علیہ و اصحابی“ واضح دلیل ہے۔

ابراہیم میر کی شہادت:

وہابی حضرات کے نامور مصنف اور امام العصر، ابراہیم میر سیالکوٹی، مسلک
اہلسنت و جماعت کے قدیم ہونے کی شہادت دیتے ہوئے، ابن تیمیہ کے حوالہ سے
لکھتے ہیں:

”اور اہلسنت و الجماعت میں سے ایک قدیم و معروف مذہب ہے جو اس
وقت سے بھی بیشتر کا ہے جبکہ خدا تعالیٰ نے حضرات ائمہ امام ابو حنیفہ اور
امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد کو پیدا کیا تھا کیونکہ وہ مذہب آنحضرت
صلعم کے صحابہ کا ہے جنہوں نے وہ (مذہب) اپنے نبی صلعم سے سیکھا تھا
اور جو کوئی اس مذہب کے خلاف چلے وہ اہلسنت کے نزدیک بدعتی ہے
کیونکہ سب اہلسنت اس بات پر متفق ہیں۔“

(تاریخ الہدیت صفحہ 65 مطبوعہ مکتبۃ الرحمن السلفیہ سرگودھا)

نوٹ: نبی کریم ﷺ کے نام پاک کے ساتھ پورا درود شریف لکھنا چاہئے، صلعم، ص،
اور صل وغیرہ لکھنا غلط ہے۔

ثناء اللہ امرتسری کی وضاحت:

وہابی حضرات کے مجدد اور مفسر ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری نے قدامت اہلسنت کو

یوں آشکارا کیا ہے:

”۸۰ (اسی) سال پہلے قریباً سب مسلمان اسی خیال کے تھے جن کو آج کل بریلوی حنفی خیال کہا جاتا ہے۔“

(شمع توحید صفحہ 53 مطبوعہ مکتبہ عزیز یہ چوک والگراں لاہور)

نوٹ: شمع توحید مطبوعہ کراچی و مکتبہ قدوسیہ لاہور سے اس عبارت کو کاٹ کر زبردست تحریف، خیانت اور تعصب کا ثبوت دیا گیا ہے۔

محمد شاہجہانپوری کی صراحت:

وہابیوں کے بزرگ محمد شاہ نے لکھا ہے:

”اسی طرح تابعین اور تبع تابعین بھی جو قدم بقدم صحابہ کے اصلی وسیدھے رستے پر چلے آتے تھے ان کا رد کرتے تھے جو ان مستحدث فرعون کے مقابلے میں اہل السنۃ والجماعۃ کہلائے۔“ (الارشاد الی سبیل الرشاد صفحہ 60، 61 لاہور)

عبدالرحمن مبارکپوری کی وضاحت:

وہابی حضرات کے معتبر محدث عبدالرحمن مبارکپوری لکھتے ہیں:

اہل السنۃ والجماعۃ وہی الفرقة الناجیۃ۔ (تحفۃ الاحوذی جلد 3 صفحہ 367)

اہل سنت و جماعت ہی نجات حاصل کرنے والی جماعت ہے۔

داؤد غزنوی کا اعتراف:

وہابی حضرات کے مقتدر بزرگ داؤد غزنوی لکھتے ہیں:

جماعت سے مراد اصحاب کرام ہی ہیں، اسی سے فرقہ حقہ کیلئے اہل السنۃ والجماعۃ

کا نام تجویز ہوا اور انہی کیلئے سواد اعظم (بڑی جماعت) کا لفظ ایک حدیث میں استعمال

کیا گیا ہے۔ (الاعتصام صفحہ 185 دسمبر 1959ء)

محمد اسماعیل دہلوی کی دعا:

دیوبندیوں، وہابیوں کے مشترک پیشوا اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے:
 ”اے مالک ہمارے..... بدعتی اور بد مذہبوں میں سے نکال کر سنی پاک
 تبع سنت کا کر“۔ (تقویۃ الایمان صفحہ 100)

فقیر اللہ مدراسی کا نعرہ حق:

غیر مقلدین کے مفسر فقیر اللہ مدراسی لکھتے ہیں:
 یاد رکھو جب تک آدمی کل معجزات و سائر دینیات کا مقرر، معتقد یا اعتقاد اہل سنت نہ
 ہو تب تک وہ اہل سنت بلکہ اہل اسلام سے خارج ہے۔ (تفسیر السلف صفحہ 17)

عبداللہ روپڑی کی صراحت:

وہابی حضرات کے بحر العلوم، عبداللہ روپڑی حضرت امام احمد رضی اللہ عنہ کے
 حوالہ سے لکھتے ہیں:

و اهل السنة المتمسكين بعروقتها المعروفين المقتدى بهم فيها
 من لدن اصحاب النبي ﷺ الى يومنا هذا۔

(فتاویٰ الہمدیث جلد اول صفحہ 73 حاشیہ مطبوعہ سرگودھا)

اور اہل سنت کے جو سنت کے دستاویز سے تمسک کرنے والے ہیں جو اس میں
 مشہور اور مقتدی ہیں اصحاب رسول ﷺ کے زمانہ سے آج تک۔
 ❁ مزید کہتے ہیں:

اس حقیقت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اہل سنت کوئی فرقہ نہیں بلکہ وہی اصل لوگ ہیں
 رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں تھے، جبکہ تفریق اسلامی کا نام و نشان تک نہ تھا فرقہ وہ
 لوگ ہیں جو ان سے الگ ہو گئے۔ (فتاویٰ الہمدیث جلد 1 صفحہ 74 حاشیہ)

صادق سیالکوٹی کا اعلان:

صادق سیالکوٹی حقانیت اہلسنت کا یوں اعلان کرتے ہیں:

ثابت ہوا کہ اہل سنت والجماعت وہ ہیں جو فرقے بندی سے الگ تھلگ براہ راست صرف رحمت عالم ﷺ کے نقش قدم پر بہ اجماع صحابہ گامزن ہیں۔

(جماعت مصطفیٰ صفحہ 19)

حافظ محمد گوندلوی کا اظہار:

وہابی حضرات کے شیخ الاسلام حافظ محمد گوندلوی، ہندوستان کی صورت حال بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

بردران اسلام پر مخفی نہیں کہ ہندوستان کے اکثر حصہ میں اہلسنت کے..... گروہ ہیں۔ (رسالہ حنفی اور اہلحدیث صفحہ 2)

خالد گرجا کھی کی تائید:

وہابی حضرات کے معتبر مصنف خالد گرجا کھی ”منہاج السنہ“ کے حوالہ سے لکھتے ہیں:

اہلسنت کا ایک پرانا اور مشہور مذہب ہے جو ان ائمہ امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور احمد رحمہم اللہ کی پیدائش سے بھی پہلے تھا یہ صحابہ کا مذہب تھا جو انہوں نے آنحضرت ﷺ سے سیکھا تھا جو اس کی مخالفت کرے وہ اہلسنت کے نزدیک بدعتی ہے۔ (فضائل الہدیت صفحہ 2)

خالد گرجا کھی کی تحریف معنوی:

خالد گرجا کھی صاحب نے اس عبارت کے دوران ترجمہ میں زبردست تحریف معنوی کا ثبوت دیا ہے۔ کیونکہ وہ جس عربی عبارت کا ترجمہ کر رہے تھے اس میں ”اہل السنۃ“ کے ساتھ ”والجماعۃ“ کا لفظ بھی تھا جو کہ ان کی مترجم کتاب ”فضائل الہدیت“ کے

صفحہ 2 پر بھی موجود ہے۔ لیکن ترجمہ میں اس کا معنی ”وجماعت“ نہ کر کے انہوں نے اپنے امام ابن تیمیہ پر صریح بہتان لگایا ہے اور ذکر صحابہ رضی اللہ عنہم سے روگردانی کی ہے۔
 چپ رہنا تو ہے ظلم کی تائید میں شامل
 حق بات کہو جرات اظہار نہ بیچو!

اثری و گوندلوی تصدیق:

ابن تیمیہ کے حوالہ سے یہی عبارت ان کی کتاب کا حوالہ دیئے بغیر محمد یحییٰ گوندلوی نے اپنی تازہ تصنیف ”عقیدہ الہدایت“ کے صفحہ 45 پر (اور اب یہ اس کتاب کے نئے ایڈیشن بنام عقیدہ مسلم صفحہ 56 پر ہے) اور محمد عبدالغفور اثری نے اپنی بچکانہ تصنیف ”اصلی اہلسنت“ کے صفحہ 39 پر نقل کر کے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ یقیناً اہلسنت و جماعت کا مسلک آج کا پیدا شدہ نہیں بلکہ حضور اکرم ﷺ کے مبارک دور سے چلا آرہا ہے۔

گوندلوی صاحب کی بددیانتی:

ابن تیمیہ کی گزشتہ عبارت کو محمد یحییٰ گوندلوی صاحب نے بھی اپنی کتاب ”عقیدہ الہدایت“ صفحہ 45 اور اس کے نئے ایڈیشن بنام عقیدہ مسلم صفحہ 56 پر نقل کیا ہے۔ لیکن اس عبارت سے انہوں نے جو نتیجہ نکالا ہے وہ بھی پڑھنے کے لائق ہے، گوندلوی صاحب فرماتے ہیں:

”اس سے واضح ہو گیا کہ الہدایت ہی سب سے قدیم مذہب ہے۔“

(عقیدہ الہدایت صفحہ 45)

یحییٰ گوندلوی صاحب کی چالاکی اور بددیانتی ملاحظہ فرمائیں کہ ابن تیمیہ تو بات کر رہے ہیں مذہب اہلسنت و جماعت کے قدیم ہونے کی جبکہ گوندلوی صاحب ہاتھ

کی صفائی سے ان کی عبارت میں تحریف کر کے بددیانتی کا حق ادا کرتے ہوئے اور اپنے خود ساختہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ پر بہتان تراشی کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ مذہب اہلحدیث قدیم اور پہلے کا ہے۔ فواعجباً!

گوندلوی صاحب!..... اگر آپ نے اپنی بات ہی منوانی تھی تو ابن تیمیہ کی عبارت نقل نہ کرتے اور اگر ابن تیمیہ کی عبارت نقل کی ہے تو پھر کم از کم اس کا آپریشن ہی نہ کیا ہوتا۔ اب آپ ہی بتائیں کہ آپ سچے ہیں یا آپ کے مظلوم شیخ الاسلام ابن تیمیہ؟ کیونکہ ابن تیمیہ کی عبارت میں مذہب اہلحدیث کے متعلق ایک لفظ بھی نہیں ہے اور آپ ہیں کہ مذہب اہلحدیث کو قدیم قرار دینے پہ تلے ہوئے ہیں۔ اگر آپ منقولہ عبارت میں یہ الفاظ دکھا دیں تو ہم سے منہ مانگا انعام حاصل کر سکتے ہیں ورنہ اپنی بددیانتی سے توبہ کریں اور آئندہ علمی خیانت سے مجتنب رہیں۔

مجھ میں یہ وصف ہے کہ واقف ہوں تیرے عیوب سے

تجھ میں دو عیب ہیں کہ کذاب بھی ہو مکار بھی

سوہدروی صاحب کی جہالت:

سابقہ اوراق میں یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو گئی کہ اہلسنت و جماعت حضور نبی اکرم ﷺ کے مبارک دور میں پروان چڑھے اور آج تک خطہ ارضی میں پھیلے ہوئے ہیں وہابی حضرات کے پیشواؤں نے بھی اس بات کا اقرار اور اظہار کیا ہے۔ لیکن نہایت افسوس ہے کہ وہابی حضرات کے مشہور اہل قلم محمد عبد المجید خادم سوہدروی (مؤلف کتاب کرامات اہلحدیث، شاگرد ابراہیم میرسیا لکوٹی) اتنی واضح بات بھی نہ سمجھ سکے۔ اختلاف امت کے متعلق بات کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”آخر اختلافات کا وہ آتش گیر مادہ جو ڈیڑھ دو سو سال سے امت محمدیہ میں پک

رہا تھا چوتھی صدی ہجری میں پھوٹ پڑا اور اس کے پھوٹنے سے مسلمان دو گروہوں میں بٹ گئے ایک گروہ اہل السنۃ یا اہل الحدیث کے نام سے موسوم ہوا۔ دوسرا اہل رائے کہلانے لگا۔ (سیرت ثانی 41)

دیکھ لیا آپ نے؟ کیسی واضح جہالت اور لاعلمی ہے کہ اہلسنت کے متعلق جھوٹ بولتے ہوئے ایسے حواس باختہ ہوئے کہ اپنی بھی خبر نہ رہی۔ آگے پیچھے عوام الناس کو بہکانے کیلئے دن رات یہ کہتے نہیں تھکتے کہ ”ہم تو نبی علیہ السلام کے زمانے سے چلے آرہے ہیں“ یہاں سوہدروی صاحب نے اس دعوے کے خود ہی بخیر ادھیڑ دیئے ہیں کہ اہلحدیث نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے سے نہیں آرہے بلکہ زیادہ سے زیادہ بھی چار سولہ سال بعد کی پیداوار ہیں۔

یہ الگ بات ہے کہ سوہدروی صاحب اس دعویٰ میں بھی کذب بیانی اور دروغ گوئی سے باز نہیں آئے کیونکہ یہ تو کل کی پیداوار ہیں۔ اب سوہدروی صاحب تو دنیاۓ فانی سے جا چکے ہیں، آج کوئی مولوی صاحب اگر سوہدروی صاحب کی وکالت کرتے ہوئے، ان کی صفائی پیش کریں اور ہمیں کسی مسلمہ کتاب سے یہ بات دکھائیں کہ اہلسنت و جماعت کی ابتداء حضور نبی مکرم ﷺ کے زمانہ مبارک سے نہیں ہوئی بلکہ آپ کے مبارک دور سے چار سو سال بعد میں ہوئی ہے۔

ہے زندگی اک دوڑ ہے تو سانس پھولے گی ضرور
یا بدل مفہوم اس کا یا پھر فریاد نہ کر

خلاصہ گفتگو:

قارئین کرام! وہابی حضرات کے اکابر کی مذکورہ بالا تحریرات و تصریحات کو پڑھنے کے بعد یقیناً آپ اس نتیجہ پر پہنچ چکے ہوں گے کہ

✽ تہتر فرقوں میں صرف ایک ہی جماعت نجات پائے گی۔ جس کا نام اہلسنت و جماعت ہے۔

✽ مسلک اہلسنت و جماعت کو یہ شرف حاصل ہے کہ یہ مسلک حضور ﷺ کے مبارک زمانہ میں موجود تھا۔

✽ اہلسنت و جماعت کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ یہ گروہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بے مثال دور سے لے کر آج تک لوگوں کا امام، مقتداء اور پیشوا رہا ہے کسی اور کو یہ درجہ نصیب نہیں ہوا۔

✽ اہلسنت و جماعت کو یہ رتبہ بھی میسر ہے کہ صدیق، شہید، صالح، ابدال، ائمہ دین اور اولیاء کرام اسی جماعت میں ہوتے ہیں کسی اور جماعت میں صالحین اور بزرگان دین و اولیاء کرام قطعاً نہیں ہوتے۔

✽ اہلسنت و جماعت تمام فرقوں سے پہلے کے ہیں بقیہ تمام فرقے بعد کی پیداوار ہیں۔

✽ اہلسنت و جماعت گروہ بندی اور فرقہ بازی سے الگ تھلگ ہیں۔

✽ اہلسنت و جماعت فرقہ نہیں ہیں بلکہ ان سے الگ ہونے والے لوگ بذات خود فرقہ اور ٹولہ ہیں۔

✽ اہلسنت و جماعت باجماع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم براہ راست حضور ﷺ کے نقش قدم پر گامزن ہیں۔

✽ دیگر ممالک کے علاوہ ہندوستان میں بھی اہلسنت و جماعت ہی کی اکثریت و اعلیٰیت ہے۔

✽ خود حجاز مقدس یعنی مکہ و مدینہ اور دیار عرب میں عام آبادی اور اکثر شہری سنی المذہب ہیں۔

✽ آج کل لوگوں نے نئے عقائد گھڑے ہیں ورنہ اسی سال قبل سب مسلمان ایسے ہی عقائد رکھتے تھے جیسے آج کل کے حنفی بریلوی حضرات کے عقائد و نظریات ہیں۔ الحمد للہ!..... یہ تمام حقائق ان حضرات کے لٹریچر سے واضح ہوئے جو بات بات پر اہلسنت و جماعت کے خلاف لڑائی جھگڑا اور عناد و فساد برپا کئے ہوئے ہیں اور انہیں بدعتی، مشرک اور نجائے کن کن الفاظ سے یاد کرتے ہیں: لیکن

چہرہ تاریخ پر تھے گونقابوں پر نقاب
پر حقیقت، پھر حقیقت تھی نمایاں ہو گئی
اور بقول کے:

وہ باتیں ان کی نگاہیں بتائے دیتی ہیں
جنہیں وہ اپنی زبان سے ادا نہیں کرتے

دیوبندی اکابر کا اعتراف

دیوبندی حضرات کے رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں:

”پس جملہ محدثین و فقہاء عامل کتاب اللہ تعالیٰ و سنت رسول اللہ ﷺ کے ہیں اور وہ سب فرقہ ناجیہ و سنت و جماعت سے ہیں کہ حدیث صحیح میں وارد ہو گیا ہے، بیان فرقہ ناجی میں کہ جب پوچھا صحابہ علیہم الرضوان نے کہ وہ کون ہیں فرمایا آپ نے ”ما انا علیہ و اصحابی“ الحدیث پس صحابہ کا طریق اور ان کا اتباع راہ نجات ہے اور وہی فرقہ ناجیہ لہذا جملہ مجتہدین اور ان کے اتباع اور جملہ محدثین فرقہ ناجیہ اہل سنت و الجماعت ہو گئے بحکم حدیث صحیح، البتہ جو جہال کہ محدثین مقبولین کو اپنی تقلید کے جوش تعصب میں طعن و تشنیع کرتے ہیں یا جو عامل بحدیث بزعم خود ہو کر فقہاء و مجتہدین راسخین پر سب و شتم کرتے ہیں اور فرقہ کے مسائل مستنبطہ عن العصوص کو بنظر حقارت

دیکھ کر زشت و زبوں جانتے ہیں وہ لوگ خارج از فرقہ ناجیہ اہل سنت اور قبیح ہوئے
نفسانی اور داخل گروہ اہل ہوا کے ہیں۔ (سبیل الرشاد مع فتاویٰ رشیدیہ صفحہ 516 قول پنجم)
✽ دیوبندی محدث خلیل احمد انبیٹھوی، حدیث افتراق امت کی تشریح کرتے
ہوئے لکھتے ہیں:

(ثنتان و سبعون فی النار) ای نار جہنم (و واحد فی الجنة و

ہی الجماعة) ای وہی اہل السنۃ و الجماعة۔

(بذل المجہود شرح سنن ابی داؤد جلد 6 صفحہ 189)

بہتر فرقے جہنم کی آگ میں داخل ہوں گے اور ایک گروہ جنت میں جائے گا
اور وہ جماعت ہے یعنی اہل سنت و جماعت ہیں۔

✽ مسلک دیوبند کے ترجمان محمد سرفراز گلکھڑوی لکھتے ہیں:

”فرقہ ناجیہ صرف اہل السنۃ و الجماعة کا گروہ ہے اس کے بغیر باقی تمام فرقے
ہلاکت کا شکار ہوں گے..... دوزخ سے اول تا آخر بچنے والا فرقہ صرف
فرقہ ناجیہ اور اہل السنۃ و الجماعة کا طبقہ ہوگا۔“ (اہل سنت کی پہچان صفحہ 9)

شیعہ اکابرین کا اقرار:

ابن بابویہ قمی حدیث نقل کرتے ہیں:

ان امتی ستفترق علی اثنین و سبعین فرقة یهلك احدى و
سبعون یتخلص فرقة قالوا یا رسول اللہ ﷺ من تلك قال

الجماعة الجماعة الجماعة۔ (کتاب الخصال جلد 2 صفحہ 141 مطبوعہ ایران)

حضور ﷺ نے فرمایا کہ میری امت بہتر فرقوں میں بٹ جائے گی اکہتر فرقے
ہلاک (جہنمی) ہوں گے اور ایک جماعت نجات پائے گی۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ فرقہ کونسا ہے؟ آپ نے فرمایا وہ جماعت ہے، جماعت ہے، جماعت ہے۔
 ✽ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

خير الناس في حالي النمط الا وسط فالزموا السواد الاعظم فان
 يد الله على الجماعة۔ (نہج البلاغہ مصری قسم 1 صفحہ 141)

بہترین وہ لوگ ہیں جو میرے حالات میں افراط و تفریط سے بچتے ہیں۔ پس
 بڑی جماعت کی پیروی کا التزام کرو، بے شک اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے۔

✽ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت منقول ہے کہ آپ نے فرمایا:

انا والله اهل السنة و الجماعة۔ (رسالہ تیراء صفحہ 15 مطبوعہ یوسفی دہلی)

اللہ کی قسم ہم قطعی طور پر اہل سنت و جماعت ہیں۔

✽ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اما اهل السنة فالتمسكون لما سنه الله و رسوله۔

(احتجاج طبری صفحہ 90 مطبوعہ نجف اشرف)

اہل سنت وہ حضرات ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جاری کئے ہوئے
 طریقوں پر قائم ہیں۔

✽ شیعہ مذہب کی مستند کتاب ”جامع الاخبار“ میں ایک طویل حدیث قدسی نقل کی
 گئی ہے اس میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اہل سنت و
 جماعت کیلئے یہ عظیم خوشخبری سنائی کہ

ليس على من مات على السنة و الجماعة عذاب القبر و لا شدة يوم

القيامة يا محمد من احب الجماعة احبه الله و الملكة اجمعين۔

(جامع الاخبار صفحہ 90 فصل سی و ششم طبع تہران)

جو شخص مذہب اہل سنت و جماعت پر مرے گا اسے نہ قبر میں عذاب ہوگا اور نہ

روز قیامت کی سختی۔ اے محمد ﷺ جو اس جماعت سے محبت کرے گا اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام فرشتے اس سے محبت کریں گے۔

اختلاف ختم ہو سکتا ہے:

یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو گئی کہ موجودہ تمام فرقوں اور جماعتوں میں سے صرف ایک جماعت جنتی اور راہ حق پر گامزن ہے اور اس جماعت کا نام ہے ”اہلسنت وجماعت“ اس کے علاوہ باقی تمام فرقے گمراہ، باطل اور جہنمی ہیں قرآن و حدیث، صحابہ کرام، تابعین و تبع تابعین، بزرگان دین، ائمہ کبار رضی اللہ عنہم اپنے اور بیگانے حضرات اسی بات کا اعلان کر رہے ہیں۔

اگر آپ سچے دل سے اس بات کے خواہاں ہیں کہ یہ دور اختلاف و انتشار کی بادِ سموم سے محفوظ ہو کر اتفاق و اتحاد اور محبت و پیار کی پر کیف اور سکون بخش فضا سے ہمکنار ہو جائے۔ تو وہ صرف اسی ایک صورت میں ہو سکے گا کہ تمام کلمہ گو مسلمان ابھی اور اسی وقت دنیا کی تمام پارٹیوں اور تمام ٹولیوں سے دستبرداری کا اعلان کر کے فی الفور مسلک حق اہلسنت وجماعت میں شامل و داخل ہو جائیں۔ ورنہ بمصداق:

مع مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

اختلاف و افتراق بڑھتا ہی جائے گا اور دنیا کی کوئی طاقت اسے روک نہیں سکے گی۔ اور امت کا اتفاق پارہ پارہ ہو جائے گا۔ معاذ اللہ

دیگر فرقوں میں بٹنے والے تمام افراد اس گناہ عظیم اور جرم کبیر میں برابر کے شریک قرار پائیں گے اور خدا اور رسول (جل جلالہ ﷺ) کی بارگاہ میں روزِ حشر بطور مجرم بلائے جائیں گے جہنم کی سزا پائیں گے اور کوئی حیلہ و بہانہ کام نہیں آئے گا۔

مخلصانہ گزارش:

لہذا ہم آپ کی خدمت میں بصد ادب و احترام مخلصانہ گزارش کرتے ہیں کہ

ابھی وقت ہے، گریبان میں جھانک کر سوچ لیں!..... ہم نے خلوص و لٹہیت سے قرآن و حدیث کی واضح نصوص، اپنے اور بیگانے اکابرین کے ظاہر و باہر دلائل سے آپ پر یہ حقیقت سورج سے زیادہ واضح کر دی ہے کہ جنتی جماعت صرف ”اہلسنت و جماعت“ ہے، اس میں کوئی ابہام نہیں، کوئی شک و شبہ کی گنجائش نہیں، ہم نے اپنی ذمہ داری نبھا دی، آپ کو سیدھی راہ دکھا دی، آگے ماننا یا نہ ماننا آپ کا کام ہے، روز قیامت جواب طلبی ہوئی تو پھر یہ نہ کہنا کہ ہمیں کسی نے بتایا نہ تھا، سیدھا راستہ دکھایا نہ تھا، اگر کوئی سمجھا دیتا تو ہم اہلسنت و جماعت سے ہرگز نہ کٹتے، نظریات اہلسنت سے ذرا بھرنہ ہٹتے، لیکن آج بتانے والے بتا رہے ہیں۔ سمجھانے والے سمجھا رہے ہیں۔

یہ وہ لمحہ ہے کہ اب بھی نہ اگر ہوش آیا

موت کو سامنے پاؤ گے جدھر جاؤ گے

اور روز قیامت سر محشر یوں نہ کہنا پڑے

کہہ رہی تھی حشر میں وہ آنکھ شرمائی ہوئی

ہائے کیسی اس بھری بزم میں رسوائی ہوئی

-----☆☆☆-----

کیا بریلوی نیا فرقہ ہے

عوام الناس کو بہکانے کیلئے مخالفین کی طرف سے عام طور پر یہ تاثر دیا جاتا ہے کہ ”اہل سنت و جماعت“ کا نام حدیث نبوی سے ثابت اور ان کا برحق، نجات یافتہ اور جنتی ہونا درست ہے، لیکن ”اہل سنت“ سے ”بریلوی فرقہ“ مراد نہیں ہے۔ کیونکہ یہ ایک نیا فرقہ ہے جس کا اہل سنت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔۔۔۔۔ العیاذ باللہ۔

جبکہ حقیقت آفتاب نصف النہار کی طرح واضح اور عیاں ہے۔ دوپہر کے وقت جبکہ سورج پوری آب و تاب سے چمک رہا ہو، اور مطلع پر ابر کا نام و نشان تک نہ ہو، ایسی حالت میں کسی کے سورج کا انکار کر دینے سے یہ لازم نہیں آتا کہ واقعہ سورج غائب ہے ایسے ہی ضد، تعصب، عناد اور بغض کی وجہ سے اہل سنت و جماعت کے ساتھ لفظ ”بریلوی“ دیکھ کر یار لوگوں کا انہیں محض ”بریلوی“ کہہ کر ان کے اہل سنت ہونے سے انکار کرنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ ”بریلوی ایک نیا فرقہ ہے“۔۔۔۔۔ کیونکہ ہمارا اہل سنت و جماعت ہونا کسی دلیل کا محتاج نہیں ہے اور نہ ہی ہمیں اپنے مسلک کی حقانیت پر کسی سے مہر لگوانے کی ضرورت ہے۔

بریلوی کوئی فرقہ نہیں:

ہمارے مخالفین جان لیں کہ ”بریلوی“ کوئی فرقہ نہیں ہے۔ بلکہ امام اہلسنت اعلیٰ حضرت الشاہ احمد رضا خان قادری محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے افکار و نظریات کی سچا بنیاد مقبولیت سے پریشان ہو کر اور فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی بد مذہبوں، دین کے

رہزنوں اور گستاخانِ رسول کے غیر اسلامی افکار و نظریات کی سرکوبی اور بیخ کنی کے ردِ عمل کے طور پر محض ضد اور عناد کی بناء پر مخالفین نے انہیں اور ان کے ہم مسلک علماء و مشائخ کو ”بریلوی“ کا نام دے دیا، اور یہ گھناؤنی چال اس لئے چلی تاکہ وہ ناواقف لوگوں کو یہ باور کرا سکیں کہ دوسرے فرقوں کی طرح یہ بھی ایک فرقہ ہے جو سرزمینِ ہند میں پیدا ہوا۔ — لا حول و لا قوۃ الا باللہ۔

ہم سطور ذیل میں اپنوں اور بیگانوں کی تحریروں سے یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ بریلوی کوئی فرقہ نہیں ہے بلکہ یہ وہی لوگ ہیں جنہیں اہل سنت و جماعت ہونے کا اعزاز حاصل ہے، اور مخالفین نے انہیں بدنام کرنے کیلئے اس کا نام ”بریلوی فرقہ“ رکھا تھا۔

علمائے اہل سنت کی وضاحت:

ہمارے متعدد علماء نے اس حقیقت کو بے نقاب کیا ہے۔ چند حوالہ جات درج

ذیل ہیں:

۱۔ امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ کے پڑپوتے حضرت علامہ مولانا مفتی اختر رضا خان بریلوی الازہری مدظلہ سے ایک انٹرویو کے دوران جب سوال کیا گیا کہ پاکستان میں بعض لوگ اپنے آپ کو بریلوی کہتے ہیں اور بعض اپنے آپ کو دیوبندی، کیا یہ اچھی بات ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: ”بریلوی کوئی مسلک نہیں ہم مسلمان ہیں، اہل سنت و جماعت ہیں ہمارا مسلک یہ ہے کہ ہم حضور ﷺ کو آخری نبی مانتے ہیں، حضور ﷺ کے صحابہ کا ادب کرتے ہیں، حضور ﷺ کے اہل بیت سے محبت کرتے ہیں، حضور ﷺ کی امت کے اولیاء اللہ سے عقیدت رکھتے ہیں، فقہ میں امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کے مقلد ہیں ہم اپنے آپ

کو ”بریلوی“ نہیں کہتے، ہمارے مخالف ہمیں ”بریلوی“ کہتے ہیں.....
(ماہنامہ ضیائے حرم لاہور، فروری 1988ء، صفحہ 14)

2- مبلغ اسلام حضرت علامہ سید محمد مدنی فرماتے ہیں:
”غور فرمائیے کہ فاضل بریلوی کسی نئے مذہب کے بانی نہ تھے ازاول تا آخر مقلد رہے، ان کی ہر تحریر کتاب و سنت اور اجماع و قیاس کی صحیح ترجمان رہی، نیز سلف صالحین و ائمہ مجتہدین کے ارشادات اور مسلک اسلام کو واضح طور پر پیش کرتی رہی، وہ زندگی کے کسی گوشے میں ایک پل کیلئے ”سبیل مومنین صالحین“ سے نہیں ہٹے، اب اگر ایسے شخص کے ارشادات حقانہ اور توضیحات و تشریحات پر اعتماد کرنے والوں، انہیں سلف صالحین کی روش کے مطابق یقین کرنے والوں کو ”بریلوی“ کہہ دیا گیا تو کیا تو بریلویت و سہیت کو بالکل مترادف الٰہی نہیں قرار دیا گیا؟ اور بریلویت کے وجود کا آغاز فاضل بریلوی کے وجود سے پہلے ہی تسلیم نہیں کر لیا گیا؟“

(تقدیم، دور حاضر میں بریلوی، اہل سنت کا علامتی نشان مکتبہ حبیبیہ لاہور صفحہ ۱۰۱)

3- ماہر رضویات پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری مدظلہ اس بے بنیاد الزام کی تردید یوں فرماتے ہیں:

”امام احمد رضا پر ایک الزام یہ ہے کہ وہ ”بریلوی“ فرقے کے بانی ہیں۔ اگر تاریخ کی روشنی میں دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ”بریلوی“ کوئی فرقہ نہیں بلکہ سواد اعظم اہل سنت کے مسلک قدیم کو عرف عام میں ”بریلویت“ سے تعبیر کیا جاتا ہے اور یہ عرف بھی پاک و ہند میں مذہب ہے۔ اصل میں امام احمد رضا اور اس مسلک قدیم کے مخالفین نے اس کو

”بریلویت“ کے نام سے یاد کیا ہے اور بقول ابو یحییٰ امام خان نوشہروی
 ”یہ نام علماء دیوبند کا دیا ہوا ہے“ پروفیسر ڈاکٹر جمال الدین (جامعہ حنفیہ
 دہلی) نے بھی اپنے ایک تحقیقی مقالے میں یہی تحریر فرمایا ہے کہ وہ یہ نام
 مخالفین کا دیا ہوا ہے۔

(آئینہ رضویات۔ مطبوعہ کراچی 1993ء صفحہ 300۔ تقدیم البریلویہ کا تحقیقی اور تنقیدی جائزہ صفحہ 20)

4۔ آستانہ عالیہ شاہ آباد شریف (گڑھی اختیار خاں) کے سجادہ نشین صاحبزادہ سید محمد

فاروق القادری صاحب مدظلہ اسے جاہلانہ اقدام قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

اہل سنت و جماعت کو بریلوی کہنا کسی طرح درست نہیں، اگر آج جماعت
 اسلامی کے افراد کو مودودی پارٹی یا مودودیئے کہنا اور تبلیغی جماعت کو
 الیاسی جماعت کہنا درست نہیں تو آخر ملک کے سواد اعظم کو بریلوی کہنا
 کس منطق کی رو سے درست ہے؟ تعجب ہے کہ خود کو اہل سنت کے بعض
 اصحاب کو بھی اس کا احساس نہیں اور وہ بڑے فخر سے اپنے آپ کو
 ”بریلوی“ کہہ کر متعارف کراتے ہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اسلام بریلی یا
 دیوبند کی سرزمین سے نہیں پھوٹا۔ لہذا اس طرح کی تراکیب و نسبتیں اپنانا
 عالمانہ نقطہ نظر سے فریقین کیلئے ایک جاہلانہ اقدام ہے۔

(فاضل بریلوی اور امور بدعت، مطبوعہ لاہور 1981ء، صفحہ 69)

5۔ شہر اقبال سیالکوٹ کے معروف عالم دین مفتی حافظ محمد عالم صاحب رحمۃ اللہ علیہ، اسے

مخالفین کی سازش قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

”بریلوی ہمارا مسلک نہیں یہ یونہی ہے جیسے لوگ معراج الدین کو ”ماجا“

اور نور الدین کو ”نورا“ کہہ دیتے ہیں، تو اسے برا نہیں منانا چاہئے تاہم

مخالفین سنت و جماعت ہیں اور رہیں گے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان

بریلوی علیہ الرحمۃ ہمارے بزرگ اور قابل احترام شخصیت ہیں ان کی نسبت سے اگر لوگ ہمیں ”بریلوی“ کہہ دیتے ہیں تو ہمیں خود کو ”بریلویت“ کے تنگ حصار میں بند نہیں کر دینا چاہئے یہ ہمارے خلاف ایک سازش ہے کہ ہم اجماع امت کے مسلک حقہ اہل سنت کی وسیع شناخت کھو کر بریلویت کا لیبل لگالیں اور بقیہ فرقہ وارانہ جماعتیں خود کو اہل سنت کہلوائیں۔ (ماہنامہ العلماء لاہور دسمبر جنوری 96، 1995، صفحہ 52)

6- شرف العلماء حضرت علامہ عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ رقمطراز ہیں:

”امام احمد رضا بریلوی کے افکار و نظریات کی بے پناہ مقبولیت سے متاثر ہو کر مخالفین نے ان کے ہم مسلک علماء و مشائخ کو بریلوی کا نام دے دیا۔ مقصد یہ ظاہر کرنا تھا کہ دوسرے فرقوں کی طرح یہ بھی ایک نیا فرقہ ہے جو سرزمین ہند میں پیدا ہوا ہے، جبکہ حقیقت حال اس سے مختلف ہے، امام اہل سنت شاہ احمد رضا بریلوی کے القاب میں سے ایک لقب ہی عالم اہل السنۃ تھا۔“ (البریلویہ کا تحقیقی اور تنقیدی جائزہ صفحہ 34، 35)

7- جناب سید صابر حسین شاہ بخاری لکھتے ہیں:

”سب جانتے ہیں کہ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے پوری قوت کے ساتھ سواد اعظم اہل سنت کے عالمی مسلک کی حفاظت اور موافقت فرمانے میں کوئی کسر نہ چھوڑی لیکن دشمنوں نے اہل سنت سے الگ کرنے کیلئے ”فرقہ بریلویہ“ مشہور کر دیا اور آپ کو ”بریلوی“ فرقے کا بانی کہنے لگے۔“

(امام احمد رضا کا ملین کی نظر میں صفحہ 29)

8- مفتی غلام فرید ہزاروی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

”بریلوی مسلک نیا نہیں۔ یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ وہابی دیوبندی اس

دور میں یہ پیگنڈ ازور و شور سے کر رہے ہیں کہ بریلوی کہلانے والے اب پیدا ہوئے ہیں، ان کے عقائد نئے گھڑے ہوئے ہیں، یہ گذشتہ چودھویں صدی کی پیداوار ہیں وغیرہ وغیرہ مگر ہم بانگ دھل کہتے ہیں کہ ہمارے عقائد و نظریات قدیمی اور بہت پرانے ہیں اور یہی عقائد صحابہ کرام و تابعین و تبع تابعین و ائمہ مجتہدین و تمام بزرگان دین کے رہے۔

(النجديت بجواب البریلویت صفحہ 49، 50)

9۔ مناظر اسلام مولانا محمد سعید احمد اسعد لکھتے ہیں:

”مولانا احمد رضا خاں فاضل بریلوی کی تابناک مساعی سے گھبرا کر مخالفین نے اعلیٰ حضرت اور ان کے مریدین، متوسلین اور شاگردوں کو صرف اور صرف بدنام کرنے کیلئے کہیں ”رضا خانی فرقہ“ کے نام سے یاد کرنا شروع کیا اور کہیں ”بریلوی فرقہ“ کے نام سے اور اس نام کو خوب خوب اچھالا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ بے علم حضرات کو یہ تاثر دیا جائے کہ یہ نیا فرقہ ہے، لیکن چونکہ اس عظیم المرتبت شخصیت کی تعلیمات و کردار قرآن و سنت کا چلتا پھرتا نمونہ تھا، عشق رسالت مآب کا مجسمہ عوام کو اعلیٰ حضرت کی ذات میں نظر آیا اس لئے عشاق نے اس لقب کو اپنے لئے اعزاز سمجھا۔ اب ہم عشاقان: مسلم ہیں، کافروں کے مقابلہ میں۔ اہل سنت ہیں، شیعوں اور بدعتیوں کے مقابلہ میں۔ بریلوی ہیں، گستاخان رسول کے مقابلہ میں۔“

اسی لئے پورے عالم اسلام میں آپ کو ان گنت اور بے شمار افراد ایسے ملیں گے جن کے معمولات اور عقائد وہی ہیں جو اعلیٰ حضرت کے ہیں خواہ انہوں نے ”مولانا احمد رضا خاں“ کا نام بھی نہ سنا ہو۔ معلوم ہوا بریلویت نہ تو کوئی نیا مذہب ہے اور نہ ہی فرقہ۔“

(دہابیت و بریلویت بجواب البریلویت 45، 46)

اہل بریلی اہل سنت ہی کہلاتے رہے:

مخالفین کے قابل اعتماد مورخ و محقق سلیمان ندوی نے لکھا ہے:
 ”تیسرا فریق وہ تھا جو شدت کے ساتھ اپنی روش پر قائم رہا اور اپنے آپ
 کو اہل السنۃ کہتا رہا۔ اس گروہ کے پیشوا زیادہ تر بریلی اور بدایوں کے علماء
 تھے۔“ (حیات نبوی صفحہ 46 بحوالہ البریلویہ کا تحقیقی اور تنقیدی جائزہ صفحہ 36)

معلوم ہوا کہ اہل بریلی بھی دیگر علمائے اسلام کی طرح خود کو مسلک اہل سنت ہی کہتے
 تھے۔ انہوں نے فرقہ و گروہ کے اعتبار سے خود کو ”بریلوی“ نہیں بلکہ سنی ہی کہلایا ہے۔

لفظ ”بریلوی“ کے استعمال کی حقیقت:

ہر چند کہ واضح ہو گیا کہ ”بریلوی“ کوئی فرقہ نہیں، بلکہ یہ مخالفین کی چالاکیوں کا نتیجہ
 ہے لیکن یہاں یہ بھی واضح رہے کہ جب اہل سنت و جماعت کے ساتھ لفظ ”بریلوی“
 استعمال کیا جاتا ہے تو وہ بطور علامتی نشان اور فصل ممیز کے طور پر ہے..... کیونکہ شیعوں
 اور بدعتیوں کے مقابلہ میں اہل سنت کا لفظ بولا جاتا ہے۔ تاکہ اہل حق اور اہل باطل
 میں فرق ہو سکے بد مذہبوں اور گستاخوں کے مقابلہ میں ”بریلوی“ کا لفظ بولا جاتا ہے
 تاکہ اصلی اور نقلی کی پہچان ہو سکے، کیونکہ اعلیٰ حضرت بریلوی نے اہل سنت و جماعت
 کی ترجمانی کی ہے اور گستاخ فرقوں نے ”اہل سنت“ کے لفظ کو دھوکہ دینے کیلئے
 استعمال کیا ہے۔

مخالفین کا اعتراف، پہلے مسلمان حنفی بریلوی تھے:

یہ ایسی حقیقت ہے کہ مخالفین کو بھی چارونا چار بالآخر ماننا ہی پڑا کہ اہل سنت و
 جماعت (بریلوی) کے عقائد و نظریات نئے اور منگھڑت نہیں بلکہ قدیمی اور ہمیشہ سے
 چلے آ رہے ہیں اور چار دانگ عالم میں انہی کا پھریا اور بسیرا رہا ہے۔

1- ثناء اللہ امرتسری نے لکھا ہے:

”اسی (۸۰) سال پہلے قریباً سب مسلمان اسی خیال کے تھے، جن کو آج کل بریلوی حنفی خیال کیا جاتا ہے۔“

(شیخ توحید صفحہ 53 طبع مکتبہ عزیز یہ لاہور۔ صفحہ 40 طبع امرتسر و سرگودھا)

امرتسری نے یہ بات 1938-4-4 میں لکھی، اس تاریخ سے اسی سال قبل کا دور تقریباً 1858ء کا زمانہ بنتا ہے، اور یہ دور وہابیوں کی سرکار انگریز اور غیر مقلدیت و وہابیت کے فتنہ و فساد کا دور ہے، جس سے واضح ہے کہ فتنہ وہابیت سے پہلے تمام مسلمان حنفی بریلوی عقائد کے حامل تھے۔

اس عبارت کا نتیجہ یہی ہے کہ اہل سنت و جماعت (بریلوی) اپنے افکار و عقائد کے اعتبار سے قدیم اور پرانی جماعت ہے اور دیگر فرقے نئے اور خود ساختہ ہیں۔ اس بات کی صداقت اس سے بھی ظاہر ہوتی ہے کہ جس وہابی سے بھی اس کا شجرہ نسب پوچھیں گے تو معلوم ہوگا کہ وہ خود پہلے سنی تھا یا اس کا باپ اور دادا سنی ہو گیا کم از کم برصغیر میں ایسا کوئی وہابی نہ ملے گا جو مسلسل کئی پشتوں سے وہابی ہو کیونکہ پاک و ہند میں اسلام لانے والے اور اسلام کی تبلیغ و تشہیر کرنے والے لوگ وہی عقائد و نظریات رکھتے تھے جو آج ان لوگوں کے ہیں جنہیں حنفی بریلوی کہا جاتا ہے۔

نوٹ: صدافسوس!..... کہ حقائق پر پردہ ڈالنے کیلئے بعض نجدی اداروں نے امرتسری کی مذکورہ عبارت کو نکال دیا ہے۔ مثلاً مکتبہ قدوسیہ لاہور اور اہلحدیث ٹرسٹ کراچی۔

بریلوی عقائد چار دانگ عالم میں:

احسان الہی ظہیر غیر مقلد نے اہل سنت و جماعت کو بدنام اور غلط قرار دینے کیلئے دھوکہ و فریب کا مجموعہ ”بریلویت“ کے نام سے شائع کیا..... لیکن قدرت نے اہل

سنت کی قدامت پر خود انہی کے قلم سے یوں تائید کرا دی..... لکھا ہے:

انہا جدیدۃ من حیث النشأة و الاسم، و من فرق شبه القارة من
حیث التكوين و الهيئة، و لكنها قديمة من حیث الافکار و
العقائد۔ (بریلویہ صفحہ 7 عربی)

یہ جماعت اپنی پیدائش اور نام (بریلوی) اور برصغیر کے فرقوں میں سے اپنی شکل و
شباہت کے اعتبار سے اگر چہ نئی ہے لیکن افکار اور عقائد کے اعتبار سے قدیم اور پہلے
کی ہے۔

اس عبارت سے بھی معلوم ہوا کہ اہل سنت و جماعت کوئی نیا فرقہ نہیں ہے، اہل
سنت و جماعت عقائد و افکار کے اعتبار سے قدیم ہیں۔

اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ نے کسی
نئے مذہب یا مسلک کی بنیاد نہیں رکھی بلکہ قدیمی عقائد کا پرچار کیا ہے۔

نوٹ: احسان الہی ظہیر کی کتاب کا اردو ترجمہ عطاء الرحمن ثاقب نامی آدمی نے کیا ہے
اور بجائے اس کے کہ وہ حقیقت پسندی کا ثبوت دیتے ہوئے تسلیم کر لیتے کہ اہل سنت
کو بریلوی کہہ کر ”نیا فرقہ“ قرار دینا غلط اور جھوٹ ہے، یہ لوگ قدیمی عقائد کے حامل
ہیں، لیکن حیرت و افسوس ہے کہ اس مترجم نے ترجمہ میں ان الفاظ کو ہی ہضم کر ڈالا جن
کا معنی تھا کہ ”اہل سنت افکار و عقائد کے اعتبار سے قدیم ہیں“..... اور مقصد صرف یہ
تھا کہ عوام کی آنکھوں میں دھول جھونک سکیں، اور انہیں دھوکہ دے سکیں العیاذ باللہ۔
لیکن ایسے اوجھے ہتھکنڈوں سے حق کو دبایا نہیں جاسکتا۔

﴿﴾ یہی احسان الہی ظہیر لکھتے ہیں:

”ابتداءً گمان تھا کہ یہ فرقہ پاک و ہند سے باہر موجود نہیں ہوگا، مگر یہ
گمان زیادہ دیر قائم نہیں رہا۔ میں نے یہی عقائد مشرق کے آخری حصے سے

مغرب کے آخری حصے تک اور افریقہ سے ایشیا تک اسلامی ممالک میں
دیکھے۔ (ملٹھا۔ البریلو یہ صفحہ 10 اردو)

معلوم ہوا کہ تمام اسلامی ممالک میں وہی عقائد و نظریات ہیں جو اعلیٰ حضرت
رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں۔

اب ظاہر ہے پوری روئے زمین پر فاضل بریلوی کو جانے کا اتفاق تو نہیں ہوا اور
نہ ہی تمام اسلامی ممالک کے ہر ہر فرد نے آپ کی کتب پڑھی ہیں تو پھر تمام مسلمانوں کا
انہی عقائد کا حامل ہونا اس بات کی بین دلیل ہے کہ فاضل بریلوی کے عقائد خود ساختہ
اور منگھڑت نہیں تھے بلکہ انہوں نے تمام مسلمانوں کے عقائد کی ترجمانی کی ہے۔

حقیقت واقعی:

جبکہ حقیقت بھی یہی ہے کہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی مسلک اہل سنت کے
ترجمان تھے اور آپ کے عقائد و نظریات تمام مسلمانوں کے ہاں موجود ہیں۔
اس سلسلے میں درج ذیل واقعات بھی مؤید ہیں:

- 1- شارح مکتوبات امام ربانی، سراج العارفین حضرت ابوالبلیان علامہ محمد سعید احمد
مجددی رحمۃ اللہ علیہ ایک بار جب حج بیت اللہ کی سعادت کیلئے حرمین طہیین حاضر
ہوئے تو آپ کی ملاقات دمشق سے تعلق رکھنے والے ایک شیخ مکرم (جن کا نام
آپ نے بتایا تھا، لیکن راقم کو ازبر نہ رہا) سے ہوئی، دوران گفتگو جب عقائد پر
بحث چلی تو انہوں نے وہی عقائد بیان کئے جو پاک و ہند میں اہل سنت
(بریلوی) کے ہاں پائے جاتے ہیں، آپ نے یہ بات برسر عام بیان فرمائی اور
مزید فرمایا کہ ہمیں اس واقعہ سے حق الیقین ہو گیا کہ اعلیٰ حضرت مسلک اہل
سنت کے ترجمان تھے۔

2- خطیب اعظم دمشق شیخ عبد الہادی 1998ء میں جب پاکستان کے دورہ پر تشریف لائے اور دارالعلوم نقشبندیہ امینیہ 477/A ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ بھی جلوہ افروز ہوئے۔ تو انہوں نے خطابت کے لولوئے لالہ لٹاتے ہوئے اپنی عقائد و نظریات اور استدلال کو پیش کیا جو مسلک اہل سنت کے عین مطابق تھے۔

3- علاوہ ازیں مناظر اسلام علامہ محمد عباس رضوی ریسرچ آفیسر آف دی جب پاکستان سے دیئے منتقل ہوئے تو کئی ممالک کے علماء و مشائخ سے ملاقات کا اتفاق ہوا، جن میں ابو ظہبی، دبئی، شام، عرب امارات و دیگر ممالک کے علماء و مشائخ قابل ذکر ہیں، ان کے عقائد کو دیکھنے سے واضح ہوا کہ ان کے افکار بھی فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ جیسے ہیں۔

4- حرمین طہیین پر نجدیوں کے تسلط کے بعد اہل سنت کے خلاف کثیر تعداد میں لٹریچر شائع کیا گیا، ان کتب میں ایک کتاب ابن منیع نامی شخص نے حوار مع المالکی کے نام سے لکھی اور اس کا رد اس وقت کے وزیر اوقاف آف کویت حضرت الشیخ السید یوسف رفاعی ہاشمی نے ادلة اهل السنة والجماعة کے نام سے تحریر فرمایا اور اس میں بعینہ فاضل بریلوی کے عقائد کی ترجمانی کی ہے۔

نوٹ: اس کتاب کا ترجمہ شرف العلماء علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری علیہ الرحمۃ نے ”اسلامی عقائد“ کے نام سے فرمایا ہے۔

5- السید محمد بن علوی مالکی مفتی مکہ کی کتب ملاحظہ فرمائیں، ان کی کتب فاضل بریلوی رحمہ اللہ کے مسلک کی ترجمان ہیں۔

اس جیسی سینکڑوں مثالیں ہیں، جو بانگ دھل اعلان کرتی ہیں کہ فاضل بریلوی مسلک اہل سنت کے ہی ترجمان تھے، انہوں نے کسی نئے فرقہ کی بنیاد نہیں رکھی۔

”بریلوی فرقہ“ مخالفین کا دیا ہوا نام ہے:

غیر مقلدین کے مؤرخ ابو یحییٰ امام خاں نوشہروی نے لکھا ہے:
یہ جماعت (اہل سنت بریلوی) امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید کی مدعی
ہے مگر دیوبندی یعنی تعلیم یافتگان مدرسہ دیوبند اور ان کے اتباع انہیں
بریلوی کہتے ہیں۔ (تراجم علمائے حدیث ہند صفحہ 376، بحالی اکیڈمی لاہور)

معلوم ہوا کہ اہل سنت و جماعت کے برخلاف مخالفین نے لوگوں میں ”بریلوی
فرقہ“ وغیرہ کے الفاظ سے یاد کرتے ہیں، جبکہ اہل سنت کا کسی نئے فرقہ سے کوئی تعلق
نہیں ہے۔ اور اسی طرح غیر مقلد وہابی اہلسنت کو ”رضا خانی“ نام سے موسوم کرتے
ہیں، اور آج دیوبندی اور نجدی ایک دوسرے کی نقل بھی کر رہے ہیں۔

اعلیٰ حضرت مخالفین کی نظر میں:

یہ بات واضح ہو جانے کے بعد کہ بریلوی کوئی نیا فرقہ نہیں ہے بلکہ یہ مسلمانوں کا
قدیمی مکتبہ فکر ہے جسے اہل سنت و جماعت کہا جاتا ہے اور فاضل بریلوی نے کسی بھی
نئے فرقے کی بنیاد نہیں رکھی، اب ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ لاکھ مخالفت اور بغض و عناد
کے باوجود مخالفین نے بالآخر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کی
عظمت و شان کو مان ہی لیا ہے، بمصداق ”مشتہ نمونہ از خروارے“ چند معتبر و مستند
حوالہ جات ملاحظہ ہوں!

غیر مقلد علماء کی تصریحات:

ثناء اللہ امرتسری اور احسان الہی ظہیر کی عبارات گذر چکی ہیں وہابیوں کے ذمہ
دار افراد کی چند مزید عبارات درج ذیل ہیں:
وہابی ترجمان ہفت روزہ الاعتصام لاہور میں ہے:

فاضل بریلوی نے ترجمہ اور ترجمانی کی درمیانی راہ اختیار کی اور ان کی تمام تر توجہ اس امر پر رہی کہ قرآن مجید کے ان بعض الفاظ جو عربی اور اردو زبانوں میں مختلف مفہوم رکھتے ہیں کا ایسا ترجمہ کیا جائے کہ غیر مسلم ان پر جو اعتراض کرتے ہیں اس کی نوبت ہی نہ آئے۔ (الاعتصام 22 ستمبر 1981ء بحوالہ رضائے مصطفیٰ دسمبر 1989ء)

✽ ابو سلیمان شاہ جہانپوری نے لکھا ہے:

مولانا بریلوی ایک اچھے نعت گو تھے، سیرت نبوی سیرت اصحاب و اہل بیت، تذکار اولیائے کرام، تفسیر، حدیث، فقہ نیز مسائل نزاعیہ وغیرہ میں آپ کی تصنیفات و تالیفات ہیں۔ مولانا آزاد اور مولانا احمد رضا خاں میں کسی قسم کے ذاتی یا علمی تعلقات نہ تھے لیکن وہ مولانا آزاد بایں ہمہ ان کا بے حد احترام کرتے تھے۔ (مکاتیب ابوالکلام آزاد صفحہ 313)

✽ وہابیوں کے شیخ الکل ابوالبرکات احمد نے لکھا ہے:

بریلوی کا ذبیحہ حلال ہے کیونکہ وہ اہل قبلہ مسلمان ہے۔ (فتاویٰ برکاتیہ صفحہ 178)
نوٹ: یہی فتویٰ ”فتاویٰ علمائے حدیث جلد 2 صفحہ 243“ اور ”ہفت روزہ الاعتصام لاہور 20 نومبر 1959ء“ پر بھی موجود ہے۔

✽ اہل حدیث سوہدرہ میں ہے:

” (بریلوی کی اقتداء میں) نماز ادا کر لینی چاہئے، یہ لوگ اہل سلام سے ہیں، رشتہ ناطہ میں کوئی حرج نہیں۔“

(اہل حدیث سوہدرہ جلد 15 شمارہ 20، فتاویٰ علمائے حدیث جلد 2 صفحہ 243 طبع لاہور)

✽ ثناء اللہ امرتسری نے لکھا ہے:

”مولانا احمد رضا بریلوی مرحوم“ (مجدد مائتہ حاضرہ)۔

(فتاویٰ ثنائیہ جلد 1 صفحہ 263، 264)

یعنی اعلیٰ حضرت کو مسلمان اور صحیح العقیدہ ماننا تو ایک طرف رہا انہیں چودھویں صدی کا مجدد بھی مان لیا ہے۔ واللہ الحمد۔

✽ محمد حنیف یزدانی نے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے افکار و نظریات کو سراہتے ہوئے پوری کتاب بنام ”تعلیمات شاہ احمد رضا خاں بریلوی“ ترتیب دی ہے، جس میں فاضل بریلوی کو ”اعلیٰ حضرت شاہ احمد بریلوی رحمۃ اللہ علیہ“ لکھا: (صفحہ 7) شاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دور کی ہر قسم کی خرابیوں اور گمراہیوں کے خلاف پوری قوت سے قلمی جہاد کیا ہے۔

✽ مزید لکھا: آپ توحید کے متعلق مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی المتوفی ۱۳۴۰ھ-۱۹۲۲ء کے فرمودات اور ان کے متعلقین و معتقدین کے خیالات بار بار پڑھیے۔ آپ پر حقیقت واضح ہو جائے گی اور آپ صراط مستقیم پر گامزن ہو جائیں گے۔ (صفحہ ۲۰)

معلوم ہوا کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ اپنے دور کے بہت بڑے اسلامی مجاہد ہیں اور آپ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے والا صراط مستقیم پر گامزن ہو جاتا ہے جس سے واضح ہے کہ فاضل بریلوی صراط مستقیم پر فائز تھے اور اسی طریقہ کی دعوت دیتے رہے۔
نوٹ: یاد رہے یہ حنیف صاحب کے صرف ذاتی خیالات نہیں ہیں بلکہ اس پر وہابی مذہب کے ہفت روزہ تنظیم الہدیت اور الاعتصام نے تبصرہ و تصدیق کر کے ان کا ساتھ دیا ہے اور کتاب کی اہمیت کو دو چند کر دیا۔

دیوبندی علماء کی تصریحات:

فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کی عظمت کے اعتراف پر دیوبندی علماء کی تصریحات بھی ملاحظہ ہوں:

- 1- دیوبندی مسلک کے حکیم الامت اشرف علی تھانوی کے خلیفہ مفتی محمد حسن کہتے ہیں:
- ”حضرت تھانوی نے فرمایا: اگر مجھے مولوی احمد رضا صاحب بریلوی کے پیچھے نماز پڑھنے کا موقع ملتا تو میں پڑھ لیتا۔“

(حیات امداد صفحہ 38 طبع کراچی، انوار تاقی صفحہ 389، اسوۂ اکابر صفحہ 15 طبع لاہور، ہفت روزہ چٹان

لاہور 10 فروری 1962ء)

- 2- تھانوی صاحب نے خود کہا ہے:

”وہ (بریلوی) نماز پڑھاتے ہیں ہم پڑھ لیتے ہیں۔“

(افاضات یومیہ جلد 7 صفحہ 56 طبع ملتان)

- 3- زمانہ جانتا ہے کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے تھانوی صاحب کی توہین آمیز عبارات پر شرعی گرفت کرتے ہوئے فتویٰ کفر جاری کیا لیکن تھانوی صاحب کو نہ تو توبہ کی توفیق ہوئی اور نہ ہی اپنی صفائی پیش کرنے کیلئے مرد میدان بنے اور اعلیٰ حضرت کے دلائل کا جواب بھی نہ دے سکے۔ وہ خود کہتے ہیں:

”احمد رضا خاں (بریلوی) کے جواب میں کبھی (میں نے) ایک سطر بھی نہیں

لکھی، کافر خبیث، ملعون سب کچھ سن رہا۔“ (حکیم الامت صفحہ 188 طبع لاہور)

- 4- ایک شخص نے پوچھا کہ ہم بریلی والوں کے پیچھے نماز پڑھیں تو نماز ہو جائے گی یا نہیں فرمایا حضرت حکیم الامت (تھانوی)..... نے ہاں (ہو جائے گی)۔

(تقصص اکابر صفحہ 252 طبع لاہور)

- 5- حضرت مولانا احمد رضا خان مرحوم و مغفور کے وصال کی اطلاع حضرت تھانوی کو ملی، تو حضرت نے انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھ کر فرمایا:

”فاضل بریلوی نے ہمارے بعض بزرگوں یا ناچیز کے بارے جو فتوے

دیئے ہیں وہ حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جذبے سے مغلوب و محجوب ہو کر دیئے

ہیں، اس لئے انشاء اللہ تعالیٰ عند اللہ معذور اور مرحوم و مغفور ہوں گے۔
میں اختلاف کی وجہ سے خدا نخواستہ ان کے متعلق تعذیب کی بدگمانی نہیں
کرتا۔ (مسلب اعتدال صفحہ 87 طبع کراچی)

6- دیوبندی ادیب، فاضل دیوبند، کوثر نیازی لکھتے ہیں:

”مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندی سے میں نے
سنا، فرمایا: جب حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب کی وفات ہوئی تو
حضرت مولانا اشرف علی تھانوی کو کسی نے آکر اطلاع کی مولانا تھانوی
نے بے اختیار دعا کیلئے ہاتھ اٹھا دیئے جب وہ دعا کر چکے تو حاضرین مجلس
میں سے کسی نے پوچھا وہ تو عمر بھر آپ کو کافر کہتے رہے اور آپ ان کیلئے
دعائے مغفرت کر رہے ہیں۔ فرمایا اور یہی بات سمجھنے کی ہے کہ مولانا احمد
رضا خان نے ہم پر کفر کے فتوے اس لئے لگائے کہ انہیں یقین تھا کہ ہم
نے تو ہین رسول کی ہے اگر وہ یہ یقین رکھتے ہوئے ہم پر کفر کا فتویٰ نہ لگاتے
تو خود کافر ہو جاتے۔“

(اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی ایک ہمہ جہت شخصیت صفحہ 7 طبع ناروال، روزنامہ جنگ لاہور 3، اکتوبر

1990ء، روزنامہ جنگ راولپنڈی 10 نومبر 1981ء)

7- مزید لکھا ہے:

”ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت تھانوی ایک بڑے جلسے میں خطاب فرما
رہے تھے کہ اطلاع ملی، مولوی احمد رضا بریلوی انتقال کر گئے ہیں، آپ
نے تقریر کو ختم کر دیا اور اسی وقت خود اور اہل جلسہ نے آپ کے ساتھ
دعائے مغفرت فرمائی۔“ (ہفت روزہ چٹان لاہور 15 دسمبر 1962ء)

8- ایک جگہ لکھا ہے:

مولانا تھانوی فرمایا کرتے تھے کہ میرے دل میں احمد رضا کیلئے بے حد احترام ہے وہ ہمیں کافر کہتا ہے لیکن عشق رسول کی بناء پر کہتا ہے کسی اور غرض سے تو نہیں۔ (ہفت روزہ چٹان لاہور 23 اپریل 1962ء)

9- دیوبندی مذہب کے قطب، رشید احمد گنگوہی نے متعدد مسائل میں فاضل بریلوی کے فتاویٰ مبارکہ پر اعتماد کرتے ہوئے انہیں نقل بھی کیا اور ان کی تصدیق کر کے اعلیٰ حضرت کے علم و فضل کو تسلیم بھی کیا ہے ملاحظہ ہو! فتاویٰ رشیدیہ صفحہ 245 وغیرہ طبع کراچی۔

10- ایسے ہی ”کتاب القول البدیع و اشتراط المصیر للتجمیع“ صفحہ 24 پر رشید گنگوہی اور محمود الحسن نے فاضل بریلوی کا فتویٰ بالتفصیل درج کر کے اس کی تائید کی ہے۔

11- محدث دیوبند انور شاہ کشمیری کہتے ہیں:

”جب بندہ ٹرندی شریف اور دیگر کتب احادیث کی شروح لکھ رہا تھا تو حسب ضرورت احادیث کی جزئیات دیکھنے کی ضرورت درپیش آئی تو میں نے شیعہ حضرات و اہل حدیث حضرات و دیوبندی حضرات کی کتابیں دیکھیں مگر ذہن مطمئن نہ ہوا بالآخر ایک دوست کے مشورے سے مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی کی کتابیں دیکھیں تو میرا دل مطمئن ہو گیا کہ میں اب بخوبی احادیث کی شروح بلا جھجک لکھ سکتا ہوں، تو واقعی بریلوی حضرات کے سرکردہ عالم مولانا احمد رضا خان صاحب کی تحریریں شستہ اور مضبوط ہیں جسے دیکھ کر یہ اندازہ ہوتا ہے کہ یہ مولوی احمد رضا خان صاحب ایک زبردست عالم دین اور فقیہ ہیں۔“

(رسالہ دیوبند صفحہ 21، جمادی الاول 1330ھ، بحوالہ طمانچہ صفحہ 39، وسفید سیاہ 114)

12- دیوبند کے شیخ الاسلام شبیر احمد عثمانی لکھتے ہیں:

”مولانا احمد رضا خان کو تکفیر کے جرم میں برا کہنا بہت ہی برا ہے کیونکہ وہ بہت بڑے عالم اور بلند پایہ محقق تھے۔ مولانا احمد رضا خان کی رحلت عالم اسلام کا ایک بہت بڑا سانحہ ہے جسے نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔“

(رسالہ ہادی، دیوبند صفحہ 20 ذوالحجہ 1329ھ بحوالہ سفید و سیاہ صفحہ 112، و طمانچہ صفحہ 41، 42)

13- دیوبند کے شیخ الادب مولوی اعزاز علی لکھتے ہیں:

”جیسا کہ آپ کو معلوم ہے، کہ ہم دیوبندی ہیں اور بریلوی علم و عقائد سے ہمیں کوئی تعلق نہیں مگر اس کے باوجود بھی یہ احقر یہ بات تسلیم کرنے پر مجبور ہے کہ اس دور کے اندر اگر کوئی محقق اور عالم دین ہے تو وہ احمد رضا خان بریلوی ہے کیونکہ میں نے مولانا احمد رضا خان کو جسے ہم آج تک کافر بدعتی اور مشرک کہتے رہے ہیں بہت وسیع النظر اور بلند خیال، علو ہمت، عالم دین صاحب فکر و نظر پایا ہے آپ کے دلائل قرآن و سنت سے متصادم نہیں بلکہ ہم آہنگ ہیں لہذا میں آپ کو مشورہ دوں گا اگر آپ کو کسی مشکل مسئلہ جات میں کسی قسم کی الجھن درپیش ہو تو آپ بریلی میں جا کر مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی سے تحقیق کریں۔“

(رسالہ النور تھانہ بھون صفحہ 40 شوال المکرم 1342ھ بحوالہ طمانچہ 40 و سفید و سیاہ صفحہ 114)

15- دیوبندی مذہب کے فقیہ العصر مفتی کفایت اللہ دہلوی کہتے ہیں:

”اس میں کلام نہیں کہ مولانا احمد رضا خان کا علم بہت وسیع تھا۔“

(ہفت روزہ جہان نئی دہلی، امام احمد رضا نمبر 2 دسمبر 1988ھ صفحہ 6 کالم 4 بحوالہ سرتاج العقباء صفحہ 3)

16- دیوبند کے شیخ التفسیر مولوی محمد ادریس کاندھلوی کے متعلق دیوبندی عالم کوثر نیازی لکھتے ہیں:

”میں نے صحیح بخاری کا درس مشہور دیوبندی عالم شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی سے لیا ہے کبھی کبھی اعلیٰ حضرت (احمد رضا بریلوی) کا ذکر آ جاتا تو مولانا (ادریس) کاندھلوی فرمایا کرتے مولوی صاحب (اور یہ مولوی صاحب ان کا تکیہ کلام تھا) مولانا احمد رضا خان کی بخشش تو انہی فتوؤں کے سبب ہو جائے گی اللہ تعالیٰ فرمائے گا احمد رضا خان تمہیں ہمارے رسول سے اتنی محبت تھی کہ اتنے بڑے بڑے عالموں کو بھی تم نے معاف نہیں کیا تم نے سمجھا، کہ انہوں نے تو ہین رسول کی ہے تو ان پر بھی کفر کا فتویٰ لگا دیا جاؤ اسی ایک عمل پر ہم نے تمہاری بخشش کر دی۔“

(اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی ایک ہمہ جہت شخصیت صفحہ 7، روزنامہ جنگ لاہور 31/10/1990)

17- سلیمان ندوی لکھتے ہیں:

”اس احقر نے مولانا احمد رضا صاحب بریلوی کی چند کتابیں دیکھیں تو میری آنکھیں خیرہ خیرہ ہو کر رہ گئیں حیران تھا کہ واقعی مولانا بریلوی صاحب مرحوم کی ہیں جن کے متعلق کل تک یہ سنا تھا کہ وہ صرف اہل بدعت کے ترجمان ہیں اور صرف چند فروعی مسائل تک محدود ہیں مگر آج پتہ چلا کہ نہیں ہرگز نہیں یہ اہل بدعت کے نقیب نہیں بلکہ یہ تو عالم اسلام کے اسکالر اور شاہکار نظر آتے ہیں جس قدر مولانا مرحوم کی تحریروں میں گہرائی پائی جاتی ہے اس قدر گہرائی تو میرے استاد مکرم جناب مولانا شبلی صاحب اور حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی اور حضرت مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندی اور حضرت مولانا شیخ التفسیر علامہ شبیر احمد عثمانی کی کتابوں کے اندر بھی نہیں، جس قدر مولانا بریلوی کی تحریروں کے اندر ہے۔“

(ماہنامہ ندوۃ اگست 1913ء صفحہ 1 بحوالہ طمانچہ صفحہ 35، 36 و سفید و سیاہ صفحہ 112)

18- مولوی شبلی نعمانی دیوبندی لکھتے ہیں:

”مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی جو اپنے عقائد میں سخت ہی متشدد ہیں مگر اس کے باوجود مولانا صاحب کا علمی شجر اس قدر بلند درجہ کا ہے کہ اس دور کے تمام عالم دین اس مولوی احمد رضا خان صاحب کے سامنے پرکاش کی بھی حیثیت نہیں رکھتے اس احقر نے بھی آپ کی متعدد کتابیں دیکھی ہیں۔“ (رسالہ ندوہ اکتوبر 1914ء صفحہ 17 بحوالہ طمانچہ صفحہ 34)

19- دیوبندی مذہب کے شیخ القرآن غلام اللہ خان، دیوبندی محدث سرفراز لکھنوی کے استاد اور دیوبندی قطب رشید احمد گنگوہی کے شاگرد مولوی حسین علی نے کہا: ”معلوم ہوتا ہے یہ بریلی والا (احمد رضا) پڑھا لکھا تھا علم والا تھا۔“

(ماہنامہ الفرقان لکھنؤ ستمبر 1987ء صفحہ 73)

20- مشہور متعصب وہابی مؤرخ غلام رسول میر لکھتے ہیں:

”احتیاط کے باوجود نعت کو کمال تک پہنچانا واقعی اعلیٰ حضرت (بریلوی) کا کمال ہے۔“ (1857ء کے مجاہد صفحہ 211)

21- دیوبندی مناظر محمد منظور نعمانی نے لکھا ہے:

”میں ان کی کتابیں دیکھنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ وہ بے علم نہیں

تھے۔ بڑے ذی علم تھے۔“ (بریلوی فتنہ کانیا روپ صفحہ 16 طبع لاہور)

یہ چند حوالہ جات ہیں تفصیل کیلئے ملاحظہ فرمائیں! ”امام احمد رضا مخلفین کی نظر میں“ از مولانا محمد کاشف اقبال خان مدنی۔

خلاصہ کلام:

مخلفین کی ان عبارات سے حق بات روز روشن کی طرح نمایاں ہو گئی کہ

﴿﴾ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کسی فرقہ کے بانی نہیں۔

- ✽ آپ اہل سنت کے ترجمان اور قدیمی افکار کے مبلغ عظیم تھے۔
- ✽ آپ مجدد، وسیع النظر عالم، اسلام کے بے باک مجاہد اور حنفیت و سنت کے نڈر محافظ ہیں۔

- ✽ بریلوی فرقہ نیا فرقہ نہیں، بلکہ قدیمی افکار کی حامل جماعت ہے۔
- ✽ یہ وہ لوگ ہیں جو اہل سنت کے مسلک کے داعی ہیں۔
- ✽ فاضل بریلوی نے اسلام کے خلاف اقدامات اور غیر شرعی رسومات و بدعات کا قلع قمع کر کے عالم اسلام کے مشام جاں کو سنت و شریعت کی بھینی خوشبوؤں سے معطر و معبر کیا ہے۔

فاضل بریلوی نے قدیم طریقوں کی حمایت کی:

آخر میں مخالفین کے قلم سے اس حقیقت کو بھی بے نقاب ہوتا دیکھیں:
 شیخ محمد اکرام لکھتے ہیں:

انہوں (فاضل بریلوی) نے نہایت شدت سے قدیم حنفی طریقوں کی حمایت کی۔ (منوج کوثر صفحہ 70 طبع ہفتم 1966ء)

دیوبندی نیا فرقہ ہے

دیوبندی مکتب فکر سے تعلق رکھنے والے خود کو قدیمی اور پرانے خیال کرتے ہیں، جبکہ یہ بات سراسر غلط ہے، اس گروہ کا آغاز سرزمین ہندوستان میں ہوا اور اس فرقہ کی بنیاد رکھنے والے قاسم نانوتوی اور رشید گنگوہی جیسے لوگ ہیں، اس فرقہ کا اکابر احناف میں سے کسی کے ساتھ بھی کوئی تعلق و واسطہ نہیں ہے۔

1۔ اس حقیقت کو دیوبندی گروہ کے محدث انور شاہ کشمیری کے بیٹے اور دارالعلوم دیوبند کے استاذ التفسیر مولوی انظر شاہ کشمیری نے بغیر کسی شک اور تردد کے

بخوشی قبول کرتے ہوئے لکھا ہے:

”میرے نزدیک دیوبندیت خالص ولی اللہی فکر بھی نہیں اور نہ کسی خانوادہ کی لگی بندھی فکر دولت و متاع ہے، میرا یقین ہے کہ اکابر دیوبند جن کی ابتداء میرے خیال میں سیدنا الامام مولانا قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور فقیہ اکبر حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی سے ہے، دیوبندیت کی ابتداء حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے کرنے کے بجائے مذکورہ بالا دو عظیم

انسانوں سے کرتا ہوں۔“ (ماہنامہ ابلاغ مارچ 1969ء 1388ھ صفحہ 48)

معلوم ہوا کہ دیوبندیت کا آغاز نانوتوی اور گنگوہی سے ہوا ہے اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہما الرحمۃ سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ کیوں؟.....

2- اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے، یہی استاذ دیوبند لکھتے ہیں:

”اول تو اس وجہ سے کہ شیخ (عبدالحق محدث دہلوی) مرحوم تک ہماری سند ہی نہیں پہنچتی، نیز حضرت شیخ عبدالحق کا فکر کلیۃً دیوبندیت سے جوڑ بھی نہیں کھاتا..... سنا ہے حضرت مولانا انور شاہ کشمیری فرماتے تھے کہ شامی اور شیخ عبدالحق پر بعض مسائل میں بدعت و سنت کا فرق واضح نہیں ہو سکا۔ بس اسی اجمال میں ہزار ہا تفصیلات ہیں، جنہیں شیخ کی تالیفات کا مطالعہ کرنے والے خوب سمجھیں گے۔“ (ایضاً صفحہ 49)

اس عبارت میں انہوں نے حضرت شامی علیہ الرحمۃ سے بھی اپنی لا تعلقی کا اظہار فرما دیا ہے اور در پردہ ان دونوں بزرگوں کو بدعتی بھی بنا ڈالا ہے۔ اور اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ سنت و بدعت کا جو خود ساختہ منہوم دیوبندی عوام الناس کو دینا چاہتے ہیں اکابر احناف اس سے بری الذمہ ہیں۔

اس لا تعلقی کی جو وجہ انہوں نے بیان کی ہے وہ بھی نہایت عجیب و غریب ہونے کے باوجود معنی خیز اور لائق توجہ ہے، کیونکہ اگر محض سنت و بدعت، کے مسائل میں ہی ان بزرگوں کی فکر دیوبندی فکر سے متصادم اور الگ ہے تو ایسے کتنے ہی ائمہ فقہاء، محدثین، مفسرین اور محققین اسلام و اکابرین امت ہیں کہ جن کا زاویہ فکر، دیوبندی انداز فکر سے یکسر مختلف ہے، تو ظاہر بات ہے کہ دیوبندیوں کا ان اکابر سے بھی کوئی تعلق نہیں ہوگا اور حقیقت بھی یہی ہے کیونکہ اس فتنہ کا آغاز ہی انگریز کی منحوس آمد کے بعد ہوا اور اس کے بانی، مبانی ہونے کا شرف بقول ان کے نانوتوی و گنگوہی کو ملا ہے۔

3- تقی الدین ندوی مظاہرہ دیوبند نے لکھا ہے:

”زکریا سہارنپوری نے کہا، ہمارے اکابر حضرت گنگوہی اور حضرت نانوتوی نے جو دین قائم کیا تھا اس کو مضبوطی سے تھام لو“۔ (صحبت اولیا، صفحہ 126)

واضح طور پر اقرار کیا ہے کہ ان کے اکابر گنگوہی و نانوتوی نے ایک دین قائم کیا تھا۔ بات وہی ہے جو پہلے کہہ دی گئی ہے کہ بانیان دیوبندیت مذکورہ دو ہی افراد ہیں۔

4- اسی طرح انور شاہ کشمیری نے لکھا ہے:

”شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور علامہ شامی، میں سمجھتا ہوں ان حضرات کو مسئلہ بدعت صحیح طور سے منقح نہ ہو سکا تھا“۔ (انوار الباری جلد 6 صفحہ 51)

5- اگر معاملہ صرف شیخ محقق اور علامہ شامی کا ہوتا تو خیر، لیکن دیوبندیوں کے ثانی ابن حجر انور شاہ کشمیری نے تو اپنے خود ساحتہ مسئلہ بدعت کے نشہ میں دھت ہو کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی بدعتی ثابت کرنے سے ذرا شرم و عار محسوس نہیں کی۔

ملاحظہ ہو! لکھا ہے:

ایک دو صحابی کے سوا دوسرے ہزار ہا صحابہ کرام نے جو بات سمجھی وہ وہ لوگ اور بھی لائق اتباع ہیں، جو شاہ بدعت سے کوسوں دور ہیں چنانچہ ایک دو

صحابی کے سوا کسی سے بھی یہ منقول نہیں ہوا کہ اس نے قبروں پر ٹہنیاں

پھول وغیرہ، دکھانے کو سنت یا مستحب سمجھا ہو۔ (انوار الباری جلد 6 صفحہ 51)

معلوم ہوا کہ ان کے نزدیک وہ ایک دو صحابی بدعتی ہیں جنہوں نے اپنی قبور پر ٹہنیاں رکھنے کی وصیت فرمائی تھی۔ اور یہ بھی بے وقوفی کا مظاہرہ ہے کہ ایک دو صحابہ کے علاوہ دیگر صحابہ سے بھی ایسی وصیت کا ثبوت چاہئے۔ تو پھر دیوبندی مانیں گے، لیکن بتایا جائے کہ کیا جو کام ایک دو صحابی کر دیں اور باقی منع نہ کریں تو یہ ان کا سب صحابہ کا اجماع و اتفاق نہیں ہو جاتا۔ لیکن بات صرف یہ ہے کہ صحابہ اور دیوبندیوں کا انداز فکر الگ الگ ہے۔ ان کا جس طرح دیگر اکابر سے کوئی تعلق نہیں اسی طرح ان کا صحابہ کرام سے بھی کوئی تعلق نہیں، کیونکہ ان کے موجد تو نانو توئی و گنگوہی ہیں۔

غیر مقلد وہابی، نام نہاد اہلحدیث نیا فرقہ ہے:

اہلحدیث کہلانے والے غیر مقلد وہابی حضرات کے اکابر کی زبانی یہ بھی ملاحظہ فرمائیں کہ یہ ایک نیا فتنہ و فرقہ ہے جس نے تقریباً 1886ء میں اپنا نام انگریز سے الاٹ کروانے کا ”شرف“ حاصل کیا تھا۔

1۔ امام الوہابیہ نواب صدیق حسن بھوپالوی نے لکھا ہے:

فقد نبتت فی هذا الزمان فرقة ذات سمعة وریاء تدعی لا نفسها
علم الحدیث و القرآن و العمل بہما علی العللات فی کل شأن
مع أنها لیست فی شئی من اهل العلم و العمل و العرفان، لجهلها
عن العلوم الالکیة۔ (الحطة فی ذکر الصحاح الستة صفحہ 139 بیروت، لبنان)

”اس زمانے میں ایک شہرت پسند اور ریاکار فرقہ پیدا ہوا ہے جو ہر قسم کی خامیوں اور کمزوریوں کے باوجود حدیث اور قرآن کے علم اور ان پر عمل کا دعویدار ہے۔ جبکہ علم، عمل اور معرفت والوں سے اس کا کوئی تعلق نہیں،

کیونکہ یہ فرقہ دیگر امور تو رہے ایک طرف علوم آلیہ و عالیہ (ضروریہ) سے ہی عاری اور جاہل ہے۔

✽ مزید لکھا ہے:

لا يعرفون العناية الى فهم السنة و تدبر معانيها۔ (ایضاً صفحہ 139)

”یہ لوگ سنت کو سمجھنے اور اس کے معانی و مطالب میں تدبر (غور و فکر) کی طرف توجہ نہیں کرتے۔“

✽ مزید کہا:

لا يعرفون من فقه السنة في المعاملات شيئاً قليلاً و كذلك لا يقدرون على استخراج مسألة و استنباط حكم على اسلوب السنن و اهلها و لا يوفقون للعمل بمسألة حديثية في الارتفاقات على منهاج ذويها و كيف يوفقون له و هم اكتفوا عن العمل بها بالدعاوى اللسانية و عن اتباع السنة بالاستتوييلات الشيطانية۔ (ایضاً صفحہ 140)

”یہ لوگ معاملات میں سنت کو سمجھنے کی تھوڑی بھی لیاقت نہیں رکھتے، اہل سنت کے طریقے پر ایک مسئلہ کا استخراج اور ایک حکم کا بھی استنباط نہیں کرتے ارتفاقات میں اہل سنت کے طریقہ پر ایک بھی حدیث کے مسئلہ پر عمل کرنے میں موافقت نہیں رکھتے..... یہ لوگ مطابقت کیسے کر سکتے ہیں کیونکہ انہیں حدیث پر عمل کرنے سے زبانی دعووں نے روک رکھا ہے اور سنت کی اتباع کرنے سے شیطانی چکروں نے گھیر رکھا ہے۔“

✽ مزید لکھا ہے:

خلاۃ الانھام عن حلاوة الاسلام قساة القلب بالنسبة الى

المسلمین کالمردۃ الطغام۔ شعر أملتہم ثم تأملتہم۔ فلاح لی ان
لیس فیہم فلاح۔ و کیف یفلح قوم مخالف قولہم فعلہم، و فعلہم
قولہم یقولون عن خیر البریۃ و ہم شر البریۃ۔ (ایضاً صفحہ 140)

”یہ لوگ اسلام کی مٹھاس سے بالکل خالی دامن اور مسلمانوں کے حق میں
کڑے تھے، بڑے سنگدل ہیں میں نے پورے غور و فکر سے انہیں دیکھا
ہے تو میرے لیے یہی ظاہر ہوا کہ ان میں کامیابی نہیں ہے اور ایسی قوم کو
کامیابی کیسے مل سکتی ہے جن کے قول و فعل میں تضاد ہو وہ خود کو زمانے کے
بہترین لوگ کہتے ہیں جبکہ یہ لوگ زمانے کے شریر ترین لوگ ہیں۔“

﴿اس عبارت کے بعد نواب صدیق نے اس فرقہ کیلئے اس مکار اور عیار شخص کی
مثال دی ہے جو خود کو بڑا زاہد اور پارسا ظاہر کر کے لوگوں کو چاندی کے برتنوں
میں پانی پینے سے ڈراتا ہے اور دوزخ کی آگ اور اس کی ہولناکیوں کا ذکر سناتا
ہے اور بعد میں چاندی چوری کر کے غائب ہو جاتا ہے۔ (ایضاً صفحہ 140)
اس مثال سے وہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ یہ نیا فرقہ بھی لوگوں سے اسلام کا نام لے
کر دھوکہ کرتا ہے۔ کیونکہ اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔

﴿اسی کتاب میں نواب صاحب نے اس فرقہ پر افسوس کا بھی اظہار کیا ہے کہ یہ
لوگ خود کو خالص موحد اور دوسروں کو بدعتی مشرک کیسے کہہ دیتے ہیں؟ حالانکہ یہ
خود دین میں تعصب اور غلو کرنے میں بہت سخت ہیں اور اس بارے میں کوئی کمی
نہیں کرتے۔ (ایضاً صفحہ 140)

﴿اور آخر میں انہوں نے دو ٹوک لکھ دیا:

فما هذا دین، ان هذا الا فتنة فی الارض و فساد کبیر۔ (صفحہ 141)
”یہ کوئی دین داری نہیں، بلکہ یہ زمین میں ایک فتنہ اور بہت بڑا فساد ہے۔“

✽ اور کہتے ہیں:

و هذا الداء العضال۔ (ایضاً صفحہ 142)

”یہ (مسلمانوں کیلئے) لاعلاج بیماری ہے۔ خدا اہل ایمان کو محفوظ رکھے۔“

2- غیر مقلدین کے امام عبد الجبار غزنوی نے لکھا ہے:

قد نشأت فی عصرنا فرقة تدعى اتباع الحديث و هم بمعزل

منہ۔ (فتاویٰ علمائے حدیث جلد 7 صفحہ 79، فتاویٰ غزنویہ)

ہمارے دور میں ایک ایسا فرقہ پیدا ہوا ہے جو اتباع حدیث کا دعویدار ہے حالانکہ وہ اس سے الگ ہیں۔

وکیل وہابیہ محمد حسین کے متعلق ثناء اللہ امرتسری نے لکھا ہے: ”اہل حدیث مذہب کی تعریف۔“

3- مولوی صاحب اس کی ایسی تعریف کرتے ہیں جس سے یہ جدید مذہب بن کر بدعتی فرقوں میں آجاتا ہے۔ (اخبار اہل حدیث امرتسر صفحہ 5، 9 نومبر 1915ء)۔

4- غیر مقلدین کے بزرگ محمد شاہجہانپوری نے لکھا ہے:

”کچھ عرصہ سے ہندوستان میں ایک ایسے غیر مانوس مذہب کے لوگ دیکھنے میں آرہے ہیں جس سے لوگ بالکل نا آشنا ہیں پچھلے زمانہ میں شاذ و نادر اس خیال کے لوگ کہیں ہوں تو ہوں مگر اس کثرت سے دیکھنے میں نہیں آئے بلکہ ان کا نام ابھی تھوڑے ہی دنوں سے سنا ہے اپنے آپ کو تو وہ ”الہدایت“ یا ”محمدی“ یا ”موحد“ کہتے ہیں مگر مخالف فریق میں ان کا نام ”غیر مقلد“ یا ”لامذہب“ لیا جاتا ہے.....“

(الارشاد الی سبیل الرشاد صفحہ 13)

واضح ہو گیا کہ وہابی فرقہ ایک نو مولود اور جدید فرقہ ہے، اور ان کا غیر مقلد نام

مخالف فریق نے نہیں رکھا بلکہ یہ لوگ بخوشی اسے خود استعمال کرتے ہیں۔

وہابیوں کا خاندان دہلی سے کوئی تعلق نہیں:

عام غیر مقلدین اپنا رشتہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی سے جوڑتے نہیں تھکتے، جبکہ دیوبندیوں کی طرح ان کا بھی خاندان دہلی سے نظریاتی طور پر کوئی تعلق نہیں ہے۔

وہابیوں کے معتبر محقق ڈاکٹر شفیق الرحمان زیدی نے لکھا ہے:

”شاہ عبدالرحیم صاحب اور شاہ ولی اللہ صاحب کو بھی اہل حدیث قرار

دیتے (ہیں حالانکہ) یہ..... ظلم ہے“۔ (اہل توحید کیلئے لمحہ فکریہ صفحہ ۱۶)

یاد رہے یہ زیدی صاحب وہابی مناظر طالب الرحمان کے عزیز ہیں..... اور طالب میاں کا بھی یہی موقف ہے، وہ شاہ ولی اللہ کو اپنے اکابر میں تسلیم نہیں کرتے، اور ایسے ہی زبیری المشرّب (زبیر علی زئی اور اس کے تعلق دار) حضرات بھی شاہ ولی اللہ سے اظہار برأت کرتے ہیں۔ ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ واقعہ مسلک و نظریہ کے اعتبار سے وہابیوں کا خاندان دہلی سے کوئی واسطہ نہیں، اگرچہ وہابی اکابرین اپنی علمی اور سند حدیث کی نسبت اس خاندان کی طرف کرتے بھی رہے ہیں اور آج بھی کر رہے ہیں۔

وہابی حضرات نے مخصوص مسائل پر عمل کب کیا:

یہاں اختصار کے ساتھ یہ بھی جان لیں کہ وہابی حضرات نے مخصوص مسائل پر عمل کا آغاز کس دور میں کیا تھا؟.....

1۔ غیر مقلدین وہابی حضرات کے شیخ الکل میاں نذیر حسین دہلوی غیر مقلدانہ اور وہابیانہ مزاج رکھنے کے باوجود رفع یدین کرنے سے ڈرتے تھے۔ بالآخر سرسید

نے اسے مانگ لیا۔ شیخ محمد اکرام لکھتے ہیں:

”سر سید 1895ء کے ایک خط میں یعنی اپنی وفات سے تین سال پہلے لکھتے ہیں میں نے وہابیوں کی تین قسمیں قرار دی ہیں، ایک وہابی، دوسرے وہابی کریلا، تیسرے وہابی کریم چڑھا۔ میں اپنے تئیں نیم چڑھا قرار دیتا ہوں، جناب مولوی سید نذیر حسن صاحب دہلوی کو میں نے ہی نیم چڑھا وہابی بنایا ہے، وہ نماز میں رفع یدین نہیں کرتے تھے مگر اس کو سنت ہدیٰ جانتے تھے میں نے عرض کیا نہایت افسوس ہے کہ جس بات کو آپ نیک جانتے ہیں لوگوں کے خیال سے اس کو نہیں کرتے جناب ممدوح میرے پاس تشریف لائے تھے جب یہ گفتگو ہوئی میں نے سنا کہ میرے پاس سے اٹھ کر وہ جامع مسجد میں عصر کی نماز پڑھنے گئے اور اس وقت سے رفع یدین کرنے لگے۔“ (موج کوثر صفحہ 79-70)

سر سید نے فقط نذیر حسین کو نیم چڑھا وہابی بنانے کی غرض سے ”رفع یدین“ کی ترغیب دی، سنت پر عمل کا کوئی جذبہ نہ تھا، کیونکہ اگر ”رفع یدین“ ایسی سنت ہے کہ جس کے بغیر نماز ناقص ہوتی ہے تو کیا نذیر حسین کی پہلی نمازیں ناقص و بے کار ہیں؟ اور کیا انہوں نے اس سے توبہ کی یا ان نمازوں کو قضا کیا تھا؟ نہیں ہرگز نہیں۔

✽ غیر مقلدین کے معتبر مؤرخ امام خان نوشہروی نے لکھا ہے کہ محمد یوسف پشتر (جو انگریزی ملازمت سے ریٹائر ہونے کے بعد حکومت سے چپشن لیتا رہا) نے 1860ء میں رفع یدین شروع کی۔ امرتسر میں فتنہ و فساد شروع ہوا، پھر ضلع مظفر گڑھ میں یہی عمل دہرایا تو ایک ہنگامہ بپا ہوا۔ دہلی میں جا کر اونچی آواز سے آمین کہی تو شور ہوا۔ اس وقت تک نذیر حسین دہلوی (بقول مخالفین) ان سنتوں پر عمل نہیں کرتے تھے (گویا اس دور تک کی ان کی نمازیں ناقص و مردود

ہیں)..... یوسف کا بیان ہے کہ میں حضرت میاں صاحب کی خدمت میں گیا میں نے جا کر عرض کیا یا تو فرمائیے کہ یہ فعل سنت نہیں یا خود کیجئے۔ علماء ہم کو لعن دیتے ہیں، یہ سن کر حضرت میاں صاحب نے فرمایا اچھا ہم بھی کریں گے، چنانچہ انہوں نے بھی عمل بالحدیث شروع کیا، بس پھر کیا تھا۔ حضرت میاں صاحب کا سلسلہ شاگردی تو بہت وسیع تھا، اس لیے دور دور تک اثر پہنچ گیا۔

(نقوش ابوالوفاء صفحہ 420)

سر سید ہو یا یوسف پشتر بات یہی ہے کہ نذیر حسین کو دونوں میں سے کسی ایک نے ورغلا یا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ 1960ء تک پورے ہندوستان میں ایک آدمی بھی رفع یدین اور آمین بالجہر پر عمل نہیں کرتا تھا، غیر مقلدین کے شیخ الکل نذیر حسین اور ان کے شاگرد بھی اس سے محروم تھے، انہوں نے ایک جاہل کے کہنے پر ان مسائل پر عمل کر کے ہندوستان کو فتنہ و فساد، انتشار و افتراق اور لڑائی جھگڑے کا مرکز بنا دیا۔ اگر یہ سنتیں اس قدر اہم اور ضروری تھیں کہ ان کے بغیر نماز ناقص و نامکمل ہوتی ہے تو وہابیوں کے علماء کی پہلی نمازوں کا کیا حال ہے؟

2- سب سے پہلے آٹھ تراویح کا فتویٰ محمد حسین بٹالوی نے دیا، جیسا کہ عبدالمجید خادم سوہدروی نے لکھا ہے۔

”لاہور میں آٹھ تراویح کی ترویج آپ (محمد حسین بٹالوی) ہی سے

ہوئی“..... (سیرت ثنائی صفحہ 452)

چونکہ اس دور میں خود وہابی لوگ بھی بیس تراویح پڑھتے تھے، اس لئے غیر مقلدین کے عالم میاں غلام رسول قلعہ میہاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ (شاگرد نذیر حسین دہلوی) نے اس کا تعاقب کیا..... اور 1290ھ میں ”رسالہ تراویح“ لکھا اور بٹالوی صاحب کو غالی قرار دیا اور بتایا کہ آج تک پوری امت کا بیس تراویح پر عمل رہا ہے۔

3- اونچی آواز سے نماز جنازہ پڑھنے کا آغاز مولوی عبد الوہاب ملتانی نے کیا..... اس سے قبل خود غیر مقلدین بھی آہستہ نماز جنازہ پڑھتے تھے۔

(مجموعہ رسائل صفحہ 20 از ابو محمد میانوالی، مقدمہ تفسیر ستاری صفحہ 15)

4- حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت سے تیرہویں صدی کے اخیر تک پوری امت میں جمعہ کی دو اذانیں ہوا کرتی تھیں، اور خود غیر مقلدین بھی اپنے آغاز میں دو ہی اذانیں پڑھتے (جیسا کہ آج بھی ان کی کئی مساجد میں ہوتا ہے) لیکن مولوی عبد الوہاب مذکور نے پہلی اذان کو بدعت کہا اور وہابیت کے پرچار کیلئے اس سے روکا..... (مجموعہ رسائل صفحہ ۲۱)

واضح رہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور دیگر خلفاء راشدین کے طریقوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنت قرار دے کر اس پر عمل کرنے کی ترغیب دی ہے ملاحظہ ہو!

(مشکوٰۃ صفحہ 30 ابوداؤد جلد 2 صفحہ 279 ابن ماجہ صفحہ 5)

لیکن براہِ وہابیت کا کہ خلیفہ راشد رضی اللہ عنہ کے عمل کو بدعت کہہ کر شیعوں کی یاد بھی تازہ کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت بھی۔

5- باقی دوم وہابیت، غیر مقلدوں کے شیخ الکل نذیر حسین اور دیگر وہابی علماء عیدین میں احناف کی طرح چھ زائد تکبیریں ہی کہا کرتے تھے۔ لیکن مولوی عبد الوہاب نے پہلی بار بارہ تکبیروں کے ساتھ نماز عیدین ادا کی..... (ایضاً صفحہ 19)

غیر مقلدین کا ان مخصوص مسائل پر عمل کرنے کا مقصد محض اپنا تعارف کرانا، اپنی ڈیڑھ انچ کی مسجد الگ بنانا اور لوگوں کو اپنی طرف راغب کر کے اختلافات کی نظر کرنا تھا، تاکہ مسلمان آپس میں جھگڑیں، ان کی طاقت کمزور ہو اور انگریز کے قدم مضبوط ہوں۔

انگریز نے ”اہلحدیث“ نام الاٹ کر دیا:

انگریز کے اشارے پر غیر مقلدین نے ایک مستقل مذہب کی بنیاد رکھی، ابتداء

میں خود کو موحد یا محمدی وغیرہ کہتے رہے۔ (ترجمان وہابیہ صفحہ 62، 63)

جبکہ مسلمان انہیں ان کے گستاخانہ عقائد کی وجہ سے ”وہابی“ کہتے تھے اور ویسے بھی نمک حرام اور سرکش و باغی کو وہابی کہتے ہیں اس حقیقت کو وہابی اکابر نے خود تسلیم کیا مثلاً:

✽ محمد حسین بٹالوی نے وہابی کا معنی نمک حرام کیا ہے۔ (اشاعۃ السنۃ جلد 11 شمار 2 صفحہ 34)

✽ محمد اسماعیل سلفی نے وہابی کا معنی شتر بے مہار یعنی آوارہ اونٹ کیا ہے۔

(تحریک آزادی فکر صفحہ 198)

اور چونکہ محمد بن عبدالوہاب نجدی کے پیروکار اسلامی حکومت اور اسلامی عقائد سے سرکش اور باغی تھے اس لئے غیر مقلدوں کو بھی ان کی پیروی میں حق سے بغاوت کرنے کی بناء پر وہابی کہا جاتا تھا۔

لقب اہل حدیث پر قبضہ:

لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ ”اہل حدیث“ کا لفظ اسلامی کتب میں کثرت سے استعمال ہوتا ہے تو عوام الناس کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی خاطر انہوں نے اپنے محسن و مہربان انگریز کی خدمت میں درخواست پیش کی کہ ہمارا نام ”اہل حدیث“ درج کر لیا جائے، تمام سرکاری کاغذات میں یہی نام منقول ہو اور آئندہ ہمیں اسی نام سے پکارا جائے اور باقاعدہ حکم نامہ جاری ہوتا کہ لوگ بھی ہمیں اسی نام سے یاد کریں۔

چونکہ یہ ایک خوشنالیبل تھا، اس نام سے لوگوں کو قریب کرنا بہت آسان تھا، لہذا انگریز بھی سمجھ گیا کہ اگر انہیں ”وہابی“ ہی کہا گیا تو عشاق رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ایسے گستاخوں کے قریب کیسے آسکیں گے، اگر وہ ان کے قریب نہ آئے تو اپنا مشن کیسے جاری کر سکیں گے جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ پھر مشن ناتمام رہے گا، تو اس نے وہابیوں کی درخواست کو بڑی تندہی اور تیزی کے ساتھ شرف قبول سے نوازا، اور ان کیلئے ”اہل حدیث“ نام الاٹ کر دیا۔

اہل حدیث کا صحیح مفہوم:

حالانکہ اس سے قبل یہ نام محدثین کیلئے استعمال ہوتا تھا، جس کا اقرار خود غیر مقلدین کو بھی ہے، ملاحظہ ہو!

وہابیوں کے امام العصر ابراہیم سیالکوٹی نے لکھا ہے:

”ہر شعبہ کی قدیم و جدید تصانیف میں برابر اہل حدیث کا ذکر عزت سے پایا جاتا ہے..... بعض جگہ تو ان کا ذکر لفظ اہل حدیث سے ہوا ہے اور بعض جگہ اصحاب حدیث سے، بعض جگہ اہل اثر کے نام سے اور بعض جگہ محدثین کے نام سے، مرجع ہر لقب کا یہی ہے۔“

(تاریخ الہمدیث صفحہ 91، 92، 93)

✽ ابن تیمیہ نے لکھا ہے:

”اہل حدیث صرف وہ نہیں جو روایت سننے، لکھنے یا بیان کرنے والے ہوں بلکہ یہ وہ لوگ ہیں جو حدیث کے حفظ، معرفت اور ظاہر و باطن کو سمجھ کر عمل کرتے ہیں۔“ (نقض المنطق صفحہ 18)

✽ ثناء اللہ امرتسری نے مانا ہے کہ الہمدیث ہونے کیلئے غیر مقلد ہونا ضروری نہیں

بلکہ مقلدین بھی الہمدیث ہوتے ہیں۔ (الہمدیث کا مذہب صفحہ 147)

✽ نواب صدیق نے متعدد جگہ پر تسلیم کیا ہے کہ لفظ اہل حدیث، محدثین کیلئے آیا

ہے۔ (الخطہ صفحہ 14، 136، 137، 138)

✽ نواب صدیق نے وہابیوں کے اہل حدیث ہونے کا انکار کرتے ہوئے انہیں

بڑا فساد اور فتنہ قرار دیا ہے۔ (الخطہ صفحہ 139)

اور ثابت کیا ہے کہ حقیقی اہل حدیث کہلانے کے حقدار احناف ہیں، کیونکہ انہی

لوگوں نے ہندوستان میں علم حدیث کی اشاعت کی ہے۔ (المطلحہ صفحہ 146)
 اور یہی چیز ابراہیم سیالکوٹی کی تحریر سے واضح ہوتی ہے۔ (تاریخ الہدیت صفحہ 273)
وہابی حضرات اہل حدیث نہیں:

اس چوٹی کو بھی وہابیوں کے امام العصر محمد ابراہیم میر سیالکوٹی نے سر کرتے ہوئے، حقیقت کا اعتراف یوں کیا ہے:

”اگر محدثین سے آپ (وہابی مولوی) کی ذات گرامی اور اس زمانے کے دیگر علماء اہل حدیث مراد ہیں تو بے ادبی معاف! مجھے آپ (وہابی مولوی) کو اور ان کو محدثین کہنے میں تامل (اعتراض اور انکار) ہے۔“

(طلاق ثلاث، ایک سوال ایک جواب صفحہ 73 بحوالہ اخبار اہل حدیث 15 نومبر 1992ء)

✽ اور مولوی عبدالقادر حصاروی نے لکھا ہے:

”یہ نام نہاد اہل حدیث ایسے بے وقوف ہیں۔“ (سیاحۃ الجنان صفحہ 19)

یعنی ان کے نزدیک ان کی جماعت کے جو لوگ اہل حدیث کہلواتے ہیں وہ نام نہاد اور بے وقوف ہیں، اصل اہل حدیث نہیں۔

محمد حسین بٹالوی کی کوشش

انگریزی حکومت کی خدمت میں لفظ وہابی کو مٹانے اور ”اہل حدیث“ کو الٹ کرانے کی درخواست شاگرد نذیر حسین دہلوی اور مرزا قادیانی کے ہم مکتب محمد حسین بٹالوی کے قریبی تعلقات سے منظور ہوئی..... چنانچہ چند وہابی حضرات کے حوالہ جات ملاحظہ ہوں!.....

1- نواب صدیق حسن بھوپالوی نے لکھا ہے:

یہ دعویٰ ارسال رسل مولوی محمد حسین بٹالوی کا سرہندی و بونیس لفٹیننٹ گورنر

بہادر ممالک پنجاب کے اجلاس میں پیش کیا گیا تھا..... فرقہ موحدین لاہور نے صاحب بہادر موصوف کی روبکار میں استدعا پیش کی کہ موحدین جو لفظ بدنام وہابی سے پکارے جاتے ہیں اور اطلاق اس لفظ کا عامہ موحدین پر کیا جاتا ہے سو بطور سرکاری اشتہار دیا جاوے کہ آئندہ فرقہ ہائے موحدین لفظ بدنام وہابی سے نہ مخاطب کئے جاویں، چنانچہ لفٹیننٹ گورنر صاحب بہادر موصوف نے اس درخواست کو منظور کیا۔ (ترجمان وہابیہ صفحہ 62)

2- عبد المجید خادم سوہدروی نے لکھا ہے:

”لفظ وہابی آپ (محمد حسین بٹالوی) ہی کی کوشش سے سرکاری دفاتر اور کاغذات سے منسوخ ہوا اور جماعت کو اہل حدیث کے نام سے موسوم کیا گیا۔“ (سیرت ثانی صفحہ 452)

3- ثناء اللہ امرتسری نے لکھا ہے:

”سرکاری دفتروں میں اہلحدیث کو وہابی لکھنے کی ممانعت“ بعض دوست دریافت کیا کرتے ہیں کہ اہلحدیث کو سرکاری کاغذات میں وہابی لکھنے کی ممانعت کب ہوئی تھی اور اس کا کیا ثبوت ہے لہذا عام اطلاع کیلئے لکھا جاتا ہے کہ اہلحدیث کو سرکاری دفتروں میں وہابی لکھنے کی ممانعت ہے ملاحظہ ہو چٹھی گورنمنٹ ہند بنام گورنمنٹ پنجاب مؤرخہ دسمبر 1886ء نمبری 1758۔ (اہلحدیث کا مذہب صفحہ 80)

4- محمد حسین بٹالوی نے اس درخواست کا مضمون بقلم خود یوں لکھا ہے:

”ہم کمال ادب و انکساری کے ساتھ گورنمنٹ سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ سرکاری طور پر اس لفظ وہابی کو منسوخ کر کے اس لفظ کے استعمال سے ممانعت کا حکم نافذ کرے اور ان کو ”اہلحدیث“ کے نام سے مخاطب کیا

جاوے۔ اس درخواست پر فرقہ اہلحدیث کے تمام صوبہ جات ہندوستان

کے دستخط ہیں۔ (ترجمہ السنہ صفحہ 44 جلد 11 شمارہ 2)

✽ اور جب ان کی یہ درخواست قبول ہوئی تو ہزار زبان سے گورنمنٹ برطانیہ کے شکر گزار ہوئے: (ایضاً)

✽ اور بدیں الفاظ اپنی محبت و عقیدت کا اظہار کیا:

ہم ہیں حضور کے وفادار، جان نثار، حضور کی رعایا مولوی نذیر حسین دہلوی،
ابو سعید محمد حسین بٹالوی، وکیل اہلحدیث ہند، مولوی احمد اللہ واعظ میونسپل
کمشنر امرتسری، مولوی قطب الدین پیشوائے اہل روپڑ، مولوی عبداللہ
غازی پور، مولوی محمد سعید بنارس، مولوی محمد ابراہیم آرہ، مولوی سید نظام
الدين پیشوائے اہلحدیث مدراس۔ (ایضاً صفحہ 40 جلد 11 شمارہ 2)

5- اس درخواست اور منظوری کا مضمون ”اخبار اہلحدیث امرتسر صفحہ 7، 8-26
جون 1908ء پر بھی موجود ہے ملاحظہ ہو! وہابی مذہب کی حقیقت صفحہ 363،
364، 365 از مولانا محمد ضیاء اللہ قادری علیہ الرحمہ۔

6- اس داستان الاٹمنٹ کو مائثر صدیقی جلد 2 صفحہ 162، 163 (لکھنؤ) پر بھی
تفصیلاً بیان کیا گیا ہے۔

اس مدلل اور محقق و مستند گفتگو سے روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ دیوبندی نو مولود
فرقہ ہے اور غیر مقلد وہابی فرقہ نے اپنا نام بھی غیر اسلامی حکومت سے الاٹ کرایا تھا، جبکہ
بریلوی نیا فرقہ نہیں بلکہ یہ مسلک اہل سنت و جماعت اور قدیمی افکار کے حامل ہیں۔

-----☆☆☆-----

ہندوستان میں فرقہ واریت کی تخم ریزی

فتنہ وہابیت کے اثرات متحدہ ہندوستان میں بھی بہت تیزی سے پھیلے، یہاں پر مولویت کے روپ میں بہت سارے خیر خواہ نجدیوں کو میسر آئے، جنہوں نے سر دھڑ کی بازی لگا کر وہابیت کی ترویج و اشاعت کے عہد و پیمان باندھے تو نجدیوں نے انہیں اپنے خصوصی ”فیضان“ سے نوازنے کا پختہ یقین دلایا یہ مراحل کیسے طے ہوئے؟ ان کی قدرے وضاحت درج ذیل ہے۔ ہندوستان میں سب سے پہلے وہابیت کا بیج بونے والے موجودہ (وہابیوں، دیوبندیوں اور غیر مقلدوں) کے بزرگ سید احمد آف رائے بریلی اور دوسرے نمبر پر ان کے متفق علیہ پیشوا اسماعیل دہلوی ہیں۔ یہ دونوں حضرات شیخ نجدی کی تعلیمات کو عمر بھر فروغ دیتے رہے۔

﴿قاضی احمد بن حجر نجدی لکھتے ہیں﴾

”سوڈان کی طرح برصغیر (پاک و ہند) کے بعض علاقوں میں بھی احمد کے ہاتھوں اس تحریک نے علم جہاد بلند کیا۔ سید احمد برصغیر کے رؤسا میں سے تھا، انہوں نے ۱۸۱۶ء میں حج کیا، اور مکہ میں جب وہ وہابیوں سے ملے تو ان کے صحیح عقائد کو قبول کر لیا، اور اس مذہب کے داعیوں میں شامل ہو گئے۔“ (حیات شیخ نجدی ۱۲۷)

﴿وہابیوں کے معتبر مؤرخ مرزا حیرت دہلوی لکھتے ہیں﴾

اگرچہ وہابیوں کی جنگی اور ملکی قوت چکنا چور ہو گئی اور سعد (نواسہ محمد بن عبد الوہاب نجدی) کے خاندان (نجدیہ) کی حکمرانی کی حدود نجد میں محدود

ہو کر رہ گئی مگر پھر بھی جو اصول مذہبی محمد بن عبدالوہاب نے بنائے تھے، اب تک مساجد میں نہایت مذہبی جوش سے بیان کیے جاتے ہیں، ان جوشیلے واعظوں کی گونجیں حدودِ نجد میں مقید نہ رہیں بلکہ انہوں نے ہندوستان کے ایک بزرگ کی بے آرام روح میں مذہبی ولولے کی نئی روح پھونک دی، جب یہ بزرگ مکہ شریف کے حج کو آیا، تو اس نے وہابیوں کے بڑے فاضل سے وہابی مذہب کی تعلیم حاصل کی، اور محمد بن عبدالوہاب کے اسلامی اصول کو خوب مانجھا، سید احمد رائے بریلی کے قزاق اور رہزن نے ۱۸۲۲ء میں حج بیت اللہ کر کے چاہا کہ شمالی ہندوستان کو یک لخت اپنے اسلامی اصول منوادوں، پیغمبر اسلام کے براہِ راست سلسلہٴ اولاد میں ہونے کے برخلاف وہابیانِ نجد کے اسمانے اپنے میں امیر المؤمنین بننے کی ضروری صفات ملاحظہ کیں، مسلمانانِ ہند (ہندوستان کے وہابیوں) نے اسے سچا خلیفہ یا مہدی تسلیم کر لیا۔ انگریزی حکام کی لاعلمی میں وہ ہمارے صوبوں میں گشت لگاتا رہا، اور بے شمار لوگوں کو اپنا معتقد بنایا۔ اس نے اپنے کارندے پٹنہ میں مقرر کیے اور پھر دہلی کی طرف رخ کیا، یہاں خوش قسمتی سے ایک فاضل اجل محمد اسماعیل نامی اس کا مرید ہو گیا اور آخر میں اپنے پیر کا ایسا والہ و شیدا ہوا کہ اس نے نئے خلیفہ کے اصولِ مذہبی کی ایک کتاب تصنیف کی جس کا نام ”صراطِ مستقیم“ ہے۔

(حیاتِ طیبہ ۳۸۹ تا ۳۹۱ء مطبوعہ لاہور)

﴿﴾ احمد عبدالغفور عطار نجدی لکھتے ہیں:

” (محمد بن عبدالوہاب کے) ان وارثین میں سے خاص طور پر سید احمد بریلی ہندوستان کے بطلِ عظیم مصلح اور امامِ برحق ہیں۔“ (محمد بن عبدالوہاب صفحہ ۶۳)

✽ ابوالقاسم محمد عبدہ الفلاح نجدی نے لکھا ہے:

ہندوستان میں یہ اسلامی اور اصلاحی تحریک بھی وہابی تحریک کے نام سے مشہور ہوئی، اسی وقت ہندوستان میں بھی مشرکانہ رسوم کا زور تھا۔ اور شعائر اسلامی مٹ رہے تھے، سید احمد بریلوی اور حضرت الامام شاہ (اسماعیل دہلوی) نے تجدید اسلام کی تحریک شروع کی، اور سیاسی قوت حاصل کرنے کیلئے صوبہ سرحد کو منتخب کیا۔ (حاشیہ محمد بن عبد الوہاب ۶۳ مطبوعہ فیصل آباد)

✽ مولوی عبید اللہ سندھی دیوبندی نے بھی اس حقیقت کو بلاچون و چرا تسلیم کیا ہے کہ ہندوستان میں وہابی تحریک نے مسلمانوں کا مذہبی معاملہ بگاڑا ہے۔

(شاہ ولی اللہ اور ان کی سیاسی تحریک صفحہ ۱۲۳)

✽ انہی سندھی صاحب کے بھتیجے رقمطراز ہیں:

”مولانا (اسماعیل دہلوی) شہید نے نجدیوں کے پاس اپنا آدمی بھیجا تھا، مگر وہ چونکہ حجاز میں آ نہیں سکتے تھے، انہوں نے نامہ بر کو واپس کر دیا، کہ ہم اسی وقت دعا کے سوا اور کوئی اعانت نہیں کر سکتے، یہ واقعہ مکہ معظمہ میں نجد کے ثقہ عالموں سے معلوم ہوا۔“ (ایضاً صفحہ ۱۲۶)

✽ مودودی جماعت کے بانی ابوالاعلیٰ کے رفیق قدیم، محمد عاصم سعودی حکمرانوں سے ملاقات کی غرض سے کیے گئے اپنے ایک سفر (۶۰، ۱۹۵۹ء) کی روئیداد بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”پھر شیخ عبدالعزیز ہمیں اپنے مکان پر لے آئے جو قدیم ریاض ہی کی ایک گلی میں واقع ہے..... تمام حاضرین نے رکی سلام و مصافحہ کے بعد اپنا اپنا تعارف کرایا، اور اپنے پاکستانی سلفی بھائیوں کا حال دریافت کرنے لگے، نجدی علماء اور ان کے متعلقین جب بھی پاکستانی یا ہندوستانی مسلمان

سے ملتے ہیں، یہاں کے اہلحدیث (ہندوستان وہابی) حضرات کے متعلق ضرور سوال کرتے ہیں۔ (سفرنامہ ارض القرآن صفحہ ۹۲، ۹۳)

ظاہر ہے کہ پاکستانی اور ہندوستانی سلفی (وہابی) ان کے حامی اور معاون و مددگار تھے، تو ان کی خیریت پوچھنا اور حالات سے باخبر رہنا سعودی حکمرانوں کا مسلکی فریضہ تھا۔ جس سے وہ سبکدوش ہونے کی پوری کوشش کرتے۔

✽ اسماعیل دہلوی کے سوانح نگار اس بات پر متفق ہیں کہ دہلوی صاحب نے ”تقویۃ الایمان“ نامی کتاب حج بیت اللہ کے بعد تقریباً ۱۲۴۰ھ میں لکھی تھی (جس میں انہوں نے محمد بن عبدالوہاب نجدی کی طرز کو اپناتے ہوئے روئے زمین کے تمام مسلمانوں کو کافر و مشرک قرار دیا) جس کا صریح مطلب یہ ہے کہ وہ حرمین شریفین سے وہابی عقائد کو قبول کر کے آئے تھے اور پھر ہندوستان بھر میں ان کی تبلیغ میں ہمہ تن مصروف ہو گئے۔ اس کی تصدیق درج بالا حوالہ جات سے بھی ہو رہی ہے۔

✽ مرزا حیرت دہلوی لکھتے ہیں:

”وہ پیارا شہید (محمد اسماعیل دہلوی) تھا جس نے ہندوستان میں (ابن) عبدالوہاب کی طرح شریعت محمدی کا ٹھنڈا خوشگوار شربت ہندوستانی مسلمانوں کو پلایا۔“ (حیات طیبہ صفحہ ۲۴۶ مطبوعہ لاہور)

اگر مسلمانوں کو مشرک و کافر بنانا اور گستاخ و بے ادب مذہب پھیلانا، ٹھنڈا اور خوشگوار شربت ہے۔ تو بتائیے گرم، تلخ، کڑوا اور ناگوار شربت کیا ہوگا؟

✽ اسی طرح ایک پادری مورخ ہو جیز نے لکھا ہے:

”ابن عبدالوہاب کے جانشینوں نے وہابیت کے اصول سید احمد صاحب کو تعلیم کیے اور انہیں خوب سمجھا دیا کہ مذہبی روح لوگوں میں پھونکنے کے

بعد بھی یہ کامیابی ہوتی ہے اور یوں ملک کے ملک ہاتھ لگتے ہیں۔“

(ڈکٹری آف اسلام)

یعنی مسلمانوں کے ملکوں کے ملک گمراہ کر کے اپنے پیچھے لگا لینے کا ایک یہی طریقہ ہے کہ نام مذہب کا استعمال کرو اور اندر رکھاتے نجدی عقائد و نظریات کی تربیت دیتے رہو۔

❖ وہابی مؤرخ مسعود عالم ندوی لکھتے ہیں:

”قیام مکہ کے زمانہ میں غالباً اس باغیانہ تعلیم سے باخبر ہو کر حکام کی توجہ ان (سید احمد اور اسماعیل دہلوی) کی طرف مبذول ہوئی، اس لیے کہ ان کی دعوت ان بدوؤں (نجدی کے پیروکاروں) سے ملتی جلتی تھی۔“

(ہندوستان میں پہلی اسلامی تحریک)

صرف ”ملت جلتی“ ہی نہیں تھی، ان دونوں کو اس تحریک کی باقاعدہ تربیت دی گئی تھی۔ اور دہلوی صاحب نے نجدی طرز کو اپناتے ہوئے بلاوجہ مسلمانوں کو مشرک بنایا، شریعت کی حدود کو پامال کیا، دین میں غلو اور تشدد اختیار کر کے نجدی کی یاد کو تازہ بلکہ اس کی تحریک کو زندہ کیا تھا۔

دہلوی صاحب کے غلو اور تشدد فی الدین کی داستان وحیدانرماں حیدر آبادی وہابی نے ہدیۃ المہدی صفحہ ۲۶، ۳۷ پر بھی درج کی ہے۔

❖ حضرت ابوالحسن زید فاروقی دہلوی لکھتے ہیں:

”مجھ کو تقویۃ الایمان میں وہابیت کے اثرات نظر آئے۔ لہذا میں نے مختصر طور پر محمد بن عبدالوہاب کے حالات کا مطالعہ کیا اور ان کے رسالہ ”رد الاشراک“ کا دقیق نظر سے مطالعہ کیا اور اس نتیجہ پر پہنچا کہ مولانا اسماعیل نے جو کچھ اس رسالہ میں لکھا ہے، نجدی رد الاشراک سے لیا ہے۔“

اس کے بعد حضرت فاروقی نے صفحہ ۵۴ سے ۸۲ تک محکم دلائل سے ثابت

کیا ہے کہ تقویۃ الایمان، شیخ نجدی کی کتاب کا ہی چر بہ ہے۔ ملاحظہ ہو!

(مولانا اسماعیل اور تقویۃ الایمان صفحہ ۱۴ مطبوعہ رضا اکیڈمی، لاہور)

انگریز کا آگہ کار:

سطور بالا میں عبارات صریحہ سے واضح ہو چکا ہے کہ ہندوستان میں وہابیت کو لانے والے دیوبندیوں اور غیر مقلدوں کے دو بزرگ ہیں، جن میں پہلے نمبر پر سید احمد بریلوی اور دوسرے نمبر پر محمد اسماعیل دہلوی ہے۔ سید احمد بریلوی چونکہ کند ذہن اور ناخواندہ (ان پڑھ) آدمی تھے، لیکن جب وہ حج بیت اللہ کے موقع پر وہابیوں سے ملے اور اپنے بدویانہ ذہن میں ان کے عقائد کو راسخ کیا۔ تو اب انہوں نے ذہن پر زور دیا کہ یہ سستی شہرت حاصل کرنے کا بہترین موقع ہے، لیکن اس کیلئے کسی ”پڑھے لکھے“ آدمی کا ساتھ ہونا ضروری ہے۔ تلاشِ بسیار کے بعد سوء اتفاق سے انہیں خاندان دہلی کا ایک ”فاضل“ مولوی اسماعیل دہلوی ہاتھ لگ گیا۔ بغیر کسی تاخیر کے اسے بیعت کر لیا، اپنے مقاصد اور وہابی عقائد و طریق کار سے آگاہ کیا..... دہلوی صاحب ذہین تو کافی تھے نا!..... اس لیے اس لائحہ عمل پر گامزن ہو کر انہیں جس قدر بھی دنیوی فوائد، لوٹ مار، ذاتی شہرت وغیرہ حاصل ہو سکتی تھی وہ سب ان کے دماغ میں گھومنے لگی..... کیونکہ اس کیلئے انہیں کچھ زیادہ تنگ و دو اور محنت و مشقت کی ضرورت بھی درپیش نہیں آتی تھی۔ اس لیے کہ ہندوستان بھر میں ان کے خاندان کو علمی، عملی اور رہبری و راہنمائی کے لحاظ سے ایک نمایاں حیثیت حاصل تھی اب جب اسی خاندان سے قرآن و حدیث کے نام پر بڑے ہی پراسرار طریقے سے لوگوں کو ”وہابیت“ کی تعلیم دی جائے گی تو وہ یہی سمجھیں گے کہ یہی اصل اسلام ہے..... جو ہندوستان کے سب سے بڑے علمی

گھرانے سے نصیب ہو رہا ہے۔ لیجئے! دہلوی صاحب نے اپنے آباء و اجداد کے مسلک حق سے منہ موڑا اور اپنے پیر و مرشد سید احمد بریلوی کے ساتھ مل کر ”وہابیت“ کی تبلیغ و اشاعت کا سلسلہ شروع کر دیا۔

وہابی سے محمدی:

دہلوی صاحب اپنے پیش رو خازنیوں کا حشر ملاحظہ فرما چکے تھے، اور سمجھتے تھے کہ ہندوستان کے مسلمانوں میں ”وہابیت“ کے متعلق بہت زیادہ غم و غصہ اور نفرت و حقارت پائی جاتی ہے، اگر اس نام سے اپنا کام شروع کیا تو سرعام ننگے ہو جائیں گے۔ لہذا انہوں نے اپنے پیر و کاروں کو ”محمدی“ کا نام دیا، اور خارجیت کو ایک نئی شکل دے کر اسلامیان ہند کے ساتھ ایک گھناؤنا کھیل کھیلا۔ دہلوی صاحب کے معتقد سوانح نگار مرزا حیرت دہلوی لکھتے ہیں:

”پیارے شہید نے ہزاروں بلکہ لاکھوں کی زبان سے یہ نکلوا دیا کہ ہم ”محمدی“ ہیں چاروں طرف سے آوازیں بلند ہو رہی تھیں کہ اس ضلع میں اتنے ”محمدی“ آباد ہیں، اور اس ضلع میں اتنی تعداد اسلامیوں کی ہے۔“

(حیات طیبہ صفحہ ۲۳۸)

یہ ”اسلامیوں“ کا لفظ مسلمانانِ اہل سنت کیلئے بولا جاتا تھا۔ جس مسلک پر خود دہلوی صاحب کے آباء و اجداد اور ان کے جملہ معتقدین گامزن تھے..... دہلوی صاحب کے عقیدت مند بتائیں کہ جو اسلام اکابرین ہند کے پاس تھا وہ معتبر ہے یا کہ دہلوی صاحب کا پیش کردہ خود ساختہ ”اسلام“

﴿﴾ مولوی اسماعیل کے پیر و مرشد بھی اگر کسی شخص کو سلسلہ بیعت میں شامل کرتے تو جملہ روحانی سلاسل سے الگ کر کے اپنے نئے ”سلسلہ محمدیہ“ میں بیعت کرتے تھے۔

(ہندوستان میں وہابی تحریک صفحہ ۵۰ از پروفیسر محمد مسلم آبادی وہابی)

✽ مرزا حیرت مزید لکھتے ہیں:

”جب اس قسم کے وعظ ہونے لگے تو دو چار جگہ لاٹھی بھی چل گئی، کیونکہ

اب ”محمدیوں“ کا گروہ بھی بڑھتا جاتا تھا۔ (حیات خبیہ صفحہ ۹۹)

✽ مزید لکھا: مولوی اسماعیل جو ہندوستان میں فرقہ موحدیہ کا بانی ہے۔ (ایضاً صفحہ ۲۶۶)

دراصل مسلمانوں پر لاٹھیاں چلانے کیلئے ہی تو یہ گروہ بنا گیا تھا۔ لیکن صرف اتنا

بتا دیا جائے کہ اہلسنت و جماعت نیا گروہ ہیں یا اسماعیل دہلوی کے ماننے والے

وہابی؟..... کہ جن کا گروہ اب ”پڑھتا جاتا تھا“۔

مولانا امام احمد رضا خاں بریلوی رحمہ اللہ پر ”نیا فرقہ“ بنانے کا الزام لگانے وہابیوں

کو اپنی حقیقت کا خود ہی اندازہ لگالینا چاہیے۔ یا پھر کہیں: ”چور بھی کہے چور چور“ کے

محاورے پر عمل تو نہیں ہو رہا۔

تقویۃ الایمان کی تصنیف:

اپنے وہابیانہ مقاصد کے حصول کیلئے سب سے پہلے ضرورت محسوس کی گئی کہ

وہابی عقائد و نظریات پر مشتمل ایک مختصر مگر جامع کتاب ہونی چاہیئے..... اب ظاہر ہے

مولوی اسماعیل صاحب کسی مرض کا علاج تھے..... فوراً کمر بستر ہوئے مسٹر محمد بن

عبدالوہاب نجدی کی کتاب ”کتاب التوحید“ کو سامنے رکھا۔ اور ۱۲۴۰ھ بمطابق

۱۸۲۵ء کو ہندی زبان میں اس کا ”تقویۃ الایمان“ کے نام سے ترجمہ کر کے تمام مسلمانوں

کو کافر اور مشرک ثابت کر دیا۔ اگر کوئی کفر و شرک سے بمشکل بچ گیا تو دہلوی صاحب

کی ”خود ساختہ“ بدعت کی زد سے کسی صورت بھی نہ بچ سکا۔ لہذا ایسے لوگوں کو سخت

بدعتی، گمراہ اور جہنمی قرار دیا۔ یہی وہ کتاب ہے جس نے برصغیر میں فرقہ واریت،

انتشار، گستاخی، بے ادبی اور مسلمانوں کو کافر و مشرک بنانے کی داغ بیل ڈالی تھی۔

اہل اسلام تقویۃ الایمان کے فتووں کی زد میں:

اس کی تھوڑی سی جھلک ملاحظہ ہو کہ دہلوی صاحب نے مسلمانوں کو کافر، مشرک اور بدعتی بنانے کیلئے کون کون سے پاڑ نیلے۔ اور گرگٹ کی طرح کیسے کیسے رنگ بدلے اس کی تفصیل کیلئے علامہ عبدالحکیم اختر شاہ جہانپوری رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ”برطانوی مظالم کی کہانی“ کا صفحہ ۳۲۷ تا ۳۵۸ ملاحظہ فرمائیں۔

ہندوستان میں شورش کی آگ بھڑک اٹھی:

تقویۃ الایمان نے اہل ایمان کے خرمین ایمان کو جلا کر رکھ دیا، ہندوستان کا امن و امان تباہ ہو گیا، فتنہ و فساد کا دروازہ ہمیشہ کیلئے کھل گیا، شر و خباثت اور نفرت و حقارت کا دور شروع ہو گیا، ایک دوسرے کو کافر، مشرک اور بدعتی کے فتوے سنائے جانے لگے۔ بیٹا باپ کو، خاوند بیوی کو، استاد شاگرد کو، مرید پیر کو، اور چھوٹا بڑے کو خارج از اسلام اور ابو جہل و ابولہب جیسا مشرک قرار دینے لگا۔ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہو گئے، بلکہ اپنوں ہی کے خون سے اپنے ہاتھوں کو رنگنے لگے۔

مذہبی آزاد خیالی عام ہو گئی، کوئی غیر مقلد ہوا، کوئی وہابی بنا، کوئی محمدی ٹھہرا، کوئی اہلحدیث کہلایا اور کسی نے خود کو سلفی کہا۔ اکابرین اور مجتہدین اسلام کی قدر و منزلت اور ادب و احترام دل سے اٹھنے لگا، معمولی پڑھے، لکھے لوگ قرآن کے مفسر اور پیشوا بننے لگے۔ اور توحید کے نام پر انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء عظام علیہم السلام کی توہین و تنقیص کا دروازہ چوٹ کھل گیا۔

اس حقیقت پر مخالفین و موافقین کی درجنوں عبارتیں پیش کی جاسکتی ہیں۔ لیکن جب بانی فتنہ، مقصد ہند مولوی اسماعیل دہلوی کو خود اس حقیقت کا پورے شرح صدر سے اقرار ہے تو کسی اور سے کیا پوچھیں خود ان کی شہادت ہی حرف آخر ہے..... کیونکہ:

ع مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری
دہلوی صاحب اپنی شراٹگز کتاب ”تقویۃ الایمان“ کے متعلق اپنے تاثرات
پیش کرتے ہوئے، لب کشائی کرتے ہیں:

”میں جانتا ہوں کہ اس میں بعض جگہ ذرا تیز الفاظ بھی آگئے ہیں اور بعض
جگہ تشدد بھی ہو گیا ہے مثلاً ان امور کو جو شرک خفی تھے شرک جلی لکھ دیا گیا
ہے، ان وجوہ سے مجھے اندیشہ ہے کہ اس کی اشاعت سے شورش ضرور ہو
گی..... گو اس سے شورش ہوگی مگر توقع ہے کہ لڑ بھڑ کر خود ٹھیک ہو جائیں
گے۔ یہ میرا خیال ہے۔

(ارواح مثلاً صفحہ ۸۴ حکایت ۱۵۹ از اشرف علی تھانوی دیوبندی، اکمل البیان صفحہ ۱۱۴ از عطاء اللہ حنیف غیر مقلد)
یہ دہلوی صاحب کی خام خیالی ہے کہ ”خود ٹھیک ہو جائیں گے“..... کیونکہ تقویۃ
الایمان کی وجہ سے ہندوستان میں جو شورش اور فتنہ اٹھا تھا، اس نے نہ صرف برصغیر
پاک و ہند کو بلکہ دنیا کے کئی خطوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے مسلمان اس کی تردید میں
تقریر و تحریر ہر دو اعتبار سے کوشاں ہیں، ایک کثیر تعداد میں کتب و رسائل چھپ چکے
ہیں نہ جانے کب تک یہ سلسلہ جاری رہے گا..... پوچھنے والی بات یہ ہے کہ جب
مولوی اسماعیل کو علم تھا کہ اس کتاب سے ایک بہت بڑا فتنہ پیا ہوگا، تو انہیں مسلمانوں
کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کی آخر ضرورت ہی کیوں پیش آئی، سیدھی سی بات ہے کہ
انہوں نے نجدی عقائد اور وہابی نظریات کو پروان چڑھانے کیلئے ایسا کیا تھا..... جس
کی بنا پر انہوں نے شرعی احکام کی حقیقت کو بھی بدل دیا..... شرک خفی کو شرک جلی بھی
لکھا..... شریعت میں مداخلت کر کے اللہ و رسول سے آگے بڑھ گئے..... اور یہی
خارجیت کا خاصہ ہے۔

مولوی اسماعیل نے اپنے باطل خارجی نظریات کو پروان چڑھانے کیلئے اسلام

کے قوانین کی حدود کو یکسر توڑ دیا تھا..... اسی بات کی تائید میں وہابی مصنف وحید الزماں کی شہادت ملاحظہ ہو!..... لکھتے ہیں:

ہمارے متاخرین دوستوں نے شرک کا حکم لگانے میں بڑا تشدد اختیار کر رکھا ہے اور اسلام کے دائرہ کو بہت تنگ کر دیا ہے کہ جو عمل مکروہ یا حرام ہیں، انہیں شرک قرار دے دیا ہے، اگر اس تشدد سے ان کی شرک اصغریا اس کا سد باب مقصود ہے تو اللہ تعالیٰ ان کو معاف کرے، ورنہ وہ دین میں سخت زیادتی (تشدد) کرنے والے ہیں..... اور اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے کہ دین میں غلو (زیادتی) نہ کرو۔ یہ دین میں تشدد ان خارجیوں کی علامت ہے، جو دین سے خارج اور عہد شکن ہیں۔

(ہدیۃ المہدی صفحہ ۲۶)

✽ وحید الزماں حیدر آبادی نے حاشیے میں ان لوگوں کا نام بھی بتا دیا ہے جنہوں نے غلو، زیادتی، جبر و تشدد اور اسلامی حدود کو توڑنے کا گھناؤنا کھیل کھیلا ہے کہ وہ محمد بن عبدالوہاب نجدی اور مولوی اسماعیل دہلوی ہیں۔
دیکھا آپ نے؟..... دل پر پتھر رکھ کر، نہ چاہتے ہوئے بھی وحید الزماں صاحب نے حقیقت کو بے نقاب کر ہی دیا۔

✽ ایک مقام پر لکھتے ہیں: ہمارے ہم مذہب میں سے مولوی اسماعیل دہلوی نے بہت خطا کی ہے کہ شرک کی تمام اقسام کو شرک اکبر ہو یا شرک اصغر، کونا قابل معافی شرک قرار دیا ہے اور شرک فی العادت کو بھی شرک اکبر قرار دیا ہے۔

(ایضاً صفحہ ۳۷)

معلوم ہوا کہ مولوی دہلوی صاحب نے تقویۃ الایمان میں شریعت کی حدود کو توڑ دیا ہے اور شیخ نجدی کی پوری پوری پیروی کرتے ہوئے مسلمانوں کو بلا وجہ مشرک

قرار دیا ہے۔

تقویۃ الایمان انگریز نے مفت تقسیم کی:

یہ بات جان کر ایک سلیم الفطرت مسلمان کی حیرت کی انتہا نہیں رہتی کہ مولوی اسماعیل دہلوی کی یہ رسوائے زمانہ کتاب تقویۃ الایمان کو انگریز سرکار نے، خصوصی محبت فرماتے ہوئے مفت تقسیم کیا تھا.....

حضرت زید ابوالحسن فاروقی دہلوی رقم طراز ہیں:

ڈاکٹر قمر النساء ایم اے، نے عربی میں کتاب ”العلامة فضل حق الخیر آبادی“ لکھ کر عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد رکن سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی ہے، یہ کتاب اب تک چھپی نہیں ہے، میں نے قلمی نسخے کا مطالعہ کیا ہے، صفحہ ۱۵۲ میں لکھا ہے..... ”پروفیسر محمد شجاع الدین صدر شعبہ تاریخ دیال سنگھ کالج لاہور نے نبی کی وفات ۱۹۶۵ء میں ہوئی ہے۔ اپنے ایک خط میں پروفیسر خالد بزمی لاہور کو لکھا ہے اور اس کا اعتراف کیا ہے کہ انگریزوں نے کتاب ”تقویۃ الایمان“ بغیر قیمت کے تقسیم کی ہے۔“ انگریزوں نے وہ ہنگامے دیکھے جو ۱۲۴۰ھ / ۱۸۲۵ء میں دلی کی جامع مسجد میں ہوئے (تقویۃ الایمان کی وجہ سے جو مباحثے، مناظرے اور فتنہ و فساد برپا ہوا) اور پھر دیکھا کہ کس طرح مسلمان فرقوں اور ٹولیوں میں بٹے۔ اور یہ سب کچھ اس کتاب (تقویۃ الایمان) کی وجہ سے ہوا، لہذا اس کتاب کو ہندوستان کے گوشے گوشے تک پہنچایا جائے۔ تاکہ مسلمان آپس میں ایک دوسرے کے مخالف ہوں۔ وہ آپس میں لڑیں اور انگریز سکون سے حکومت کرے۔ (مولانا اسماعیل اور تقویۃ الایمان صفحہ ۵۱)

﴿انگریز نے تقویۃ الایمان ۱۲۴۲ھ میں شہر کلکتہ سے شائع کی۔﴾

﴿اسی طرح رائل ایشیاء تک سوسائٹی کلکتہ سے لاکھوں کی تعداد میں اس کتاب کو﴾

چھپوا کر پورے ہندوستان میں جہاں تک پہنچا سکتے تھے، وہاں تک مفت تقسیم کیا ✽ اس کی تائید مقالات سرسید 9/178 پر بھی موجود ہے۔

جس کی تفصیل یہ ہے کہ انگریزوں نے اس کا انگریزی زبان میں منشی شہابت علی سے ترجمہ کروا کر ۱۸۲۵ء عیسوی میں لندن سے شائع کیا..... سرسید نے لکھا ہے: جن چودہ کتابوں کا ذکر ڈاکٹر ہنٹر صاحب اپنی کتاب میں کیا ہے۔ ان میں ساتویں کتاب تقویۃ الایمان ہے چنانچہ اس کتاب کا انگریزی ترجمہ رائل ایشیاٹک سوسائٹی لندن کے رسالہ جلد ۱۲، ۱۸۲۵ء میں چھپا تھا۔

✽ خود راقم الحروف نے بھی ایک نسخہ دیکھا ہے، یہ نسخہ شاہ کوٹ ضلع شیخوپورہ میں ہمارے ایک مولانا (محمد کاشف اقبال مدنی) صاحب کے پاس موجود ہے۔ اہل انصاف کیلئے لمحہ فکریہ ہے کہ ایک مولوی کی کتاب جو کہ ان کے خیال میں سراسر اسلام اور دین کے نام پر لکھی گئی ہو۔ انگریز اور مولوی کے مذہب میں بھی زمین، آسمان کا فرق ہو لیکن اس کی اشاعت میں انگریز بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہا ہے، آخر کیوں؟؟؟

۔۔۔ یہ سوچنے کی بات اسے بار بار سوچ!

ہندوستان کا سب سے پہلا فرقہ باز:

دور حاضر میں ہر طرف فرقہ بازی کی مذمت زوروں پر ہے..... اور دیوبندی، وہابی اہلسنت و جماعت کو ”فرقہ باز“ قرار دیتے ہیں، جب کہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے، جیسا کہ خود وہابی مصنفین نے بھی اعتراف کیا ہے۔ ملاحظہ ہو!

✽ سید احمد رضا بجنوری دیوبندی نے لکھا ہے۔

افسوس ہے کہ اس کتاب کی وجہ سے مسلمانان ہندوپاک جن کی تعداد بیس کروڑ

سے زیادہ ہے تقریباً نوے فی صد حنفی المسلمک ہیں۔ دو گروہ میں بٹ گئے ہیں۔

(انوار الباری جلد ۱۱ صفحہ ۱۰۷)

✽ جعفر تھانسیری دیوبندی لکھتے ہیں:

میری موجودگی ہند کے (۱۲۷۸ھ) شاید پنجاب بھر میں اس وہابی عقیدہ کے مسلمان بھی موجود نہ تھے اور اب (۱۲۹۶ھ) میں دیکھتا ہوں کہ کوئی گاؤں اور شہر ایسا نہیں ہے کہ جہاں کے مسلمانوں میں کم سے کم چارم حصہ وہابی معتقد محمد اسماعیل کے نہ ہوں..... (تاریخ نجیب المعروف ”کالے پانی“ معہ مکتوبات سید احمد شہید صفحہ ۳۹۲)

✽ اسی طرح مولانا وکیل احمد سکندر پوری لکھتے ہیں:

جب سے اسلام ہندوستان میں آیا، قریب ہزار برس ہوئے، کبھی ایسا ترک تقلید و جدال فی الدین کا چرچا نہ تھا۔ مولوی احمد اسماعیل دہلوی یہ بلا دین اسلام پر لائے۔
(وسیلہ جلیلہ صفحہ ۱۸۲ مطبع مصطفائی ۱۳۰۱ھ)

✽ حضرت زید ابوالحسن فاروقی نے اس کی وضاحت یوں فرمائی ہے:

زمین چمن گل کھلاتی ہے کیا کیا، بدلتا ہے رنگ آسمان کیسے کیسے حضرت امام ربانی، مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہ نے گیارہویں صدی ہجری کے شروع سالوں میں رسالہ ”ردّ زوافض“ لکھا۔ ابتدا میں آپ نے ہندوستان میں اسلام کے پھلنے پھولنے پر مسلمانوں کی یک مذہبی و یک رنگی کا بیان کیا ہے اور اس سلسلہ میں طوطی ہند حضرت خواجہ امیر خسرو رحمہ اللہ کے چودہ شعر لکھے ہیں اور پھر حضرت مجدد نے ہندوستان میں شیعان علی کی آمد کا ذکر کیا ہے۔ حضرت مجدد کے زمانے سے ۱۲۴۰ھ تک ہندوستان کے مسلمان دو فرقوں میں بٹے رہے۔ ایک اہل سنت و جماعت، دوسرے شیعہ۔ اب مولانا اسماعیل کا ظہور ہوا، وہ شاہ ولی اللہ کے پوتے اور شاہ عبدالعزیز، شاہ رفیع الدین اور شاہ عبدالقادر کے بھتیجے تھے، ان کا میلان محمد بن عبد

الوہاب نجدی کی طرف ہوا اور نجدی کا رسالہ ”رد الاشراک“ ان کی نظر سے گزرا اور انہوں نے اردو میں ”تقویۃ الایمان“ لکھی اس کتاب سے مذہبی آزاد خیالی کا دور شروع ہوا، کوئی غیر مقلد ہوا، کوئی وہابی بنا، کوئی اہل حدیث کہلایا، کسی نے اپنے کو سلفی کہا۔۔۔۔۔ ائمہ مجتہدین کی جو منزلت اور احترام دل میں تھی وہ ختم ہو..... اس وقت کے تمام جلیل القدر علماء کا دہلی کی جامع مسجد میں اجتماع ہوا اور ان حضرات نے بہ اتفاق اس کتاب کو رد کیا۔ اسی رسالہ کے اواخر میں مولانا فضل رسول بدایونی کا مکتوب اور مولانا مخصوص اللہ فرزند شاہ رفیع الدین کا جواب ناظرین ملاحظہ فرمائیں۔

مولانا مخصوص اللہ نے ساتویں سوال کے جواب میں لکھا ہے۔

”اسی مجلس تک سب (مسلمان) ہمارے طور پر تھے، پھر ان کا جھوٹ سن کر کچے کچے آدمی آہستہ آہستہ پھرنے لگے۔۔۔۔۔ (اس کے بعد حضرت فاروقی نے ثناء اللہ امرتسری اور جعفری تھانوی کے اقوال نقل کئے ہیں، جو ہم گذشتہ صفحات میں نقل کر چکے ہیں۔ جن سے واضح ہوتا ہے کہ دہلوی صاحب نے امت میں انتشار ڈالا تھا)

(مولانا اسماعیل اور تقویۃ الایمان صفحہ ۱۱، ۱۰، ۹)

✽ اور خود دہلوی صاحب کا اقرار بھی گزر چکا ہے کہ اسی کتاب سے لوگ لڑیں بھڑیں گے۔

واضح ہو گیا کہ مخالفین کا اہلسنت و جماعت کو فرقہ واریت اور گروہ بندی کا طعنہ دینا ”الٹا چور کو تو ال کو ڈانٹے“ کا مصداق ہے..... کیونکہ پاک و ہند میں مسلمانوں کے اتفاق و اتحاد کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے فرقہ بازی کا آغاز دیو بندی اور نجدی حضرات کے مسلم پیشوا مولوی اسماعیل دہلوی نے کیا تھا..... اور ان کے پیروکار آج بھی اسی ڈگر پر چل رہے ہیں۔

اسماعیلی فتنہ کی سرکوبی کیلئے علماء کا کردار:

جب مولوی اسماعیل دہلوی نے جگہ جگہ مسلمانوں کو سر عام مشرک اور بدعتی کہنے کا مکروہ دھندا شروع کیا، تو علماء نے بھرپور طریقے سے ہر طرح اس کا تعاقب کیا۔ مباحثے، مناظرے ہوئے، اس کی تردید میں کتب شائع کیں۔ دہلوی صاحب کو علمی میدان میں خوب خوب رسوا کر کے اس کے نفاق و شقاق کا پردہ چاک کیا۔ اور اسے وہابیت و خارجیت کا علمبردار ثابت کیا، محمد بن عبد الوہاب نجدی کی طرح اسماعیل دہلوی کی تردید و مخالفت بھی اس کے خاندان سے ہی شروع ہوئی تھی، دہلوی صاحب کے چچا حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی سے لوگوں نے جب چاروں طرف سے شکایتیں پہنچانی شروع کیں، تو آپ نے اس کی سخت مذمت کی، جس کی قدرے وضاحت درج ذیل ہے۔

قاضی فضل احمد لدھیانوی ”فرہاد المسلمین“ کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

(برطانوی مظالم کی کہانی صفحہ ۲۰۸-۲۱۱)

سنتیت اور وہابیت کا پہلا مناظرہ:

علاوہ ازیں حضرت شاہ صاحب کے خلفاء اور مولوی اسماعیل دہلوی کے چچا زاد بھائیوں نے ان سے جامع مسجد دہلی میں ایک فیصلہ کن مباحثہ کیا، جو پاک و ہند کی سرزمین میں سنتیت و وہابیت کا سب سے پہلا مناظرہ تھا..... اس مناظرہ کی روداد حضرت فضل رسول بدایونی نے بیان کی۔ یہ روداد انہوں نے ۱۲۴۰ھ میں دہلوی صاحب کی زندگی میں، ان کے قتل ہوئے سے تقریباً پانچ چھ سال قبل بیان فرمائی تھی اور کسی کو اس کی تغلیط اور تردید کی جرأت نہ ہوئی تھی۔

(ملاحظہ ہو برطانوی مظالم کی کہانی صفحہ ۲۱۷-۲۲۱)

❖ دہلوی صاحب کے چچا زاد بھائیوں نے ڈٹ کر اس کا مقابلہ کیا..... اور مولانا شاہ مخصوص اللہ دہلوی نے تو تقویۃ الایمان کے رد میں ”معید الایمان“ لکھ کر واضح کر دیا کہ ان کا علمی ونسبی گھرانہ مولوی اسماعیل، وہابیت اور ان کی تقویۃ الایمان سے پزار اور بری الذمہ ہے اور وہ تقویۃ الایمان، کو ”تقویۃ الایمان“ کہا کرتے تھے..... (یعنی ایمان کو برباد کر دینے والی کتاب)۔ ملاحظہ ہو!

(انوار آفتاب صداقت صفحہ ۵۳۱ جلد ۱)

❖ علامہ فضل حق خیر آبادی نے مسئلہ شفاعت پر ”تحقیق الفتویٰ فی رد اہل الطغویٰ“ لکھی۔

❖ مفتی صدر الدین آزادہ نے دہلوی صاحب کو خوب فہمائش کی کہ اپنے خاندان کی عظیم الشان مذہبی خدمات پر پانی پھیرنا عقلمندی نہیں ہے، دہلوی صاحب نے اقرار بھی کر لیا، لیکن بعد میں پھر گئے..... (انوار آفتاب صداقت صفحہ ۵۱۳ جلد ۱)

❖ مولوی ابوالکلام آزاد کے نانا مولانا منور الدین دہلوی حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے شاگرد اور مولوی اسماعیل دہلوی کے ہم سبق تھے، انہوں نے بھی ”تقویۃ الایمان“ کے رد میں ایک مضبوط کتاب لکھی۔ (آزاد کی کہانی صفحہ ۵۰)

❖ یاد رہے آزاد کے والد ماجد مولانا خیر الدین جالندھری نے بھی دہلوی کے رد میں دس جلدوں پر مشتمل ایک مبسوط کتاب ”نجم الرجم الشیاطین“ کے نام سے تصنیف کی تھی۔ (ایضاً صفحہ ۹۰)

دیگر علمائے اہلسنت کی تردیدی خدمات کی فہرست کیلئے برطانوی مظالم کی کہانی

صفحہ ۲۳۱ تا ۲۶۵ ملاحظہ ہو!

حرف آخر

یا رب العالمین!..... میں نے صرف تیری رضا کی خاطر یہ کتابچہ ترتیب دیا۔ تاکہ تیرے بھولے بھٹکے بندوں کو راہ ہدایت دکھاسکوں تو میری اس کاوش میں برکت فرما!
یا ذا الجلال و الاکرام!..... میں نے تیری دی ہوئی توفیق کے مطابق سیدھی راہ سے برگشتہ تیرے بندوں کو حقیقت حال سے آگاہ کرنے کی کوشش کی ہے تو اس کو قبول فرما!

اے اللہ! میری اس حقیر سعی کو بار آور فرما اور اس میں ایسی تاثیر پیدا فرما کہ بھولے بسرے مسلمان اس سے کماحقہ فائدہ اٹھا کر تیری بارگاہ عالیہ میں مقام قرب و وصال حاصل کر سکیں اور دنیا و آخرت میں سرخرو اور خوش نصیب ہو سکیں۔

یا الہ العالمین!..... تو ستار و غفار ہے اور میں خطا کار و گنہگار تو میری اس ادنیٰ کاوش کو شرف قبولیت سے نواز!..... اور میرے لئے، میرے والدین، جملہ مشائخ و اساتذہ، عزہ و اقرباء اور تمام احباء و اصدقاء کیلئے ذریعہ نجات، کفارہ سینات اور باعث فیوض و برکات بنا!

آمین..... ثم آمین..... بحق حبیبک الکریم علیہ الصلوٰۃ و التسلیم
الحمد لله!..... ”صداقت اہلسنت“ کا پہلا حصہ ”اہل جنت اہل سنت“ اختتام پذیر ہوا اور اس کا دوسرا حصہ بنام ”اہلسنت کی پہچان“ عنقریب شائع ہوگا.....

انشاء اللہ العزیز

-----☆☆☆-----

جہنمی فرقہ

از نسیم شاہجہانپوری

جہنمیں بھی عشق شہ دیں سے والہانہ ہے
خدا کو مان لو تم بے دلیل اے لوگو!
رسول پاک کے شیدائیان، حاضر ہیں
زباں پہ ان کی ہے ”بعد از خدا بزرگ توئی“
یہ بیچ دیں نہ حضور آپ کی امانت دیں
عمل میں ان کے بظاہر ہے پختگی جتنی
نہ دل میں خوف خدا ہے نہ احترام رسول
نہ ان کو الفت پیران پیر سے مطلب
حرام کہتے ہیں میلاد و فاتحہ کو یہ لوگ
یہی وہ فرقہ ہے شامل ہے جو بہتر میں

انہیں کے زیر اثر گردشِ زمانہ ہے
یہ حکم سرور دیں کتنا مخلصانہ ہے
کچھ ایسے بھی ہیں روش جن کی باغیانہ ہے
عقیدہ جنہیں نسبت برادرانہ ہے
کہ آج ذہنیت اپنوں کی تاجرانہ ہے
عقیدہ اتنا ہی ناپختہ غائبانہ ہے
یہ لوگ وہ ہیں عمل جن کا ناقدانہ ہے
نہ عشق خواجہ اجمیر والہانہ ہے
نظر میں ان کی یہ اک فعلِ مشرکانہ ہے
نسیم اس کا جہنم ہی میں ٹھکانہ ہے

قطعہ

تصویر سنت نبوی سر سے پاؤں تک
اقرار روشنی کا تو کرتے ہیں برملا
دل میں مگر بغض رسالت مآب سے
منکر ہیں کور چشم مگر آفتاب سے



وصیت اقبال

ڈاکٹر محمد اقبال، جاوید کے نام وصیت کرتے ہوئے کہتے ہیں:

دینی معاملے میں فقط اس قدر کہنا چاہتا ہوں کہ میں اپنے عقائد میں بعض جزوی مسائل کے سوا جو اربکان دین میں سے نہیں ہیں سلف صالحین کا پیرو ہوں اور یہی راہ بعد کامل تحقیق کے محفوظ معلوم ہوتی ہے۔ جاوید کو بھی میرا یہی مشہور ہے کہ وہ اسی راہ پر گامزن رہے اس بد قسمت ملک ہندوستان میں مسلمانوں کی غلامی نے جو دینی عقائد کے نئے فرقے مختص کر لئے ہیں ان سے احتراز کرے۔ بعض فرقوں کی طرف لوگ محض اس واسطے مائل ہو جاتے ہیں کہ ان فرقوں کے ساتھ تعلق پیدا کرنے سے دنیوی فائدہ ہے میرے خیال میں بڑا بد بخت ہے وہ انسان جو صحیح دینی عقائد کو مادی منافع کی خاطر قربان کر دے۔ غرض یہ کہ طریقہ حضرات اہل سنت محفوظ ہے اور اسی پر گامزن رہنا چاہیئے اور ائمہ اہل بیت کے ساتھ محبت اور عقیدت رکھنی چاہیئے۔

(اوراق گم گشتہ 467-468 از پروفیسر رحیم بخش شاہین)

-----☆☆☆-----

مصنف کی دیگر کتب



وہابیوں کا مروجہ جنازہ جائز نہیں

اسلامی تربیتی نصاب

لوہی پبلکیشنز، لاہور
0333-8173630

صراطِ مستقیم پبلیکیشنز

5-6 منگھو ٹاؤن، لاہور
0323-4407699, 0333-8173630

صراطِ مستقیم پبلیکیشنز، ممبئی

لے کے ہے